اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں (وہ کامیاب ہیں)

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، معرفت، اہمیت
فضیلت سے متعلق اکابرین اسلام کے پُر اثر و ولولہ انگیز
نادر و نایاب حالات، کیفیات اور واقعات

تالیف

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

Cell: 0300-6351350
imdadullahanwar1@gmail.com
www.imdadullahanwar.com

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ [المؤمنون:۲]

جو اپنی نماز میں خشوع کرنیوالے ہیں (وہ کامیاب ہیں)

خشوع نماز

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات معرفت، اہمیت فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پُر اثر ولولہ انگیز نادر و نایاب حالات کیفیات اور واقعات

تألیف

مولانا امداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

www. Imdadullah Anwar.com

Imdadullah Anwar 1@gmail.com

0300-6351350=0333-6090742=061-4012566

دار المعارف

جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

نام کتاب : خشوع نماز

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

بانی نگران جمعیۃ الصالحات 555 القریش کالونی شیر شاہ روڈ ملتان

استاذ الحدیث والفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

ویب سائیٹ www.ImdadullahAnwar.com

ای میل ImdadullahAnwar1@gmail.com

فون 0300-6351350-0333-6090742-061-4012566

اشاعت اول : محرم ۱۴۳۱ھ بمطابق جنوری 2010ء

صفحات : 224

ہدیہ : /= روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان

www.Imdadullah Anwar.com
Imdadullah Anwar 1@gmail.com
فون: 0300-6351350-0333-6090742-061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7- اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز ایجنسی صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز لاہور، کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	مکتبہ الاحمد - مکتبہ الحمید ڈیرہ اسماعیل خان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴	دیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ طیبہ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست مضامین

رأيت الفوائد ترد في ظلم الليل

میں نے فوائد کو دیکھا جو رات کی تاریکیوں میں (عبادت میں) وارد ہوتے ہیں۔

پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے اولیاء کی مدد فرمائی اور ان کو عبادت کی توفیق دی اور ان کی ہمتوں کو اتنا بلند کیا کہ وہ ثریا سے بھی زیادہ بلند ہو گئیں حتیٰ کہ وہ جنت کی بہار اور مناجات کے لطف کے مشتاق ہو جاتے ہیں۔

نماز، روزہ، تہجد، شب بیداری اور شریعت کی بجاآوری سے انسان کی زندگی کے صفحات کی خوشبو سے مختلف طبقات اور ان کی عبادات کی مختلف اقسام سے معمور اور مزین ہیں۔ ان کی عبادت کے قصوں نے ان کے ذکر کو معطر کیا ہے۔ یہ حضرات عابدین صحابہ میں سے ہیں اور ان کے بعد کے حضرات بھی ہیں ان کے ذکر سے مجالس معطر ہوتی ہیں۔

وہ عمر بن خطاب ہوں یا ان کے صاحبزادے اور حضرت عثمان ہوں یا حضرت عبداللہ بن عمرو اور تمیم داری ہوں یا حضرت اویس قرنی، حضرت ابومسلم خولانی ہوں یا حضرت سلیمان تیمی، حضرت مسلم بن یسار ہوں یا حضرت منصور بن المعتمر، حضرت وکیع بن جراح ہوں یا حضرت شعبہ، امام اوزاعی ہوں یا امام احمد بن حنبل، سیدنا بشر بن حارث ہوں یا حضرت عبداللہ بن وہب، امام الطائفہ حضرت جنید بغدادی ہوں یا حضرت سفیان ثوری، شارح حدیث امام نووی ہوں یا دیگر اکابرین امت۔ جن کا تذکرہ اگر تفصیل سے عبادات کی شکل میں کیا جائے تو بہت سی جلدیں درکار ہیں۔ ہم نے ایسے عابدین اور ان کی عبادات کے حالات کو ان چند صفحات میں مختصر طور پر ذکر کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ قارئین کرام ان کے حالات کو پڑھ کر ان کی اقتداء کریں اور اپنی اس قیمتی زندگی کو اللہ کی عبادت میں زیادہ سے زیادہ مصروف رکھیں اور اپنے مالک کی رضا حاصل کرتے ہوئے آخرت کے اعلیٰ ترین انعامات سے سرفراز ہوں۔ (امداد اللہ انور)

وایکم یستطیع ما کان رسول اللہ ﷺ یستطیع ۔

(ترجمہ) تم میں سے کون ہے؟ جو اتنی عبادت کرسکے جتنا کہ نبی کریم ﷺ عبادت کرتے تھے۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے حسب طاقت عبادت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے

اکلفوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا۔

(ترجمہ) جتنی عمل کی طاقت رکھتے ہو عمل کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے حتی کہ عمل کرکر کے تم خود اکتا جاتے ہو۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

علیکم ما تطیقون من الاعمال فان اللہ لا یمل حتی تملوا

(ترجمہ) جتنا تم عمل کی طاقت رکھتے ہو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ (نیکیوں کی جزا اور انعام دینے سے) نہیں اکتاتا حتی کہ تم (عبادت کرتے کرتے) اکتا جاتے ہو۔

کثرت عبادت میں لوگوں کی مختلف حالتیں

لوگوں کی طاقت کے اعتبار سے حالتیں مختلف ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو بغیر کسی اکتاہٹ کے کثرت عبادت کی طاقت رکھتے ہیں تو ان کیلئے اس طرح کی عبادت کرنا جائز ہے اللہ تعالیٰ نے بھی بعض لوگوں کو اسی ذوق اور شوق کا پیدا کیا ہے ان کی مشابہت فرشتوں سے ملتی جلتی ہے جو کبھی بھی عبادت میں وقفہ نہیں کرتے جن جس کو کسی چیز کی لذت حاصل ہوتی ہے تو ان کی کثرت سے اس کو کبھی اکتاہٹ نہیں ہوتی اور جس

جو کسی چیز میں محنت نہیں لگتی اس کو اس چیز میں کثرت سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سلف صالحین نے اپنے متعلق عزیمت کو اختیار کیا جب کہ وہ بڑی ہمت اور عزم والے تھے اگرچہ وہ شرعی رخصتوں کی صحت سے بھی واقف تھے، وہ لوگوں کے لئے بھی یہی فتویٰ دیتے تھے اور اسی پر لوگوں کو برانگیختہ کرتے تھے۔

کثرت عبادت کی شرائط

عبادت میں کثرت ان شرطوں کے ساتھ درست ہے۔

[۱] عبادت گذار کو ایسی اکتاہٹ حاصل ہو جس سے اس کو عبادت کی لذت نہ ملے چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:

لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ.

(ترجمہ) تم میں سے ہر ایک اپنی بشاشت طبع کے ساتھ نماز پڑھے۔

[۲] عبادت کو اپنی طاقت کے مطابق ادا کرے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

(ترجمہ) تم نیک اعمال کرو جتنا تم طاقت رکھتے ہو۔

[۳] عبادت اس طرح کرو کہ جو اس سے اہم عمل ہو وہ فوت نہ ہو، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات دلیل ہے:

لَأَنْ أَشْهَدَ الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً.

(ترجمہ) میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں ساری رات عبادت میں مشغول رہوں۔

[۴] اس طرح عبادت کرو کہ کوئی حق شرعی ضائع نہ ہو۔ جس طرح سے حضرت ابن عمرو اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو حاصل تھا۔

(۵) رخصت شرعی بھی باطل نہ ہو جس طرح سے ایک جماعت نے خیال کیا تھا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو ان کے گھر میں عمل کو قلیل سمجھا تھا۔

(۶) کسی عبادت کو واجب نہ کرو جو واجب شرعی نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت ابن مظعونؓ نے اپنے اوپر واجب کر لیا تھا۔

(۷) عبادت میں محنت کرنے والا عبادت کو پورے طریقے پر ادا کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

لا یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث۔

(ترجمہ) جس آدمی نے قرآن کو تین دن سے کم میں تلاوت کیا اس نے قرآن کو سمجھ کر نہیں پڑھا۔

یہ عام لوگوں کے حالات سے متعلق ہے ورنہ جس نے قرآن کے مفاہیم اور الفاظ کو مستحضر رکھا ہوا ہے وہ اس سے کم میں بھی پڑھے گا تو وہ سمجھ کر پڑھے گا۔

(۸) جو عبادت اختیار کرے اس پر ہمیشگی کرے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

احب الاعمال الی اللہ ادومھا۔

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

(۹) عبادت میں اتنی کثرت نہ کی جائے کہ دوسرے کو اس سے اکتاہٹ پیدا ہو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے:

اذا صلی احدکم فلیخفف۔

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی کسی کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے۔

(۱۰) اپنے عمل کو افضل نہ سمجھے کیونکہ حضور ﷺ نے امت کے لئے کم عمل کو لازم قرار دیا ہے۔ حتی کہ ان پر کسی عبادت کو فرض نہیں قرار دیا گیا۔

حقیقت نماز

نماز دین کا ستون ہے اور یقین کی رسی ہے اور مقرب کرنے والے اعمال کی سردار ہے۔ عبادات کی چوٹی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے انوار کے ساتھ اپنے بندوں کے دلوں کو معمور کیا ہے اسی سے اپنا دروازہ کھولا ہے اور حجاب کو ہٹا دیا ہے نماز کے ذریعے مناجات کا اپنے بندوں کو موقعہ دیا ہے اسی سے اپنے اولیاء کے حالات کو بلند کیا ہے چاہے وہ جماعت میں موجود ہوں یا تنہائی میں۔

مقام نماز

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات کو نماز سے شروع کیا اور نماز پر ہی ختم کیا ہے کیونکہ نماز کا مقام بہت بلند ہے ایمان کی بنیاد ہے۔ عبادت کی مختلف صورتوں کے مقابلے میں نماز کامل ترین صورت رکھتی ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے

الصلوٰة خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر فلیستکثر

(ترجمہ) نماز بہترین عمل ہے جو طاقت رکھتا ہے اس کو کثرت سے ادا کرے یعنی اس کو کثرت کرنی چاہئے۔

(فائدہ) اس حدیث سے مراد نوافل ہیں ان کی کثرت کی ترغیب ہوئی۔

اسی نماز سے ایمان کی قوت لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اور اعضاء بندگی سے اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں جو آدمی ایمان کے اعتبار سے زیادہ قوت رکھتا ہوگا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اور سب سے طویل نماز خشوع اور دعا میں مصروف ہوگا۔

قبولیت دعا کا دروازہ محراب ہے

وہ کون سی دعا ہے جس کو تم چاہتے ہو کہ اللہ کے سامنے پہنچے اور تمہارے لئے اس کی قبولیت کا دروازہ کھلے اس دعا کا دروازہ محراب ہے جس میں آدمی کو اس کی دنیا اور آخرت کی ضروریات ملتی ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں محراب میں کیے ہوئے

نماز کا شوق دلانے کی والی احادیث

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہو نہ اس کا رکوع پورا کرتا ہو نہ اس کا سجدہ اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہو۔ (الحدیث)

یہ وہ ارشادات ہیں جو حبیب بشیر و نذیر ﷺ نے بیان فرمائے ہیں جن کے ذریعے سے نماز کی اور اس کی حفاظت کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور نوافل کی ادائیگی کا ذوق بڑھتا ہے چنانچہ ذیل میں چند احادیث اس قسم کی ذکر کی جاتی ہیں جن کے پڑھنے سے نماز کا شوق ذوق پیدا ہوگا۔

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلوة، ولا یحافظ علی الوضوء الا المؤمن

(ترجمہ) استقامت اختیار کرو اور اپنی نیکیوں کو گنتے نہ پھرو، جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

(فائدہ) یعنی نماز مسلمان کا سب سے بہترین عمل ہے اور ہر وقت وضو کے ساتھ رہنا مومن کی خصوصیت ہے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرة الخطی الی المساجد، وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط.

(ترجمہ) کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کر دیتا ہے تکلیف دہ مواقع میں اچھی طرح وضو کرنا اور کثرت سے مساجد کی طرف قدم اٹھا کر جانا اور نماز پڑھ لینے کے بعد اور نماز کا انتظار کرنا یہی نگہبانی کی جگہ ہے یہی نگہبانی کی جگہ یہی تمہارے لئے نگہبانی کی جگہ ہے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

تَبلُغُ الحِلیَةُ مِنَ المُؤمِنِ حَیثُ یَبلُغُ الوُضُوءُ۔

(ترجمہ) مومن کا (جنت میں) زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے پانی پہنچے گا۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَا مِن مُسلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحسِنُ وُضُوءَہٗ ثُمَّ یَقُومُ فَیُصَلِّی رَکعَتَینِ، یُقبِلُ عَلَیہِمَا بِقَلبِہٖ وَوَجہِہٖ اِلَّا وَجَبَت لَہُ الجَنَّۃُ۔

(ترجمہ) جو مسلمان وضو کرتا ہے اور وضو بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھتا ہے اور ان دونوں رکعتوں میں دل اور چہرے سے متوجہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے۔

حدیث ۵: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَن تَوَضَّأَ فَاَحسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکعَتَینِ لَا یَسہُو فِیہِمَا، غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ۔

(ترجمہ) جس آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر دو رکعات پڑھیں اور ان میں نہ بھولا اللہ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیں گے۔

حدیث ۶: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَن تَوَضَّأَ مِثلَ وُضُوئِی ہٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکعَتَینِ لَا یُحَدِّثُ فِیہِمَا نَفسَہٗ بِشَیءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِہٖ۔

وضو کے ساتھ مسجد کی طرف چلنے کے فضائل

حدیث ۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا

من خرج من بیته متطهرا الی صلوة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم.

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی طرف نکلا تو اس کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کے ثواب کی طرح ہے۔ (یعنی اس کو حاجی کی طرح کا پورا عمل ملے گا)

اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے مسجد کی طرف جانے والے کا۔ مسلمان آدمی روزانہ پانچ وقت نماز کے لئے نکلتا ہے اور پانچ مرتبہ حج کے لئے جانے والے کی طرح ثواب پاتا ہے جب یہ ثواب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے نکلنے کے لئے ہے تو جو آدمی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے گا اس کو کتنا بڑا ثواب ملے گا۔

حدیث ۲: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من خرج من بیته متطهرا الی صلوة مکتوبة، فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی، لا ینصبه الا ایاه، فاجره کاجر العمرة، و صلوة علی اثر صلوة لا لغو بینهما کتاب فی علیین

(ترجمہ) جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز کے لئے نکلا تو اس کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے اور جو آدمی صرف چاشت کی نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہوا تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے اجر کی طرح ہے۔ اور نماز کے بعد نماز کا پڑھنا جن دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اس نے لغو کام نہ کیا ہو اس کو علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

عصر کی نماز کی پابندی کا ثواب

افضل الصلوات عند الله صلوة الصبح یوم الجمعة فی جماعة.

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک تمام نمازوں سے افضل نماز صبح کی نماز ہے جو جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔

حدیث ۲: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی العشاء فی جماعة فکانما قام نصف لیلة ومن صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله

(ترجمہ) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا کہ اس نے آدھی رات تک عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا کہ اس نے ساری رات نماز میں گزار دی۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة کان کقیام لیلة

(ترجمہ) جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا کہ اس نے ساری رات عبادت کی۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو یعلم الناس ما فی صلوة العشاء وصلوة الفجر لاتوهما ولو حبوا

(ترجمہ) اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ عشاء کی اور صبح کی نمازوں میں کیا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کی ادائیگی کرنے ضرور آتے اگرچہ سرینوں کے بل بھی۔

حدیث ۵: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها

(ترجمہ) فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

وکتب فی وفد الرحمن.

(ترجمہ) جس شخص نے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا کی پھر بیٹھ گیا حتی کہ فجر کی نماز ادا کی اس دن اس کی نماز ابرار کی نماز میں لکھی جاتی ہے اور اس شخص کو خود وفد الرحمٰن میں لکھا جاتا ہے۔

جماعت سے فجر کی نماز پڑھنے والا اللہ کے ذمہ میں ہے

حدیث ۱: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من صلی الصبح فی جماعة فهو فی ذمة الله فمن اخفر ذمة الله كبه الله فی النار لوجهه.

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو وہ اللہ کے ذمہ داری میں آ گیا جس نے اللہ کی ذمہ داری کو چھوڑا اللہ اس کو جہنم میں اس کے منہ کے بل گراویں گے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی البردین دخل الجنة.

(ترجمہ) جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(فائدہ) ان دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد عصر اور صبح کی نماز ہے۔

نماز اشراق کی فضیلت

حدیث ۱: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من صلی صلوة الغداة فی جماعة ثم جلس یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم قام فصلی رکعتین انقلب باجر حجة و عمرة.

(ترجمہ) جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا

(ترجمہ) نماز کی انتظار میں بیٹھنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے اور اس کو نمازیوں میں سے لکھا جاتا ہے جب سے وہ اپنے گھر سے نکلے حتیٰ کہ اپنے گھر واپس لوٹ جائے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی صلی فیہ مالم یحدث او یقم اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ

(ترجمہ) فرشتے تم میں سے ہر ایک اس آدمی پر رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تھی یا وہ بے وضو ہو یا اپنی جگہ سے اٹھ جائے فرشتے یہ دعا کرتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت فرما۔

اگلی صفوں کی فضیلت

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول۔

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف المقدمۃ۔

(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

وان الصف الاول علی مثل صف الملائکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لا بتدرتموہ۔

(ترجمہ) پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم جانو اس کی کیا فضیلت ہے تو تم اس کے لئے سبقت کرو۔

(فائدہ) پہلی صف کا فرشتوں کی صف کی طرح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے فرشتے اللہ کے قریب ہیں اسی طرح سے پہلی صف والے بھی اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور رحمت بھی ان پر اسی طرح سے نازل ہوتی ہے۔

حدیث ۴: امام نسائی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انه كان يصلي على الصف الاول ثلاثا وعلى الثاني واحدة.

(ترجمہ) آپ ﷺ پہلی صف پر تین مرتبہ رحمت کی دعا کرتے تھے اور دوسری پر ایک مرتبہ۔

علامہ سندھی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ ان لوگوں کے لیے رحمت کی اور مغفرت کی تین مرتبہ دعا کرتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے:

ان رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف المقدم ثلاثا وللثاني واحدة.

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ اگلی صف کے لئے تین مرتبہ استغفار کرتے تھے اور دوسری کے لئے ایک مرتبہ۔

(فائدہ) اگر پہلی صف والے حضرات کے لئے سوائے نبی کریم ﷺ کے تین مرتبہ استغفار کرنے کے اور کوئی بھی فضیلت نہ ہوتو یہی کافی ہے۔

حدیث ۵: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يزال قوم يتاخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم الله في النار.

(ترجمہ) کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے اس حالت میں ہو جاتے ہیں کہ اللہ بھی ان کو پیچھے کرتے کرتے دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

حدیث ۶: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لو تعلمون ما في الصف الاول لكانت قرعة. (ابن ماجہ)

(ترجمہ) اگر تم جانتے ہوتے کہ پہلی صف میں کتنا اجر وثواب ہے تو اس کے لئے قرعہ اندازی ہوتی۔

حدیث ۷ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا.

(ترجمہ) اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کتنا بڑا ثواب ہے پھر وہ اس کا موقع نہ پاتے سوائے قرعہ اندازی کرنے کے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو اس کے لئے سبقت کرتے۔ اور اگر ان کو پتہ ہوتا کہ عشاء اور صبح کی نماز پر کتنا اجر اور انعام ہے تو ان نمازوں کے پڑھنے کے لئے آتے اگرچہ سرینوں کے بل بھی۔

نماز کی دائیں صفوں کی اہمیت

حدیث ۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف.

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں طرف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

صفوں کا ملانا اور کندھوں کا نرم رکھنا

حدیث ۱ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف ومن سد فرجة رفعه الله بها درجة.

(ترجمہ) اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو صفوں کو

حتى يؤخر في الجنة وإن دخلها

(ترجمہ) جمعہ میں حاضری دیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ آدمی پیچھے ہٹتے ہٹتے اس حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ جنت میں بھی بعد میں داخل کیا جاتا ہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

تقعد الملائكة على أبواب المساجد يوم الجمعة فيكتبون الأول والثاني والثالث حتى إذا خرج الإمام رفعت الصحف.

(ترجمہ) فرشتے مسجدوں کے دروازے پر جمعہ کے دن بیٹھ جاتے ہیں پھر پہلے آنے والے، دوسرے آنے والے، تیسرے آنے والے کا نام وغیرہ لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب امام خطبے کے لئے نکلتا ہے تو یہ لوگ اعمال نامے اٹھا لیتے ہیں (پھر کسی کا نام جمعہ میں پہلے پیچھے شریک ہونے والوں میں نہیں لکھتے)۔

سنتوں اور نوافل کی ادائیگی کا اجر

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلى في اليوم والليلة اثنتي عشرة ركعة تطوعا بنى الله له بيتا في الجنة.

(ترجمہ) جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعات (سنت) ادا کی اللہ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیں گے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة أربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلوة الغداة.

(ترجمہ) جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یہ کل بارہ رکعات ہوئیں جن کو سنت مؤکدہ کہا جاتا ہے۔)

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی قبل الظہر اربعا و بعدھا اربعا حرمہ اللہ علی النار۔

(ترجمہ) جس شخص نے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعات (سنت مؤکدہ) ادا کیں اور اس کے بعد چار رکعات (دو سنتیں اور دو نفل) ادا کیں اللہ اس پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ اپنے گھروں میں نفل نمازیں اور سنت نمازیں ادا کریں چونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

فضل صلوۃ الرجل فی بیتہ علی صلاۃ حیث یراہ الناس، کفضل المکتوبۃ علی النافلۃ۔

(ترجمہ) آدمی کی اس نماز کی فضیلت جو اپنے گھر میں ادا کرتا ہے اس نماز پر جہاں سے لوگ دیکھتے ہیں اس طرح سے ہے جس طرح سے فرض نماز کی فضیلت نفل نماز پر ہوتی ہے۔

چاشت کی نماز

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یحافظ علی صلاۃ الضحی الا اواب وھی صلاۃ الاوابین۔

(ترجمہ) چاشت کی نماز کی کوئی حفاظت نہیں کرتا مگر اواب شخص اور یہ اوابین کی نماز ہے۔

(فائدہ) اوابین ان حضرات کو کہتے ہیں جو بار بار اللہ کی طرف رجوع کرنے

والے ہوں۔

اوابین کا افضل وقت وہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

صلوة الاوابين حين ترمض الفصال.

(ترجمہ) چاشت کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب دھوپ تیز ہو جائے۔

حدیث ۲: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوة الضحى صلوة الاوابين.

(ترجمہ) چاشت کی نماز اوابین کی نماز ہے۔

(فائدہ) مغرب کی نماز کے بعد بھی بعض حضرات چھ رکعات یا بیس رکعات کو اوابین کی نماز کہتے ہیں وہ بھی اوابین کی نماز ہے کیونکہ اس میں بھی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے حضرات رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔

صلوۃ التسبیح کی فضیلت

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يا عباس، يا عماه الا اعطيك الا امنحك الا احبوك الا افعل بك عشر خصال إذا انت فعلت ذلك غفر الله ذنبك اوله وآخره قديمه وحديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته عشر خصال ان تصلي اربع ركعات تقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة فاذا فرغت من القراءة في اول ركعة وانت قائم قلت: سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وانت راكع عشرا ثم ترفع راسك من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوي ساجدا فتقولها وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسك من السجود فتقولها عشرا

ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع راسک فتقولها عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات فلو کانت ذنوبک مثل زبد البحر او رمل عالج غفرها الله لک ان استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شهر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ

(ترجمہ) اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں، کیا میں آپ کو چند باتیں نہ بتاؤں، کیا میں آپ کو دس چیزوں کا تحفہ نہ دوں، جب آپ یہ کریں گے اللہ آپ کے گناہ معاف کر دیں گے (۱) پہلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) قدیم بھی (۴) جدید بھی (۵) بھول کر کئے ہوئے بھی (۶) جان کر کئے ہوئے بھی (۷) چھوٹے بھی (۸) بڑے بھی (۹) چھپ کر کئے ہوئے بھی (۱۰) لوگوں کے سامنے کئے ہوئے بھی۔ یہ دس نصیحتیں ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعات ادا کریں ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور ایک سورۃ پڑھیں اور جب آپ پہلی رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائیں تو کھڑے کھڑے یوں کہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ۔ پھر رکوع کریں تو بھی یہ کلمات رکوع کی حالت میں دس مرتبہ کہیں پھر جب اپنا سر رکوع سے اٹھائیں تو بھی یہ کلمات دس دفعہ کہیں پھر جب سجدے میں جائیں تب بھی یہ کلمات سجدے کی حالت میں دس مرتبہ کہیں پھر سر سجدہ سے اٹھائیں تو دس مرتبہ یہ کلمات کہیں پھر سجدہ کریں پھر یہی کلمات دس دفعہ کہیں پھر اپنا سر اٹھائیں تو بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں یہ کل پچھتر (۷۵) مرتبہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح سے آپ چار رکعات ادا کریں۔ پس اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر یا عالج مقام کی ریت کے برابر ہوں گے اللہ ان کو آپ کے لئے معاف کر دیں گے اگر آپ سے ہو سکے کہ اس

نماز کو ہر دن میں ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو پڑھ لیا کریں اگر نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں جب اگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو اپنی عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

نماز میں خشوع

حدیث ۱: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا قمت في صلاتك فصل صلوة مودع ولا تكلم بكلام تعتذر منه واجمع الإياس مما في أيدي الناس.

(ترجمہ) جب تم اپنی نماز میں کھڑے ہو تو اس طرح سے نماز پڑھو جیسا کہ کوئی آخری نماز پڑھتا ہے اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے معذرت کی جاتی ہو اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں مال و دولت ہے اس سے نا امیدی اختیار کر لو۔

حدیث ۲: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أفضل الصلوة طول القنوت.

(ترجمہ) سب سے بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا کیا جائے۔

حدیث ۳: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إن أحدكم إذا قام يصلي إنما يناجي ربه فلينظر كيف يناجيه.

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی ایک نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس اس کو دیکھ لینا چاہئے وہ کس طرح سے اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے۔

حدیث ۴: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

صل صلوة مودع كأنك تراه فإن كنت لا تراه فإنه يراك

(ترجمہ) نماز اس طرح پڑھو جیسا کہ کوئی دنیا سے رخصت ہونے والا پڑھتا ہے گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پیارے نبی جناب حضرت محمد ﷺ کی نماز سے متعلق چند باتیں

حدیث ۱: جناب نبی کریم ﷺ کے متعلق منقول ہے:

کان اذا حزبه امر صلی.

(ترجمہ) جب آپ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو آپ نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

وجعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ.

(ترجمہ) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کی مشقت کے بارے میں فرمایا:

وایکم یطیق ما کان رسول اللہ ﷺ یطیق.

(ترجمہ) تم میں سے کون طاقت رکھ سکتا ہے جس طرح حضور علیہ السلام نماز پڑھتے تھے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی عبادت کے متعلق فرماتے ہیں:

صلیت مع رسول اللہ ﷺ فاطال حتی هممت بامر سوء قال: قیل: وما هممت به؟ قال: هممت ان اجلس وادعه. (بخاری، مسلم، ابن ماجه)

(ترجمہ) میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے نماز کو لمبا کر دیا حتی کہ میں نے ایک برا خیال کیا آپ

سے پوچھا کیا آپ نے کیا برا خیال کیا تھا فرمایا میں نے خیال کیا
تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کو چھوڑ دوں۔

حدیث ۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ
نبی کریم ﷺ کو ایک رات کافی تکلیف ہوئی جب صبح ہوئی تو عرض کیا گیا یارسول اللہ
آپ پر تکلیف کا اثر واضح ہے تو آپ نے فرمایا:

انی علی ماترون بحمد اللہ قد قرأت السبع الطوال.
(ترجمہ) میری یہ حالت ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو الحمد للہ میں
نے اس میں سات طویل سورتیں (رات کے وقت) نوافل
میں پڑھی تھیں۔

آپ نماز میں کس طرح روتے تھے اور خشوع اختیار کرتے تھے اس کے
بارے میں حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

(حدیث) أتیت رسول اللہ ﷺ وھو یصلی وفی
صدرہ ازیز کازیز المرجل من البکاء.
(ترجمہ) میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے رونے کی وجہ سے آپ کے سینہ
مبارک میں ایسے جوش تھا جیسے ہنڈیا میں جوش ہوتا ہے۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن عمیر نے عرض کیا ہمیں آپ کسی
ایسی عجیب چیز کا بیان فرمائیں جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے دیکھی ہو تو آپ رو
پڑیں اور فرمایا آپ راتوں میں سے ایک رات عبادت کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔

یا عائشۃ ذرینی أتعبد لربی قالت قلت واللہ انی
لاحب قربک واحب ما یسرک قالت فقام فتطھر

ثم قام يصلي فلم يزل يبكي حتى بل حجره ثم بكى فلم يزل يبكي حتى بل الارض و جاء بلال يؤذنه للصلوٰة فلما رآه يبكي قال يا رسول الله تبكي وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر؟ قال: افلا اكون عبدا شكورا لقد نزلت علي الليلة آيات ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها. ان في خلق السموات والارض ...... الآية۔ (آل عمران:۱۹۰)

(ترجمہ) اے عائشہ مجھے چھوڑ دے میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں بھی آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو اچھا لگے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا پھر نماز پڑھنے لگے پھر آپ روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی گود تر ہوگئی پھر آپ روتے رہے پھر اتنا روئے کہ زمین بھی تر ہوگئی پھر حضرت بلال نماز کی اذان کے لئے آئے جب آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ مجھ پر آج رات یہ آیات نازل ہوئی ہیں ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے ان آیات کو پڑھا اور ان میں فکر نہ کیا وہ آیات یہ ہیں: ان في خلق السموات والارض ...... الآية.

آپ کبھی کبھی ایک ایک آیت پر صبح تک رات بھر جاگتے رہتے تھے۔ چنانچہ ابن ماجہ اور ابن خزیمہ میں ایک حدیث ہے:

قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها. والآية: إن

تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم. (سورة المائدة: ١١٨)

(ترجمہ) اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کو معاف کر دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

حدیث ۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ان النبی ﷺ صلی حتی انتفخت قدماه فقیل له اتكلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فقال افلا اكون عبداً شكوراً.

نبی کریم ﷺ نے اتنی نماز پڑھی کہ آپ کے قدم مبارک ورما گئے آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ اتنی تکلیف فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

بخاری شریف میں یہ روایت اس طرح سے مروی ہے

ان كان النبی ﷺ ليقوم - او ليصلی - حتى ترم قدماه او ساقاه. فيقول: افلا اكون عبداً شكوراً.

(ترجمہ) نبی کریم ﷺ کی یہ عادت تھی کہ آپ قیام کرتے تھے یا نماز پڑھتے تھے حتی کہ آپ کے قدم ورما جاتے تھے۔ یا راوی نے کہا کہ آپ کی پنڈلیاں ورما جاتی تھیں۔ پھر آپ فرماتے تھے۔ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

اور امام بخاری نے یہاں حضور ﷺ کی کثرت عبادت پر "حتی ترم قدماه" کی جگہ "حتی تزلع" لکھا ہے۔ یعنی آپ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے۔

شدت مرض کے باوجود حضور کو جماعت کی نماز کیلئے جانا

(حدیث) بخاری شریف میں ہے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ مجھے نبی

کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے تعمیل کی آپ نے غسل کیا پھر جانے کے لئے چلے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر آپ تشریف فرما ہوئے پھر غسل کیا پھر جانے کے لئے چلے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ یا رسول اللہ وہ آپ کی انتظار کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لئے ٹب میں پانی رکھ دو۔ پھر آپ بیٹھے اور غسل کیا۔ پھر جب جانا چاہتے تھے تو غشی چھا گئی۔ پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب پیغام رساں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ آپ رقیق القلب انسان تھے اے عمر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دنوں کی نمازیں پڑھائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

فوجد النبی ﷺ من نفسه خفة فخرج يهادى بين رجلين كانى انظر رجليه تخطان من الوجع. الحديث.

(ترجمہ) پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں ہلکا پن محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے گویا کہ میں آپ کے پاؤں کی طرف دیکھ رہی تھی جو تکلیف سے زمین پر لکیریں لگاتے ہوئے جا رہے تھے (یعنی آپ میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ آپ ان دونوں پاؤں کو زمین سے اوپر اٹھا سکتے)۔

(فائدہ) پھر بھی جناب نبی کریم ﷺ نے نماز باجماعت کا ایسا اہتمام فرمایا اس میں دراصل اپنی امت کو تنبیہ اور تاکید تھی کہ وہ بھی نماز باجماعت کی ادائیگی نہ چھوڑیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بھرپور کوشش کریں۔

جماعت میں شریک ہونے کیلئے دور سے آنے والے صحابی کا واقعہ

امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا انصار کے ایک آدمی کا گھر مدینہ طیبہ کے گھروں میں سے زیادہ دور تھا لیکن پھر بھی حضور ﷺ کے ساتھ ان کی ایک بھی نماز نہیں چھوٹی تھی۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں ہمیں ان کے لئے دکھ ہوا اور ہم نے کہا اے فلاں شخص اگر آپ گدھا خرید لیتے جو آپ کو تپش سے بچاتا اور زمین کے زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بھی بچاتا۔ تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر حضرت محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ ہو۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں میں نے اس لفظ کا کوئی اور معنی سمجھا۔ یہاں تک کہ میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے عرض کیا حضرت ابی فرماتے ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کو بلایا تو اس صحابی نے حضور ﷺ کو بھی یہی بات عرض کی اور یہ بھی ذکر کیا کہ وہ اس آنے میں اجر کی امید رکھتا ہے تو نبی پاک ﷺ نے اس سے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے اور ایک اور روایت میں ہے:

ما یسرنی ان منزلی الی جنب المسجد انی ارید ان یکتب لی ممشای الی المسجد ورجوعی اذا رجعت الی اهلی. فقال رسول الله ﷺ قد جمع الله لک ذلک کله۔

مکہ کا گورنر بنایا گیا تھا آپ اس شخص کو جو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے پیچھے رہ جاتا تھا گردن مار دینے کی تنبیہ کرتے تھے۔

حضرت بلالؓ کی نماز

(حدیث) بخاری، مسلم میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا:

یا بلال حدثني بارجى عمل عملته في الإسلام فاني سمعت دف نعليک بين يدي في الجنة. قال ما عملت ارجى عندي اني لم اتطهر طهورا في ساعة ليل او نهار الا صليت بذلک الطهور ما کتب لي أن اصلي

(ترجمہ) اے بلال مجھے اپنے اس زیادہ امید والے عمل کے بارے میں بیان کرو جو تم نے اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں اپنے آگے سے سنی ہے تو حضرت بلال نے عرض کیا میں نے کوئی عمل نہیں کیا جو میرے لئے زیادہ پر امید ہو بس میں جب بھی وضو کرتا ہوں دن کو یا رات کو تو اس وضو سے میں جتنا اللہ کی رضا میں میرے لئے لکھا ہوتا ہے میں نماز پڑھتا ہوں۔

اور امام احمد نے اس روایت میں یوں فرمایا ہے:

جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے میں وضو کرتا ہوں اور دو رکعات پڑھ لیتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا:

أبو بكرؓ سيدنا و اعتق سيدنا.

ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (حضرت بلال) کو آزاد فرمایا تھا۔

وقت مکروہ نہ ہو جاتا تھا پھر آپ ظہر سے عصر تک نماز میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت عدی بن حاتم الطائیؓ کی نماز

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں مجھے امام شعبی رحمہ اللہ سے بیان کیا گیا ہے وہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب بھی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے تو مجھے نماز کا شوق ہو جاتا ہے اور یہ بھی حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب سے مسلمان ہوا ہوں اور نماز کی اقامت کہی گئی ہے تو میں وضو ہی کی حالت میں ہوتا ہوں۔

حضرت تمیم داریؓ کی نماز

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعات میں پورا قرآن پاک پڑھ لیتے تھے۔

حضرت مسروق فرماتے ہیں مجھے مکہ کے ایک آدمی نے بیان کیا یہ آپ کے بھائی تمیم داری کی نماز کی جگہ ہے۔ آپ رات بھر نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی تھی یا صبح کے قریب کا وقت ہو جاتا تھا آپ اس آیت کو بار بار پڑھتے تھے اور روتے تھے:

ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون. (الجاثیہ: ۲۱)

(ترجمہ) کیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہے وہ برے دعوے کر رہے ہیں۔

حضرت منکدر بن محمد اپنے والد حضرت محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت تمیم داری ایک رات سو گئے کہ تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے تو ایک سال تک ہر رات عبادت میں گزاری جس میں آپ نہیں سوئے یہ سزا تھی اس نیند کی جو نہیں آ گئی تھی۔

حضرت ابو رفاعہ العدویؓ کی نماز

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب سے مجھے جناب نبی کریم ﷺ نے سورہ بقرہ و عمران سکھائی ہے میں نے اس کی تلاوت کو کبھی نہیں چھوڑا میں اس کو بھی قرآن شریف کے باقی حصے کے ساتھ پڑھتا رہا ہوں کبھی کسی رات تہجد کے قیام سے میری کمر کو تکلیف نہیں ہوئی۔

علامہ ذہبی نے تذکرہ میں لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ عبادت کرنے اور تہجد پڑھنے والوں میں سے تھے۔

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ ایک لشکر اسلام میں نکلے۔ اس لشکر کے امیر عبدالرحمن بن سمرہ تھے ساری رات ایک قلعے کے نیچے نماز پڑھتے رہے پھر نیزہ کا سہارا لگا کر آپ کے ساتھی سو کر چلے گئے اور ان کو تنہا چھوڑ گئے ان کو دشمن نے دیکھا تو تین پہلوان پیچھا کرتے اور ان کو قتل کر دیا۔ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو گویا کہ وہ لکڑی تھے اور حضرت مجاہد نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی حالت تھی۔

حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر کے پاس سے گزرتا تھا آپ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے گویا کہ آپ ایک خشک گاڑی ہوئی لکڑی تھے جو حرکت نہ کرتی ہو۔

حضرت یوسف بن ماجشون ایک ثقہ راوی ہے، سند روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی عمر کو تین راتوں پر تقسیم کیا تھا ایک رات تو صبح تک عبادت میں مصروف رہتے اور ایک رات میں صبح تک رکوع کی حالت میں رہتے اور ایک رات میں صبح تک سجدوں کی حالت میں رہتے۔

حضرت مسلم بن یناق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے ایک دن ایک رکعت پڑھی۔ جس میں سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ کی قرأت کی اور اپنا سر نہ اٹھایا۔

(فائدہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں لیکن ایک رکعت میں انہوں نے یہ سورتیں پڑھیں۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر پتھروں کی بارش میں نماز پڑھتے رہے اور تحقیق آپ پر پتھر پھینک رہی تھی مگر آپ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں اگر آپ ابن زبیر کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ لیتے تو ایسے لگتا جیسے کوئی ٹہنی ہے جس کو آندھی ہلا رہی ہے اور تحقیق کے پتھر ادھر ادھر گر رہے ہیں۔

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی نماز ہے ایک مرتبہ حجاج بن یوسف اور ایک مرتبہ یزید کی فوج نے جب جبل ابو قبیس سے آپ پر پتھر پھینکے تھے جو انہوں نے نماز پڑھی تھی اور جو اس کی حالت تھی اس کا ان روایات میں تذکرہ ہے۔

حضرت عمر بن قیس اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں گئیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ایک سانپ آپ کے بیٹے ہاشم پر گرا تو گھر میں چیخ و پکار شروع ہوگئی سانپ، سانپ، پھر اس سانپ کو باہر پھینک دیا گیا مگر حضرت ابن زبیر نے اپنی نماز نہ توڑی۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں عبادت کا کوئی ایسا حصہ اور طریقہ نہیں ہے جس سے لوگ عاجز آ گئے ہوں مگر حضرت ابن زبیر نے اس کو بھی نبھا دیا۔

ایک مرتبہ کعبہ شریف کے برابر (بارش کا) سیلاب آیا تو آپ نے تیر کر کعبہ شریف کا طواف کیا۔

حضرت عثمان بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر کا تین چیزوں میں کوئی ثانی نہیں نہ بہادری میں نہ عبادت میں اور نہ بلاغت میں۔

رہتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔

آپ فرمایا کرتے تھے

لا عبدن الله فی الارض کما تعبده الملائکة فی السماء۔

(ترجمہ) میں زمین میں اللہ کی ضرور ایسی عبادت کروں گا جس طرح سے اس کی آسمان میں فرشتے عبادت کرتے ہیں۔

سید التابعین حضرت سعید بن مسیب کی نماز

آپ علم و عمل میں سردار تھے آپ اپنے نام کے اعتبار سے عبادات کے لحاظ سے سعادت مند تھے اور گناہ اور جہالتوں سے بعید تھے عبادت میں مصروف رہتے تھے اور حرام کاموں سے بچتے تھے۔

حضرت ابو حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیب نے فرمایا چالیس سال سے میری جماعت کی نماز فوت نہیں ہوئی۔

اور فرمایا پچاس سال سے میری تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی اور میں نے پچاس سال سے نماز میں لوگوں کی گدی تک کو نہیں دیکھا۔ (یعنی میں نے ادھر ادھر نہیں دیکھا)

حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہ جب بھی تیس سال سے بھی موذن نے اذان دی ہے تو میں مسجد میں پہلے سے ہی موجود ہوتا ہوں۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں اس روایت کی سند ثابت ہے۔

حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے عرض کیا کاش کہ آپ دیہات میں چلے جاتے پھر میں نے دیہات کے فائدے وہاں کی آسانی اور بکریوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا میں رات کی نماز مسجد میں آ کر کس طرح پڑھوں گا۔

(فائدہ) یعنی دیہات میں گاؤں ہوتے ہیں مسجد نہیں ہوتی اور جماعت بھی نہیں ہوتی تو میں کس طرح سے مسجد اور جماعت کو چھوڑ سکتا ہوں دیہات سے مراد یہاں شہر کے

(ترجمہ) کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ یہ خیال کریں گے کہ وہ عبادت کے اعتبار سے ہم سے بڑھ جائیں گے خدا کی قسم ہم عبادت کی کثرت کے اعتبار سے ان سے مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ ان کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے اپنے پیچھے اور بھی کچھ لوگ چھوڑے تھے۔

حضرت عامر بن عبد قیسؒ کی نماز

مشہور تابعی حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت عامر بن عبد قیس اس امت کے راہب ہیں راہب کے معنی تارک الدنیا کے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عامر فرمایا کرتے تھے میں کس کو پڑھاؤں پھر آپ کے پاس کچھ لوگ پڑھنے کے لئے آتے تو آپ ان کو قرآن پڑھاتے تھے پھر کھڑے ہو کر ظہر تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر ظہر سے عصر تک پھر مغرب تک لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے پھر مغرب اور عشاء کے درمیان نماز میں مصروف رہتے پھر اپنے گھر کی طرف جاتے اور ایک روٹی کھاتے اور ہلکی سی نیند سو جاتے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے پھر سحری کے لئے ایک روٹی کھاتے اور نکل کھڑے ہوتے۔

حضرت ابو الحسین المجاشعی فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس سے کہا گیا کیا آپ کو نماز میں کچھ خیال آتا ہے فرمایا میں دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میں اللہ کے سامنے کس طرح پیش ہوں گا اور میرا انجام کیا ہوگا۔

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۴/۱۸ میں لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عامر آفتاب طلوع ہونے کے بعد سے عصر تک نماز میں مصروف رہتے تھے پھر جب نماز سے پھر کر جاتے تھے تو آپ کی پنڈلیاں سوج چکی ہوتی تھیں پھر بھی آپ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرماتے تھے اے برائی کا حکم دینے والے تو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت عامر ایک وادی میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے وہاں آپ کے

ساتھ ایک حبشی عبادت گزار بھی تھا آپ ایک کونے میں عبادت کرتے رہتے تھے اور حبشی دوسرے کونے میں چالیس دن تک یہی حالت رہی لیکن ان دونوں کی ملاقات فرض نماز پڑھنے کے وقت کے علاوہ کبھی نہیں ہوتی تھی۔

حضرت عامر بن عبدقیس سے کہا گیا کیا آپ اپنی نماز میں بھولتے نہیں ہیں فرمایا قرآن کی بہ نسبت کون سی بات ایسی ہے جس میں میں مشغول ہوجاؤں یہ نہیں ہوسکتا۔ حبیب (یعنی اللہ) سے مناجات احساسات سے بے پرواہ کردیتی ہے۔

سیدنا ربیع بن خثیمؓ کی نماز

آپ فرمایا کرتے تھے مجھے اپنی بیوی کے انس کی بہ نسبت مسجد کی چٹائی کی آواز سے زیادہ انس ہوتا ہے۔

جب آپ سجدے میں جاتے تو ایسے محسوس ہوتا جیسے کوئی کپڑا گرادیا گیا ہے چنانچہ چڑیاں آپ پر آکر بیٹھ جاتی تھیں جب فالج کی وجہ سے آپ کا ایک پہلو گر گیا تھا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد فرماتے تھے اے ابو یزید اللہ نے آپ کو رخصت عطا فرمائی ہے کاش کہ آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیجئے تو وہ فرماتے مسئلہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کہتے ہیں لیکن میں سنتا ہوں مؤذن حی علی الفلاح کی آواز دیتا ہے پس تم میں سے جو بھی حی علی الفلاح کی آواز سنے تو اس کو جانا چاہئے چاہے گھٹنوں کے بل یا سرین کے بل۔

حضرت ابوحیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیمؓ کو فالج ہوگیا تو آپ کو اٹھا کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو تو آنے کی رخصت ہے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن میں فلاح کی اذان سنتا ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیمؓ کے پاس ایک رات گذاری تو آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تھے جب اس آیت سے گزرے

ام حسب الذین اجترحوا السیات (الجاثیہ ۲۱)

(ترجمہ) کیا سمجھتے ہیں وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں ہم ان کو ان

لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے

ان کا جینا اور ان کا مرنا برابر ہے وہ برے دعوے کر رہے ہیں۔

آپ ساری رات اسی آیت کی تلاوت اور شدید روتے میں گذار دیتے حتی کہ صبح ہوگئی۔

آپ کے ملنے والے آپ کے بالوں کو شام کے وقت دیکھتے تھے (آپ کے بال چونکہ لمبے تھے) پھر جب صبح ہوتی تھی تو جیسے شام کو بالوں کی علامت جیسی تھی ویسی ہی نظر آتی تھی کہ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت ربیع نے آج رات اپنا پہلو بستر پر نہیں لگایا۔

حضرت ربیع بن خیثم نے ایک گھوڑا بیس ہزار درہم میں خریدا تھا اور اس پر بیٹھ کر جہاد کرتے تھے پھر اپنے غلام یسار کو بھیجا کہ وہ گھوڑے کی نگرانی کرتا رہے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اپنے گھوڑے کو باندھ دیا پھر غلام ایک کام سے فارغ ہو کر آیا اور کہا اے ربیع آپ کا گھوڑا کہاں گیا فرمایا اے یسار چوری ہوگیا ہے پوچھا آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے فرمایا ہاں اے یسار میں اس وقت اپنے رب سے مناجات کر رہا تھا مجھے کوئی چیز اپنے رب کی مناجات سے مشغول نہ کرسکی اے اللہ اس نے میری چیز چرائی ہے میں نے اس کی چیز نہیں چرائی اے اللہ اگر وہ غنی ہے تو اس کو ہدایت دے دے اگر وہ فقیر ہے تو اس کو غنی کر دے۔ یہ دعا آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

اللہ ان پر رحمت فرمائے آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے جن کے متعلق ابن مسعود نے خود فرمایا۔

یا ابا یزید لو رآک رسول اللہ ﷺ لاحبک وما رایتک الا ذکرت المخبتین۔

(ترجمہ) اے ابو یزید اگر آپ کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو آپ سے محبت فرماتے اور میں نے جب بھی آپ کو دیکھا ہے تو مجھے مخبتین اور تواضع کرنے والے حضرات یاد آجاتے ہیں۔

حضرت اسود بن ہلال کی نماز

حضرت ابووائل فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن ہلال کے پاس گیا اور کہا کاش کہ میں اور آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوتے آپ نے فرمایا تم نے بری بات کہی ہے کیا میں ہر دن اور رات میں چونتیس سجدے نہیں کرتا۔

اور حضرت ابووائل سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت اسود بن ہلال سے کہا میں پسند کرتا ہوں کہ آپ ایک سال سے فوت ہو چکے ہوتے تو حضرت اسود بن ہلال نے فرمایا میرا ایک دوست ہے جو تجھ سے بہتر ہے اس نے تو ایک مہینے بھر کی زندگی کو بھی برا نہیں سمجھا جس میں میں ایک سو پچاس نمازیں پڑھ لیتا ہوں اور اس کے ساتھ جو اور پر ثواب ملتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

حضرت مرۃ الطیب کی نماز

علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق سیر اعلام النبلاء (۷۵/۳-۷۶) پر بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو آپ کی کثرت عبادت اور کثرت علم کی وجہ سے مرۃ الخیر کہا جاتا تھا۔

حضرت یحییٰ بن معین نے آپ کی توثیق فرمائی اور ہمیں حضرت مرۃ کے متعلق یہ بات بھی پہنچی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے اتنا (کثیر اور طویل) سجدے کئے حتیٰ کہ مٹی نے آپ کی پیشانی کو کھا لیا تھا۔ (اللہ اکبر)

حضرت عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مرۃ الہمدانی کی جائے نماز کو دیکھا جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو (یعنی ان کی نماز پڑھنے کی جگہ بھی زمین میں بیٹھی ہوئی تھی)۔

حضرت عطاء وغیرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت مرۃ رات اور دن میں چھ سو رکعت نماز پڑھتے تھے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کے ولی علم کی اشاعت کے لیے فارغ نہیں ہوتے تھے اسی لئے ان کی روایت کتابوں میں کثرت سے مروی نہیں ہے کہ ان کی مراد علم سے اس کا ثمرہ (یعنی اس پر عمل کرنا) تھا۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت مرۃ روزانہ ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے جب جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے چار سو رکعات روزانہ پڑھی تھیں۔ اور تم ان کی تشہد میں بیٹھنے کی جگہ کو دیکھ سکتے ہو جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو۔

حضرت العلاء بن عبدالکریم الایامی فرماتے ہیں ہم حضرت مرۃ الہمدانی کے پاس حاضر ہوتے تھے آپ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کی پیشانی آپ کے ہاتھوں اور آپ کے گھٹنوں اور آپ کے قدموں پر سجدے کے نشان دیکھے پھر آپ ہمارے ساتھ کچھ دیر بیٹھے پھر اٹھ گئے اور یہ ان کا جانا رکوع اور سجود کے لئے ہی تھا۔

حضرت ابو ہذیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرۃ الہمدانی سے عرض کیا جب کہ ان کی عمر زیادہ ہو گئی تھی آپ کتنی نماز ادا کر لیتے ہیں فرمایا آدھی یعنی اڑھائی سو رکعات روزانہ۔

حضرت عمرو بن میمون الاودی کی نماز

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب حضرت عمرو بن میمون بوڑھے ہو گئے تو ان کے لئے دیوار میں ایک میخ لگا دی گئی جب آپ قیام سے تھک جاتے تھے تو اس کی ٹیک لگاتے تھے یا اس سے رسی باندھ کر اپنے آپ کو کھڑا رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت ابو عثمان النہدیؒ کی نماز

حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ تابعین کا خیال تھا کہ سیدنا حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت ابو عثمان النہدی سے عبادت کے طریقے کو سیکھا تھا۔

حضرت عاصم بن احول فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابو عثمان النہدی مغرب اور عشاء کے درمیان جو نماز پڑھتے تھے اس کی ایک سو رکعات بنتی تھیں۔

حضرت علاء بن زیاد بن مطر کی نماز

علامہ ذہبی سیر اعلام النبلاء (۴۔۲۰۲) پر لکھتے ہیں کہ آپ عالم ربانی، متقی اور اللہ

کے لئے خشوع وخضوع کرنے والے اللہ کے خوف سے رونے والے بزرگ تھے۔

حضرت ہشام بن حسان فرماتے ہیں کہ حضرت العلاء نے اتنے روزے رکھے کہ جسم سبز پڑ گیا تھا اور اتنا نماز پڑھی کہ گر گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری دونوں ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اللہ نے آپ کو اتنا زیادہ عمل کا حکم نہیں دیا۔

حضرت ہشام بن زیاد جو کہ حضرت العلاء کے بھائی ہیں ان سے روایت ہے کہ حضرت العلاء جمعہ کی رات کو ساری رات جاگ کر عبادت میں گزارتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کی آنکھ لگ گئی تو کوئی ان کے پاس آیا اور ان کی چوٹی سے پکڑا اور کہا اے ابن زیاد کھڑے ہو جاؤ اللہ کو یاد کرو اللہ آپ کو یاد کر رہا ہے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے بال جب سے اس نے کھینچے تھے موت کی حالت تک اٹھے رہے تھے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ کی نماز

حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید کو سنا کہ آپ نماز میں بیس سے زائد مرتبہ اس آیت کو پڑھتے رہے

واتقوا یوما ترجعون فیه إلى الله. (البقرہ ۲۸۱)

(ترجمہ) اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کے عمل (خیر وشر) کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا (نیکی کم کر کے یا گناہ بڑھا کر)۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور پورا قرآن پڑھ ڈالا جب ایک رکعت میں پڑھا تھا۔

حضرت عمیر بن ہانی تابعیؒ کی نماز

امام ترمذی نے ابواب الصلاۃ میں حضرت مطلب بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح

آپ اتنا خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہے تھے)۔

امام زین العابدین کی نماز

امام زین العابدین کا نام علی بن حسین تھا۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن الحسین سے افضل کسی قریشی کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابونوح الانصاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک گھر میں آگ لگی جس میں حضرت علی بن حسین سجدہ ریز تھے لوگ پکار کر کہتے رہے اے رسول اللہ کے بیٹے آگ لیکن آپ نے اپنا سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ آگ بجھا دی گئی پھر اس بارے میں آپ سے کہا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے اس آگ سے آخرت کی آگ نے مشغول کر دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلیمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی بن حسین نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ کو کپکپی طاری ہو جاتی تھی آپ سے عرض کیا گیا تو فرمایا:

> تم جانتے ہو میں کس کے سامنے کھڑا ہو رہا ہوں اور کس کے سامنے مناجات کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن ابی سلیمان ہی فرماتے ہیں کہ جب آپ وضو کرتے تھے تو آپ کا رنگ پیلا پڑ جاتا تھا (خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے خوف سے)۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے احرام باندھا جب تلبیہ کہنے کا ارادہ کیا اور تلبیہ کہا تو آپ پر غشی چھا گئی اور آپ اپنی اونٹنی سے گر گئے اور یہ بھی مجھے بات پہنچی ہے کہ آپ روزانہ رات دن میں ایک ہزار رکعات نماز ادا کرتے تھے آپ کی وفات تک آپ کا یہی معمول رہا اپنی کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کا نام زین العابدین پڑ گیا تھا (زین العابدین کا معنی عبادت گزاروں کی زینت)۔

اللہ حضرت امام حسین کے بیٹے حضرت علی (زین العابدین) پر رحمت فرمائے آپ کا نام ذوالثفنات پڑ گیا تھا کیونکہ آپ کے گھٹنے اونٹ کے گھٹنوں کی طرح ہو گئے تھے اس لیے کہ آپ کثرت سے سجدے میں جاتے تھے یا تشہد میں بیٹھتے تھے۔ تو

گھٹنوں پر نشان پڑ گئے تھے حتی کہ ایک کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ سال میں دو دفعہ آپ کے ان گھٹنوں پر پیدا شدہ نشانات کو اتار دیا جاتا تھا۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے سنا جب کہ آپ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے۔

عبدک بفنائک مسکینک بفنائک سائلک بفنائک فقیرک بفنائک.

(ترجمہ) آپ کا بندہ آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا مسکین آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا طلب گار آپ کی بارگاہ میں آیا ہے، آپ کا فقیر آپ کی بارگاہ میں آیا ہے۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے جب بھی یہ دعا مانگی ہے تو وہ دکھ مجھ سے دور ہو گیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن المخزومی کی نماز

آپ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں سے تھے۔

ابن سعد فرماتے ہیں کہ آپ کو راہب قریش کہا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ کثرت سے نماز پڑھتے تھے لیکن آنکھوں سے نابینا تھے۔

ابن فراش فرماتے ہیں کہ آپ ائمہ مسلمین میں سے ایک تھے اور ان کے بھائی کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں کہ آپ مدینہ طیبہ کے سات فقہاء میں سے ایک تھے آپ کو تارک الدنیا کہا جاتا تھا اور سادات قریش میں سے تھے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ پانی کے تھال میں رکھ دیتے تھے وہ اس لئے کہ آپ کو ایک بیماری تھی جس کی وجہ سے آپ مجبور تھے۔

حضرت ابو محیریز عبداللہ بن محیریز کی نماز

آپ بھی تابعین ؒ میں سے تھے۔

حضرت رجاء بن حیوہ فرماتے ہیں جب حضرت ابن محیریز کا انتقال ہوا خدا کی قسم ہم حضرت ابن محیریز کو اہل دنیا کے لئے امان سمجھتے تھے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص اقتداء کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ابن محیریز جیسے حضرات کی اقتداء کرے اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہ نہیں کرے گا۔ جس میں ابن محیریز موجود ہوں۔

حضرت رجاء بن حیوہ فرماتے ہیں اگر ہم پر اہل مدینہ اپنے عابد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وجہ سے فخر کرتے ہیں تو ہم ان پر اپنے عابد حضرت ابن محیریز کی وجہ سے بھی فخر کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبدالرحمٰن بن محیریز فرماتے ہیں میرے دادا ہر جمعہ تک ایک ختم قرآن پاک کا کرتے تھے بسا اوقات ہم آپ کے لئے کوئی بچھونا بچھاتے تھے لیکن آپ اس پر نہیں سوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عوف القاری فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن محیریز کو بردوس مقام پر دیکھا جب کہ پورے لشکر میں آپ سے کھلم کھلا زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا لیکن جب شہرت ہوگئی تو آپ نے نماز پڑھنے کو کم کر دیا۔

امام اسود بن یزید نخعیؒ کی نماز

آپ امام تھے کنیت ابو عمرو نخعی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشہور و معروف شاگرد تھے۔

یہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کے والد تھے اور حضرت علقمہ بن قیس کے بھتیجے تھے اور حضرت ابراہیم نخعی کے ماموں تھے یہ تمام حضرات جن کے نام ابھی ذکر کئے گئے ہیں تابعین میں علم و عمل کے امام گزرے ہیں۔

حضرت اسود رحمہ اللہ جلالت شان، جلالت علم وثقاہت اور عمر کے اعتبار سے

حضرت مسروق رحمہ اللہ کے ہم پلہ تھے اوران کی عبادت کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

امام ذہبی اور امام یافعی فرماتے ہیں کہ آپ روزانہ رات دن میں سات سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے۔

حضرت ابوعبداللہ مسلم بن یسارؒ کی نماز

حضرت علاء بن زیاد فرماتے ہیں اگر میں تمنا کروں تو میں یہ تمنا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت حسن بصری کی فقہ اور حضرت محمد بن سیرین کی پرہیزگاری اور حضرت مطرف جیسی درستگی اور حضرت مسلم بن یسار جیسی نماز عطا فرمادیں۔

حضرت جعفر بن حیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار کی خدمت میں ان کے نماز میں کم متوجہ ہونے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے۔

حضرت حبیب بن شہید سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پہلو میں آگ لگ گئی آپ کو محسوس تک بھی نہ ہوا حتی کہ آگ کو بجھا دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن نماز پڑھی اہل شام کا ایک آدمی گھر میں داخل ہوا تو گھر والوں کو گھبراہٹ ہوئی سب گھر والے جمع ہو گئے جب وہ واپس گیا تو حضرت مسلم بن یسارہ سے ان کی بیوی نے عرض کیا یہ شامی گھر میں گھسا تھا اور گھر والے گھبرا گئے تھے آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔

حضرت معتمر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار نے اپنے گھر والوں کو کہہ رکھا تھا جب میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور تمہیں کوئی کام ہو تو تم بات کر سکتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق بیان کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے جب بھی آپ کو کبھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے یہی سمجھا کہ آپ مریض ہیں۔

حضرت ابن شوذبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار نے اپنے گھر والوں سے کہہ رکھا تھا جب میں اپنے گھر میں نماز کو شروع کروں تو تم جو چاہو بات کرو میں تمہاری بات کو نہیں سنتا۔

(فائدہ) یہ نماز میں انہماک اور توجہ الی اللہ کا مقام تھا کہ جب نماز شروع کر لیتے تھے تو ماسوائے اللہ کے غافل ہو جاتے تھے۔

حضرت میمون بن حیان فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسار کو کبھی بھی نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا نہ معمولی سا اور نہ زیادہ طویل حتیٰ کہ ایک مرتبہ مسجد کا ایک حصہ گر گیا تو بازار والے اس مسجد کے حصے کے گرنے سے گھبرا گئے آپ اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے لیکن آپ نے پھر بھی کوئی توجہ نہ فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار جب گھر میں داخل ہوتے تو گھر والے خاموش ہو جاتے آپ ان کی کوئی بات نہیں سنتے تھے لیکن جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے تو گھر والے باتیں بھی کرتے تھے اور ہنستے بھی تھے۔

حضرت غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار کو جب نماز کی حالت میں دیکھا جاتا تھا تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی کپڑا گرا دیا گیا ہو۔ (یعنی بے حس و حرکت معلوم ہوتے تھے)۔

حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت مسلم بن یسار جب نماز سے باہر ہوتے تھے پھر بھی ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے نماز میں ہوں۔

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسار کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا کہ آپ ایک میخ تھے نہ تو آپ ایک قدم پر مائل ہوتے تھے نہ دوسرے قدم پر مائل ہوتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت مسلم کو سجدہ کی حالت میں دیکھا آپ سجدہ میں یہ عرض کر رہے تھے۔

مَتٰی اَلْقَاکَ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ۔

میں آپ سے کب ملوں گا جبکہ آپ مجھ سے راضی ہوں گے۔

پھر آپ طویل دعا فرماتے تھے پھر یہی فرماتے تھے: متی القاک وانت عنی راض۔ میں آپ سے کب ملوں گا جبکہ آپ مجھ سے راضی ہوں گے۔

حضرت وہب بن منبہؒ کی نماز

آپ اہل کتاب کے علوم کے بھی ماہر تھے نہایت عابد و زاہد تابعین میں سے تھے۔

حضرت مثنیٰ بن صباح فرماتے ہیں حضرت وہب بن منبہ بیس سال تک اس حالت میں رہے کہ عشاء اور صبح کے درمیان ان کو وضو بنانے کی ضرورت نہ پڑی۔

حضرت مسلم بن زنجی فرماتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ چالیس سال تک اس حالت میں رہے کہ آپ بستر پر نہیں سوئے اور بیس سال ایسے گزرے کہ انہیں عشاء اور صبح کے درمیان میں وضو کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

حضرت عبدالصمد بن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت وہب کی خدمت میں کئی مہینے گزارے آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی تھی۔

حضرت کثیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت وہب کے ساتھ سفر میں گئے تو ایک آدمی کے پاس سارا مکان پر رات گزاری اس آدمی کی بیٹی گھر سے نکلی تو اس نے ایک چراغ کو جلتا ہوا دیکھا تو گھر کے مالک کو اطلاع دی تو گھر کے مالک نے دیکھا تو آپ کے دونوں قدموں میں ایسی روشنی پھوٹ رہی تھی جیسے سورج کی چمک ہوتی ہے تو اس آدمی نے عرض کیا میں نے آج رات آپ کو اس حالت میں دیکھا ہے اور پھر ساری صورت بیان کی تو حضرت وہب نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کو چھپا کے رکھو (یعنی کسی کو بیان نہ کرو)۔

حضرت عبدالرزاق بن ہمام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہب کو دیکھا جب آپ وتر کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو یہ کلمات کہے:

لک الحمد سرمدا حمدا لا یحصیہ العدد ولا

ينقطعه الابد كما ينبغي لك ان نحمد وكما انت له اهل وكما هو لك علينا حق.

(ترجمہ) آپ کے لئے دائمی حمد ہو یعنی حمد جس کو ہمیشہ قرار رہے اور جس کو زمانہ ختم نہ کر سکے آپ کی حمد اس طرح سے ہو جس طرح سے آپ کی حمد کی جانی چاہئے اور جس طرح سے آپ اس کے اہل ہیں اور جس طرح سے ہمارے ذمہ آپ کا حق ہے۔

(فائدہ) قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت وہب کے یہ کلمات تحریر کریں اور کثرت سے ان کو پڑھیں ان شاء اللہ یہ بہت بڑے کلمات ہیں اور ان کا بہت بڑا اجر و ثواب ہوگا جس کا اندازہ لگانا بھی انسان کے بس میں نہیں ہے۔

حضرت طلق بن حبیب کی نماز

حضرت حماد بن زید حضرت ایوب سختیانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت طلق بن حبیب تابعی تھے۔

حضرت ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ یہ بات معروف تھی کہ تقوی حضرت حسن بصری کی اور پرہیزگاری حضرت ابن سیرین کی اور بردباری حضرت مسلم بن یسار کی اور عبادت حضرت طلق بن حبیب کی ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا میں نے حضرت عبدالکریم سے سنا کہ حضرت طلق جب قرآن شریف کی تلاوت نماز میں شروع کرتے تھے تو اس وقت تک رکوع نہیں کرتے تھے جب تک سورۃ العنکبوت تک نہ پہنچ جائیں اور فرمایا کرتے تھے میری خواہش ہے کہ میں اتنا قیام کروں کہ نماز میں میری کمر دکھنے لگ جائے۔

حضرت طلق فرماتے ہیں کہ مسلمان کو چاہئے کہ وہ دو نیکیوں کے درمیان میں فوت ہو ایک نیکی تو وہ جس کو وہ ادا کر چکا ہو اور دوسری نیکی وہ جس کی وہ انتظار میں ہو یعنی ایک نماز پڑھ چکا ہو اور دوسری نماز کے پڑھنے کے انتظار میں کھڑا ہو۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود بن یزیدؒ کی نماز

آپ بہت بڑے فقیہ اور امام ابن الامام تھے بڑے عبادت گزاروں میں سے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے شاگرد تھے۔

امام شعبی فرماتے ہیں کہ یہ پورا گھرانہ ہی جنت کے لئے پیدا کیا گیا تھا حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت عبدالرحمن اسی جنتی گھر کے افراد تھے۔

حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رو پڑے۔ پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ تو فرمایا مجھے نماز اور روزے پر افسوس ہے (یعنی نہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں اور نہ روزہ رکھ سکتا ہوں لیکن آپ قرآن کی تلاوت کرتے رہے حتی کہ اسی حالت میں فوت ہو گئے (کیونکہ تلاوت تو زبان کا کام ہے اور زبان تو چل سکتی ہے، روزہ بھی ایک طویل عمل ہے اور نماز بھی ایک مستقل کام ہے)۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید بن معاویہؒ کی نماز

آپ یزید بن معاویہؓ بن ابی سفیان کے بیٹے تھے اور متقی اور عابدین اولیاء میں سے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسے حضرات ان کا نام سن کر آنسو بہاتے تھے اس لئے کہ ان کا عبادت میں بہت اونچا مقام تھا۔

امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۵-۵) پر لکھا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید نے عبادت میں اتنا محنت اور مشقت اٹھائی تھی کہ آپ خشک مشکیزے کی طرح سوکھ گئے تھے۔

حضرت مفضل الغلابی فرماتے ہیں کہ قریش میں جتنے بھی عبدالرحمن نام کے حضرات تھے۔ سب عبادت گزار تھے جیسے (۱) حضرت عبدالرحمن بن زیاد بن ابی سفیان (۲) حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولید (۳) حضرت عبدالرحمن بن ابان بن عثمان (۴) حضرت عبدالرحمن بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہم (یہ سب تابعین تھے)۔

نماز کے لئے تنبیہ

اے بھائی اگر تم محبوب (اللہ) سے محبت کرتے ہوتے تو تمہارا دل بھی اس کی خدمت میں حاضر ہو جاتا افسوس ہے لوہا مقناطیس کا عاشق ہے جہاں بھی لوہا ملتا ہے اس کو لپٹ جاتا ہے ایک انسان کا دل نہ جو اللہ سے محبت نہیں کرتا اگر اس کو بھی اللہ سے محبت ہوتی تو یہ بھی اللہ کی خدمت میں وابستہ رہتا! اے اپنے جسم کے ساتھ نماز پڑھنے والے تیرا دل غائب ہے جو کچھ تو نے عبادت کی شکل میں جنت کے لئے خرچ کیا ہے وہ اس کا مہر نہیں بن سکتا جنت کی قیمت کیسے بن سکتا ہے؟

برادرم! نماز ایک پیمانہ ہے جس نے نماز کو پورا ادا کیا اس کو پورا پورا اجر ملے گا جس نے نماز میں کوتاہی کی اس کے اجر میں بھی کمی کر دی جائے گی تم اس جماعت میں سے بن جاؤ جنہوں نے اپنے خالق کی طرف جاتے وقت خوب کوشش کی اور خدا کے خوف میں جوان کو دکھ ہوا وہ اس میں گھل گئے تجھے کس چیز نے روکا ہے کہ تو ایسے اکابرین کے ساتھ ملنے سے پیچھے رہا ان لوگوں نے نماز کے شعائر کو اپنایا اور خدا کا خوف ان کے دلوں میں پیوست رہا اور اس آیت سے ان کی عقل عبرت پکڑتی رہی۔

یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار (النور ۳۷)

(ترجمہ) وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔

حضرت بلال بن سعدؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال بن سعد عبادت کے اس درجہ پر پہنچے ہوئے تھے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کے بارے میں اس طرح کے حالات نہیں سنے۔

امام ذہبی سیر اعلام النبلاء (۹۰/۵) پہ لکھتے ہیں کہ امام اوزاعی نے فرمایا آپ

عبادت میں اتنا آگے بڑھ چکے تھے کہ ہم نے کسی کو نہیں سنا کہ اتنی قوت عبادت کرنے پر حاصل ہوئی ہو آپ روزانہ رات دن میں ایک ہزار رکعات نفل ادا کرتے تھے۔ اللہ اس امام ربانی پر رحمت فرمائے۔ جس کے بارے میں امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بلال بن سعد ملک شام و مصر میں وہ مقام رکھتے تھے جیسا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بصرہ میں۔

میرے بھائی حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد نہیں سنا آپ نے فرمایا،

الصلوة خير موضوع فمن اراد ان يستكثر فليستكثر.

(ترجمہ) نماز بہترین عمل ہے جو اس کو زیادہ کرنا چاہے وہ اس کو زیادہ کرے۔

یہ اللہ کے ساتھ تجارت ہے اور یہ آخرت کی منفعت بخش ترین تجارت ہے اللہ اس شخص پر رحمت فرمائے جو اس بات کو سنے پھر نماز کی کثرت میں لگ جائے اور ان کثرت سے عبادت کرنے والے لوگوں کے طریقے پر چل پڑے جن میں سے ایک۔

حضرت امام سلیمان بن مہران اعمش کی نماز

تھے آپ امام تھے بہت بڑے قاری قرآن تھے بخاری شریف میں آپ کی قراءت کی روایتیں مروی ہیں راوی حدیث بھی تھے مفتی دین بھی تھے کثیر العمل بھی تھے قلیل الانس بھی تھے۔

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اعمش کی عمر ستر سال کی ہو گئی تھی لیکن آپ کی پہلی تکبیر فوت نہیں ہوئی تھی میں آپ کے پاس دو سال تک آتا جاتا رہا میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی ایک رکعت بھی جماعت سے چھوٹ گئی ہو۔

حضرت امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ جب امام اعمش کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ بڑے عبادت گزار تھے نماز باجماعت کی اور پہلی صف میں شامل ہونے کی بڑی پابندی کرتے تھے۔

امام ابراہیم تیمیؒ کی نماز

آپ بہت بڑے فقیہ تھے کوفہ کے عابد تھے۔

امام اعمشؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم تیمیؒ سجدہ کرتے تھے تو گویا کہ دیوار میں ایک ٹیلہ ہو جب ہی تو ان کی پشت پر چڑیاں آ بیٹھ جاتی ہیں۔

حضرت ابراہیم تیمیؒ نے فرمایا جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ پہلی تکبیر میں شامل ہونے سے سستی کرتا ہے تو اس سے اپنا ہاتھ دھو لے یعنی اس کے ساتھ ملنا جلنا چھوڑ دے۔

شیخ الاسلام حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کی نماز

امام ابن جریجؒ فرماتے ہیں کہ مسجد ہی حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کی بیس سال تک بچھونا رہی تھی بیس سال تک آپ مسجد میں رہے اور آپ سب سے زیادہ خوبصورت طریقے سے نماز ادا کرتے تھے۔

امام ربانی حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیرؒ کی نماز

حضرت مصعبؒ فرماتے ہیں حضرت عامرؒ نے مؤذن سے جب اذان کی آواز سنی اس وقت آپ موت کی کشمکش میں مبتلا تھے اس وقت بھی فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے چلو عرض کیا گیا آپ تو بیمار ہیں فرمایا میں اللہ کی طرف پکارنے والے کی آواز سن رہا ہوں میں اس کا جواب کیوں نہ دوں چنانچہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے پکڑا اور آپ نے مغرب کی نماز امام کے ساتھ شروع کی ابھی ایک رکعت ہی پڑھی تھی کہ موت آ گئی۔

سیدنا ثابت بنانیؒ کی نماز

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیر کی چابیاں ہوتی ہیں اور حضرت ثابت خیر کی چابیوں میں سے ایک چابی ہیں۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عابد کو اس وقت تک عابد نہیں کہا جا سکتا

اے بھائیو! مجھے گزشتہ رات نماز پڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی جس طرح سے میں نمازیں پڑھا کرتا تھا اور میں اس طرح سے روزہ نہیں رکھ سکا جس طرح سے روزہ رکھتا تھا اور میرے اندر طاقت نہیں کہ میں اپنے دوستوں کے پاس جا سکوں میں اللہ کا اس طرح سے ذکر کروں جس طرح سے ان کے ساتھ مل کر اللہ کا ذکر کرتا تھا۔

پھر فرمایا:

اللهم اذ حبستني عن ثلاث فلا تدعني في الدنيا ساعة
اذ حبستني ان اصلي كما اريد واصوم كما اريد
واذكرك كما اريد فلا تدعني في الدنيا ساعة.

(ترجمہ) اے اللہ جب تو نے مجھے تین کاموں سے لاچار کر دیا ہے تو مجھے دنیا میں ایک پل کے لئے بھی زندہ نہ رکھ جب آپ نے مجھے اس سے لاچار کیا ہے کہ میں اس طرح سے نماز نہیں ادا کر سکتا جس طرح سے میں چاہتا ہوں اور اپنے روزہ نہیں رکھ سکتا جیسے میں چاہتا ہوں اور ایسا آپ کا ذکر بھی نہیں کر سکتا جیسا میں چاہتا ہوں تب آپ مجھے دنیا میں ایک لمحہ کے لئے بھی باقی نہ رکھیں۔

اس دعا کے فوراً بعد ہی آپ فوت ہو گئے۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ سے یوں فرمایا کہ عابد تین میں سے ایک آدمی تھا جو یہ دعا کرتا تھا

"جب میں سو جاؤں پھر بیدار ہو جاؤں مجھے سونے کے لئے جاؤں تو خدا تعالیٰ میری آنکھوں کو نیند عطا نہ کرے۔"

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سمجھتے تھے کہ حضرت ثابت رحمہ اللہ نے اس سے آپ کو ہی مراد لیا تھا۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ یہ بات معروف تھی

کہ حضرت ثابت بنانی میں فقہ تو کوئی نہیں ہے اور عبادت بھری ہے۔

حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ نے فرمایا بسا اوقات میں حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ سفر میں جاتا ہوں کسی مریض کی عیادت کے لئے تو آپ پہلے مریض کے گھر میں جو مسجد موجود ہوتی ہے وہاں جا کر نماز پڑھتے ہیں پھر مریض کے پاس پوچھنے کے لئے آتے ہیں۔

حضرت حمید نے فرمایا ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ثابت بھی ہوتے تھے جب بھی ہم کسی مسجد کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ اس میں نماز پڑھتے تھے پھر ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے تھے تو آپ پوچھتے تھے ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت تو ایسے آدمی ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں۔

حضرت حزم فرماتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ثابت بنانی سے ایک قاضی کے پاس لے جا کر ایک کام کے لئے مدد چاہی تو حضرت ثابت بنانی جس مسجد کے پاس سے گزرتے تھے وہاں ضرور نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ اسی حالت میں قاضی تک پہنچے تو قاضی کی عدالت کا وقت ختم ہو چکا تھا لیکن آپ نے قاضی سے اس آدمی کے کام کی بات کی تو اس قاضی نے اس کام کو پورا کر دیا پھر حضرت ثابت اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا شاید کہ تم نے جو میری حالت دیکھی وہ تمہیں تکلیف دہ ہوئی ہوگی اس نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا میں نے جو نماز بھی پڑھی ہے اس میں میں نے تمہاری اللہ کے سامنے حاجت پوری ہونے کی دعا کی ہے۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بنانی ہمارے پاس تشریف لاتے تھے ہم [illegible] بیٹھے ہوتے تھے تو آپ فرماتے تھے اے جوانوں کی جماعت تم [illegible] حائل ہو گئے ہو لیکن اس کے [illegible] کچھ [illegible] آپ کی یہ حالت تھی [illegible] آپ کی طبیعت میں نماز محبوب کر دی گئی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رحمہ اللہ سے فرمایا تھا تمہاری آنکھیں حضور ﷺ کی آنکھوں سے کس قدر مشابہ ہیں جب حضرت ثابت نے یہ بات سنی

تو آپ اس فرط محبت سے اتنا روئے کہ آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چالیس سال گزارے ہیں میں نے آپ سے زیادہ کسی کو عبادت گذار نہیں دیکھا۔

حضرت ربیعہ بن یزید القصیر ؒ کی نماز

امام ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء (۲۳۹/۵-۲۴۰) پر لکھتے ہیں کہ حضرت قزع بن فضالہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ربیعہ رحمہ اللہ کو حضرت مکحول شامی پر عبادت کے اعتبار سے فضیلت دی جاتی تھی۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں ہمارے ہاں کوئی شخص بھی عبادت کے اعتبار سے حضرت ربیعہ سے بہتر انداز سے عبادت کرنے والا نہیں تھا۔ آپ حضرت مکحول سے بھی زیادہ سلیقے سے عبادت کرنے والے تھے۔

حضرت ابومسہر فرماتے ہیں ہمیں حضرت عبدالرحمن بن عمرو نے بیان کیا کہ حضرت ربیعہ بن یزید سے یہ کہتے ہوئے سنا کبھی بھی چالیس سال سے ظہر کی اذان مؤذن نے نہیں دی مگر میں مسجد میں ہوتا تھا ہاں اگر میں مریض یا مسافر ہوں تو الگ بات ہے۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس ؓ کی نماز

آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹے تھے اور ابومحمد الہاشمی السجاد آپ کا لقب اور کنیت تھی۔ آپ کے بارے میں امام اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ آپ روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے تھے۔

حضرت علی بن ابی حملہ فرماتے ہیں میں حضرت علی بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ جسیم وسیم تھے گندم گوں شکل تھی۔ میں نے آپ کے چہرے پر سجدے کا بہت بڑا نشان دیکھا۔

حضرت امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں آپ کے پانچ سو درخت تھے آپ

امام مالک فرماتے ہیں حضرت صفوان بن سلیم قمیض میں نماز پڑھتے تھے تا کہ آپ کو نیند نہ آئے۔

حضرت ابوضمرہ انس بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن سلیم کو دیکھا اگر ان کو یہ کہا جائے کہ کل کو قیامت ہوگی تو جو عبادت وہ کر رہے ہیں وہ اس سے زیادہ نہ کرسکیں (یعنی اپنے پورے رات دن کو انہوں نے عبادت پر مشتمل کر رکھا تھا)۔

حضرت ابوغسان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سنا اور اس بات کے روایت کرنے میں سفیان بن عیینہ کے بھائی حضرت محمد نے بھی ساتھ دیا کہ حضرت صفوان نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنا پہلو زمین پر نہیں لگائیں گے حتیٰ کہ اللہ سے ملاقات ہو آپ اسی طرح تیس سال تک رہے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا اور موت کی تکلیف تیز ہوئی آپ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کی صاحبزادی نے عرض کیا اے ابا جان کاش کہ آپ اپنا پہلو سے سہارا لے لیتے فرمایا اے بیٹی پھر تو میں نے جو حلف اور نذر اٹھائی ہے اللہ کے لئے اس کو پورا نہیں کرسکوں گا چنانچہ جب آپ فوت ہوئے تو بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے قبر کھودنے والے نے جو مدینہ طیبہ کی قبریں کھودتا تھا یہ خبر دی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی قبر کھودی تو ایک اور قبر کھل گئی وہاں میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس کی ہڈی میں سجدہ کرنے کا نشان تھا میں نے کسی سے پوچھا یہ کس کی قبر ہے تو اس نے کہا تمہیں پتہ نہیں یہ حضرت صفوان بن سلیم کی قبر ہے۔

حضرت محمد بن منصور فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے میں نے یہ عہد کیا ہے کہ میں اپنا پہلو بستر پر نہیں لگاؤں گا حتیٰ کہ میں اللہ سے جا ملوں چنانچہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت صفوان اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے لیکن انہوں نے اپنا پہلو نہ لگایا پھر جب موت کا وقت آیا تو آپ سے کہا گیا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ لیٹ نہیں جاتے تو فرمایا کہ میں پھر اللہ سے اپنا وعدہ تو نہیں نبھا سکوں گا چنانچہ آپ کو سہارا دیا گیا اور آپ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ آپ کی جان نکل گئی اہل مدینہ فرمایا کرتے تھے کثرت سجدہ سے آپ کی پیشانی ہی باقی رہ گئی تھی یعنی

گوشت نظر نہیں آتا تھا۔

حضرت ابن ابی حازم فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صفوان کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی جائے نماز پر وہ نماز پڑھ رہے تھے میرے والد بھی ان کے پاس بیٹھے رہے جب ہم لوگ نکلے تو آپ کو اپنے بستر پر لٹایا گیا ان کی ایک لونڈی نے اطلاع کی ابھی جب تم نکلے تھے تو حضرت صفوان فوت ہو گئے تھے۔

شیخ الکوفہ امام ابو اسحاق سبیعیؒ کی نماز

حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو اسحاق نے بیان کیا اے جوانو اپنی قوت اور شباب کو غنیمت جانو بہت کم ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہے مگر میں اس میں ایک ہزار آیت تلاوت کرتا ہوں اور میں اس میں سورۃ البقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں اور حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتا ہوں اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں اور سوموار اور خمیس کے بھی روزے رکھتا ہوں۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا میری نماز چلی گئی اور میں ضعیف ہو گیا میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کھڑے کھڑے سوائے سورۃ البقرۃ اور آل عمران کے زیادہ نہیں پڑھ سکتا۔

محدث منصور بن معتمرؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام ذہبی سیر اعلام النبلاء (۵/۴۰۲) میں لکھتے ہیں کہ

کان من اوعیۃ العلم صاحب اتقان وتالہ وخیر

(ترجمہ) آپ علم کا سمندر تھے روایت علم میں معتمد تھے، آہ و نالہ کرنے والے تھے بہترین آدمی تھے۔

حضرت عبداللہ بن اجلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور بن معتمر کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے اعتبار سے نماز کے قیام کو سب سے بہترین انداز سے ادا کرتے تھے۔

حضرت علاء بن سالم العبدی فرماتے ہیں کہ حضرت منصور گھر کی چھت پر نماز

پڑھتے تھے جب فوت ہوئے تو ایک بچے نے اپنی ماں سے کہا اے اماں جان وہ کھجور کا تنا جو فلانے کی چھت پر تھا وہ مجھے نظر نہیں آ رہا تو اس خاتون نے کہا اے بیٹے وہ تنا نہیں تھا بلکہ وہ حضرت منصور تھے جو فوت ہو گئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی آپ جب قیام کرتے تھے تو قیام اتنا طویل ہوتا تھا کہ دیکھنے والے اس کو درخت کا تنا سمجھتے تھے اس لیے بھی کہ آپ جب قیام کرتے تھے تو حرکت بھی آپ کے جسم میں محسوس نہیں ہوتی تھی۔

حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے۔ ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے اور سارا دن روزہ رکھتے تھے اور روتے بھی تھے آپ سے آپ کی والدہ نے فرمایا اے بیٹے تو نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو آپ فرماتے تھے میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے نفس کے ساتھ کیا کیا ہے جب صبح ہوتی تو آپ اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے سر کو تیل لگاتے اور اپنی مانگ نکالتے اور لوگوں کے لیے باہر آتے تھے۔

حضرت جریر بن عبدالحمید فرماتے ہیں کہ حضرت منصور کی والدہ نے آپ سے فرمایا کہ آپ کی آنکھوں کا بھی آپ پر حق ہے آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے تو آپ نے ان سے عرض کیا آپ منصور کی پرواہ چھوڑ دیں کیونکہ قیامت کے دو نفخوں کے درمیان طویل نیند کا فاصلہ ہوگا۔

(فائدہ) قیامت کو دو صور پھونکے جائیں گے پہلے اور دوسرے صور کے درمیان تقریباً چالیس سال کا عرصہ گذرے گا۔

حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت منصور پر رحمت فرمائے۔ آپ خوب روزہ رکھنے والے اور خوب قیام کرنے والے تھے۔ (قیام سے مراد یہاں رات کی عبادت ہے)۔

امام ربانی حضرت منصور بن زاذان کی نماز

آپ قراء اور جوانوں کی زینت تھے قرآن کی تلاوت آپ کیلئے آسان کر دی گئی

حضرت خلف بن تمیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمارے پاس حضرت کرز بن وبرہ الحارثی جرجان شہر سے تشریف لائے تو کوفہ کے قراء آپ کے پاس پہنچ چلے گئے میں بھی ان آنے والوں میں سے تھا میں نے آپ سے صرف دو کلمے سنے ایک یہ فرمایا کہ اپنے نبی ﷺ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور دوسرا یہ جملہ فرمایا:

اللهم اختم لنا بخير

اے اللہ ہمارا خاتمہ خیر پر فرما۔

میں اس امت میں کرز سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا آپ اونٹ کے کجاوے میں سفر کے دوران بھی نماز کو نہیں چھوڑتے تھے اور جب کجاوے سے اترتے تھے تب بھی نماز سے افتتاح کرتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت کرز کے ساتھ سفر میں رہا آپ جب بھی کسی صاف جگہ سے گزرتے تھے تو اتر کر نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو سلیمان المکتب فرماتے ہیں میں حضرت کرز کے ساتھ مکے تک سفر میں رہا آپ جب اترتے تھے تو اپنے کپڑے اتارتے تھے اور ان کو کجاوے میں رکھتے تھے اور نماز کے لیے علیحدہ ہو جاتے تھے پس جب اونٹ کے بلبلانے کی آواز سنتے تھے تو متوجہ ہوتے تھے ایک دن آپ کہیں بے وقت رک گئے۔ تو آپ کے ساتھیوں نے آپ کی طلب اور تلاش شروع کی میں بھی آپ کی تلاش میں تھا میں نے آپ کو ایک ایسی جگہ پر پایا جہاں آپ گرم گھڑی میں نماز پڑھ رہے تھے اور ایک بدلی آپ پر سایہ کر رہی تھی جب مجھے دیکھا تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابو سلیمان مجھے آپ سے ایک کام ہے میں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ کا کیا کام ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جو تم نے دیکھا ہے اس کو چھپاؤ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبداللہ یہ آپ کی منشاء پر ہے فرمایا مجھے پکا وعدہ دو تو میں نے قسم اٹھائی کہ میں یہ بات کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو جائے۔

حضرت ابو داؤد الحفری فرماتے ہیں کہ میں حضرت کرز بن وبرہ کی خدمت میں

شیخ الاسلام حضرت سلیمان التیمیؒ کی نماز

حضرت مثنیٰ بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں حضرت سلیمان تیمی کی عبادت کو اس جوان آدمی کی عبادت کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جو وہ شروع شروع شوق سے داخل ہوا ہو یہ اس لئے کہ آپ بہت شدت اور محنت کے ساتھ نماز میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں جب بھی ہم حضرت سلیمان تیمی کی خدمت میں حاضر ہوئے جس جس وقت میں اللہ کی اطاعت کی جاتی ہوتی تھی ہم نے ان اوقات میں ان کو اللہ کا فرمانبردار دیکھا اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور اگر نماز پڑھنے کا وقت نہ ہوتا تو ہم آپ کو دیکھتے یا تو آپ وضو کر رہے ہوتے تھے یا کسی مریض کی عیادت کر رہے ہوتے تھے یا جنازے میں شریک ہو رہے ہوتے تھے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے فرمایا کہ ہم دیکھتے تھے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کو بالکل اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت معتمر بن سلیمان تیمی نے حضرت محمد بن عبدالاعلیٰ سے فرمایا اگر تم ہمارے گھرانے سے تعلق نہ رکھتے ہوتے تو ہم تمہیں اپنے والد کی یہ بات نہ بیان کرتے میرے والد چالیس سال تک اس حالت میں رہے کہ ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن چھوڑ دیا اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے اور آپ بسا اوقات بغیر نیند کئے بھی وضو تازہ کر لیتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر کا خیال ہے کہ حضرت سلیمان تیمی پر کوئی وقت بھی نہیں گزرتا تھا مگر آپ کسی نہ کسی چیز کا صدقہ دیتے تھے اور اگر کوئی چیز صدقہ دینے کی نہ ہوتی تو آپ دو رکعات نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت محمد بن عبداللہ الانصاری فرماتے ہیں کہ حضرت تیمی رحمہ اللہ نے ایک زمانہ تک عشاء اور صبح کی نماز کو ایک وضو سے ادا کیا اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا تھا تو آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے، آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح پڑھتے تھے

پاس آتا دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے)۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی نے اپنے بستر کو چالیس سال تک کے لئے لپیٹ دیا تھا اور اپنا پہلو بیس سال تک زمین پر نہیں لگایا تھا۔

حضرت معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلیمان تیمی کو دیکھتا تھا گویا کہ وہ ایک نوجوان لڑکے ہیں انہوں نے عبادت کو جب سے شروع کیا تھا اور دیکھنے والوں کی رائے یہی تھی کہ آپ نے اس عبادت کے طور طریقے کو حضرت ابو عثمان النہدی سے حاصل کیا تھا۔

حضرت ابن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ محنتی عبادت گزاروں میں سے تھے بہت سی احادیث کے حافظ تھے، اور روایت حدیث میں ثقہ تھے، ساری رات عشاء کے وضو سے نماز پڑھتے تھے یا وہ ان کے بیٹے رات کے وقت مساجد کی طرف گھومتے تھے، کبھی اس مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ اور کبھی اس مسجد میں نماز پڑھتے تھے حتی کہ صبح ہو جاتی۔

حضرت کہمس بن حسن الدعا کی نماز

حضرت ہیثم بن معاویہ اپنے ساتھیوں کے شیخ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت کہمس رات دن میں ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے جب تھک جاتے تو اپنے نفس سے کہتے کھڑے ہو جا اے برائی کی جڑ خدا کی قسم میں ایک لمحہ کے لئے بھی تم سے راضی نہیں ہوں گا اللہ بھی تم سے راضی نہیں ہوگا۔

آپ رات کے درمیان میں یہ مناجات کرتے تھے

اراک معذبی وانت قرة عینی، یا حبیب قلباہ.

(ترجمہ) کیا آپ مجھے عذاب دیں گے جبکہ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اے میرے دل کے دوست۔

حضرت مؤمل بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ مکہ میں ایک سال تک رہے تھے آپ عصر سے مغرب تک کے علاوہ کسی بھی وقت میں عبادت سے فارغ نہیں ہوتے تھے عصر سے مغرب کے درمیان آپ محدثین کے پاس بیٹھتے تھے اور یہ بھی عبادت تھی۔

حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سفیان ثوریؒ کی تلاوت کو ان کی کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے سننے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

حضرت سفیان نے فرمایا جب کہ وہ دائمی رات کو عبادت کرنے والے تھے پانچ مہینے تک میری رات کی عبادت ایک گناہ کی وجہ سے چھوٹ گئی جو مجھ سے سرزد ہوا تھا۔

حضرت مزاحم بن زفر فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت سفیان ثوری نے مغرب کی نماز پڑھائی جب تلاوت کی اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تک پہنچے تو روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی تلاوت رک گئی پھر دوبارہ آپ نے الحمد للہ سے شروع کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کو بھی حضرت سفیان ثوریؒ سے افضل نہیں دیکھا اگر حدیث کی روایت نہ ہوتی (تو ہر وقت وہ دوسری عبادتوں میں مصروف رہتے) آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز میں مصروف رہتے تھے مغرب اور عشاء کے درمیان بھی نماز میں مصروف رہتے تھے اور جب حدیث کا مذاکرہ سنتے تھے تو نماز چھوڑ کر اس مذاکرے میں شریک ہو جاتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن اسحاق الکنانی فرماتے ہیں جب حضرت سفیان ثوری فوت ہوئے میں نے آپ کے جسم کو اٹھا کر غسل کرنے والے تختے پر رکھا اور آپ کے تہبند کو کھولا تو اس تہبند میں ایک رقعہ تھا کہ جس میں حدیث کے اطراف لکھے ہوئے تھے۔

حضرت حواری بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب ان پر نیند غالب ہونے لگی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے حتیٰ کہ جب تھک گئے تو لیٹ گئے اور لیٹ کر نماز پڑھنے لگے۔

حضرت فریابی فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نماز پڑھتے تھے پھر جوانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے کہ تم اب نماز نہیں پڑھو گے تو کب پڑھو گے؟

فقد کنت قواما إذا قبل الدجی   بعبرة مشتاق وقلب عميد
فدونک فاختر ای قصر اردته   وزرنی فانی منک غیر بعید

(ترجمہ)

(۱) میں نے اپنے رب کو اپنے سامنے دیکھا مجھ سے اللہ نے فرمایا اے ابن سعید تجھے میری رضا مبارک ہو۔

(۲) تم جب رات آتی تھی تو مشتاق آنسوؤں کے ساتھ اور متوجہ دل کے ساتھ خوب عبادت کرتے تھے۔

(۳) پس جو محل تمہیں پسند ہو وہ لے لو اور میری زیارت کرو میں تم سے دور نہیں ہوں۔

امام اہل الشام امام اوزاعیؒ کی نماز

آپ سے نماز کے خشوع کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا آنکھوں کو نیچا رکھنا اور کندھوں کو جھکا دینا اور دل کو نرم کرنا (یعنی حزن اور خوف کو دل میں طاری رکھنا)۔

حضرت ولید بن مزید فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی اس درجے کی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے کسی کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کو اتنی قوت اور ہمت حاصل ہوتی ہو جب بھی ہم نے آپ کو دیکھا تو آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جس نے رات کو لمبا قیام کیا (عبادت کی) تو اس کے لئے اللہ کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونا آسان ہو گیا۔

حضرت ولید بن مسلم فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے زیادہ عبادت میں محنت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت ضمرہ بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ہم نے امام اوزاعی کے ساتھ ۱۵۰ھ میں حج کیا میں نے آپ کو کبھی بھی کجاوے میں شدرات کو نہ دن کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نماز پڑھتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا تو کجاوے کی لکڑی کی ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت سعید بن عثمان فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو دیکھا اس کے لئے ان کی زیارت کافی ہے اس اعتبار سے جو میں نے ان پر عبادت کا اثر دیکھا تھا میں جب آپ کو مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا گویا کہ ان کی یہ حالت تھی کہ جیسے تم کسی اپنے بدن کی طرف دیکھو جس میں روح نہ ہو۔

(فائدہ) یعنی نہایت خشوع و خضوع سے پورے جسم میں کوئی حرکت نہیں ہوتی تھی اس طرح سے آپ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت بشر بن منذر فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی کو دیکھا گویا آپ خشوع و خضوع کی وجہ سے نابینا ہو چکے ہیں۔ (یعنی اپنی آنکھوں کو اتنا نماز میں جھکا کے رکھتے تھے)۔

حضرت ابومسہر آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رات کو نماز، تلاوت اور رونے کی حالت میں گزارتے تھے اور مجھے میرے بعض دوستوں نے جو بیروت کے رہنے والے تھے بتایا کہ آپ کی والدہ امام اوزاعی کے گھر میں آئیں اور آپ کی جائے نماز کو دیکھا تو رات کے آنسوؤں کی وجہ سے گیلی ہوئی تھی۔

ایک عورت امام اوزاعی رحمہ اللہ کی بیوی کے پاس گئی اس عورت کا آپ سے رشتہ اور تعلق تھا اس نے امام اوزاعی کی نماز کی جگہ سے کی جگہ پر تری دیکھی تو امام اوزاعی کی بیوی سے کہا تیری ماں تجھے گم کرے میرا خیال ہے کہ بچوں کا پیشاب ہے۔ کیا بچے شیخ کی مسجد میں پیشاب کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا تو تباہ ہو جائے یہ جگہ صبح کے وقت شیخ کے سجدے میں آنسوؤں کے گرنے کی وجہ سے ایسی ہی ہوتی ہے۔

شیخ عراق حضرت مسعر بن کدام کی نماز

حضرت سفیان ثوری آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر سے زیادہ افضل آدمی نہیں دیکھا حضرت مسعر حیاء کی کان تھے۔

حضرت خالد بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر کو دیکھا گویا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدوں کی وجہ سے بکری کا گھٹنہ بن چکی تھی یعنی اس پر نشان پڑ چکا تھا۔

حضرت ابوالولید الفحی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے سن رسیدہ کو دیکھا جس نے ڈنڈے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی وہ حضرت مسعر بن کدام سے ملنا چاہتا تھا لیکن آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور حضرت مسعر نے بھی نماز کو لمبا کر دیا تھا جس سے وہ بوڑھا تھک کر بیٹھ گیا جب حضرت مسعر نماز سے فارغ ہوئے تو بوڑھے نے کہا کہ اپنی نماز کا کچھ کفیل بناؤ تو حضرت مسعر نے اس سے فرمایا تم بھی اسی کی طلب میں لگ جاؤ جس کا نفع تمہارے لئے باقی رہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شعبہ بن الحجاج کی نماز

حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ شعبہ متقین کے امام ہیں۔
اور سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ہمارے استاد شعبہ نے کیسا عمل کیا۔
حضرت ابوقطن فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت شعبہ کو رکوع کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے یہی سمجھا کہ آپ رکوع کر کے بھول گئے ہیں اور جب وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تب بھی میں نے یہی کہا کہ آپ اگلے عمل کو بھول گئے ہیں فرمایا کہ حضرت شعبہ کے کپڑے مٹی کی طرح کے تھے آپ کثرت سے نماز پڑھتے تھے اور سخی تھے۔

حضرت ابوبحر البکراوی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو حضرت شعبہ سے زیادہ اللہ کا عبادت گزار نہیں دیکھا انہوں نے اللہ کی اس طرح عبادت کی کہ ان کا چمڑا ان کی ہڈیوں پر سوکھ گیا تھا اور کالے پڑ گئے تھے حتی کہ آپ کا چمڑا آپ کی پشت پر بھی خشک ہو گیا کہ چمڑے اور ہڈیوں کے درمیان گوشت نہیں رہا تھا۔

حضرت عبدالسلام بن مطہر فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو حضرت شعبہ سے زیادہ عبادت میں متوجہ نہیں دیکھا۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبہ جب اپنے جسم کو کھڑ چتے تھے تو اس سے مٹی جھڑتی تھی آپ سخی تھے کثرت سے نماز ادا کرنے والے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت حماد بن سلمہؒ

امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ اگر حماد بن سلمہ سے کہا جاتا کہ تم کل فوت ہو جاؤ گے تو بھی وہ اپنے نیک اعمال میں مزید اضافہ نہ کر سکتے تھے (یعنی ان کے تمام اوقات عبادت میں مصروف ہو چکے تھے)۔

حضرت موسیٰ بن اسماعیل نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ میں نے حضرت حماد بن سلمہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میں سچ کہوں گا آپ مشغول ہوتے تھے یا حدیث پڑھانے میں یا تلاوت میں یا تسبیح میں یا نماز میں آپ نے دن کو انہی اعمال پر تقسیم کر رکھا تھا۔

حضرت یونس بن محمد مؤدب فرماتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں نماز کی حالت میں ہوئی تھی۔

شیخ الاسلام حضرت ابوبکر بن عیاشؒ کی نماز

حضرت الحسن فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر بن عیاش سے کسی کو بہتر نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا۔

حضرت ابوعبداللہ العجلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کے لئے پچاس سال سے بستر نہیں بچھایا گیا تھا یعنی آپ رات کو آرام نہیں کرتے تھے۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش بہترین اور فاضل شخص تھے آپ نے چالیس سال تک زمین پر اپنا پہلو نہیں لگایا۔

مفتی دمشق حضرت سعید بن عبدالعزیز التنوخیؒ

امام ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومسہر حضرت سعید کو امام اوزاعی سے مقدم سمجھتے تھے۔

امام حاکم حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اہل شام میں فقہ، امانت اور تقدم کے اعتبار سے ایسے ہیں جیسے امام مالک اہل مدینہ کے

لئے تھے۔

آپ کے بارے میں حضرت اسحاق بن ابراہیم ابوالنضر فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن عبدالعزیز کے نماز میں چٹائی پر آنسوؤں کے گرنے کی آواز سنتا تھا۔

حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ مجھے ابوعبدالرحمن الاسدی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عبدالعزیز سے عرض کیا تھا یہ نماز میں جو آپ کو رونا طاری ہوتا ہے یہ کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے تم یہ کیوں پوچھنا چاہتے ہو فرمایا شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے جواب سے نفع پہنچائے فرمایا کہ جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔

امام محمد بن المبارک الصوری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید کی جب جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو آپ روتے رہتے تھے۔

خدا کی قسم یہ مردوں کا رونا ہے۔

حضرت ولید بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عبدالعزیز ساری رات بیدار ہو کر عبادت کرتے تھے جب فجر طلوع ہوتی تھی تو نیا وضو کر کے مسجد کی طرف جاتے تھے۔

محدث ربانی حضرت بشر بن منصورؒ

آپ محدث حضرت علی بن مدینیؒ اور حضرت عبدالرحمن بن مہدیؒ اور حضرت بشر حافیؒ کے استاد تھے اور حضرت علی بن مدینیؒ اور حضرت عبدالرحمن بن مہدیؒ دونوں امام بخاری رحمہ اللہ کے قابل فخر اساتذہ میں سے ہیں۔

ان کے بارے میں حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

حضرت عباس بن ولید بن نصر فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور پسند کرتے تھے کہ (اوقات مکروہہ کے علاوہ) تمام اوقات میں نماز پڑھی جائے نماز کے لئے اوقات نہ سوچے جائیں۔

حضرت حسن بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور ان لوگوں میں سے تھے جن کی زیارت کی جائے تو اللہ یاد آجائے جب ان کے چہرے کو دیکھو تو آخرت یاد آجائے۔

حضرت بشر بن منصور کے بھتیجے حضرت اسید بن جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور کی کبھی بھی تکبیر اولیٰ قضا نہیں ہوئی۔

حضرت ابن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو پرہیزگاری اور رقت قلب کے اعتبار سے ان سے آگے ہو۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو بشر بن منصور سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں دیکھا آپ روزانہ پانچ سو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ حضرت بشر نماز پڑھتے تھے اور طویل نماز پڑھتے تھے ایک آدمی پیچھے آ کر بیٹھ گیا وہ آپ کو دیکھتا رہا آپ نے دیکھ لیا جب سلام پھیرا تو فرمایا جو تو نے مجھ سے عبادت دیکھی ہے تو تعجب نہ کر ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ ایک زمانہ تک عبادت کی تھی۔

شیخ الاسلام حضرت جریر بن عبد الحمیدؒ کی نماز

حضرت علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد الحمید رات کو عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے آپ کی ایک رسی تھی کہا جاتا ہے کہ جب آپ تھکتے تھے تو اس سے لٹک جاتے تھے آپ کا مقصد یہ تھا کہ جاگ کر نماز پڑھتے رہیں۔

امام وکیع بن الجراحؒ

آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد تھے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے استاد تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھے حضرت وکیع کے بعض شاگردوں نے بیان کیا جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے کہ حضرت وکیع اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ ہر رات میں ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت نہ کر لیں پھر رات کے آخر

میں بھی کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن پاک کا حصہ مفصلات کا جو ہے وہ تلاوت کرتے ہیں پھر بیٹھ کر کے استغفار کرتے رہتے ہیں حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم بن وکیع فرماتے ہیں کہ میرے والد نماز پڑھتے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایک ایسا نہیں ہوتا تھا مگر وہ بھی نماز شروع کر دیتا تھا یہاں تک کہ ہماری کالی لونڈی بھی۔

حضرت احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع رحمہ اللہ کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو جسم کی کوئی چیز حرکت نہیں کرتی تھی نہ تو آپ ایک جگہ سے ہٹتے تھے نہ ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کی طرف مائل ہوتے تھے۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ

آپ امام بخاری رحمہ اللہ کے ان اساتذہ میں سے ہیں جن پر امام بخاری رحمہ اللہ کو فخر تھا حضرت عبدالرحمٰن کے بیٹے حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ ان کے والد رات کو کھڑے ہوئے اور ساری رات عبادت کی جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر ڈال دیا پھر سو گئے حتی کہ آفتاب طلوع ہو گیا لیکن صبح کی نماز سے رہ گئے پھر فرمایا یہ بستر پر سونے کی شامت ہے پھر انہوں نے ایسا کیا کہ اپنے اور زمین کے درمیان کوئی چیز نہ بچھائی دو مہینوں تک جس سے آپ کی پنڈلیاں زخمی ہو گئیں۔

حضرت عبدالرحمٰن رستہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جو نئی شادی کرتا ہے کیا وہ کئی دن تک جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا نہیں ایک نماز بھی نہیں چھوڑ سکتا اور میں آپ کے پاس تو اس صبح کو حاضر ہوا جب ان کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی آپ نکلے اور اذان دی پھر اپنی بیٹی اور اس کے دولہا کے دروازے پر گئے اور لونڈی سے کہا ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں یہ بات کہنے سے عورتیں اور لونڈیاں باہر نکلیں اور کہنے لگیں سبحان اللہ یہ کیا بات ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ یہ نماز کے لئے نہیں نکلیں گے چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کے نماز پڑھنے کے بعد یہ دونوں

نکلے اور مسجد کی طرف بن والی مہدی نے بھیجا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ حفص غیرہ اس حرکت سے ناخوش ہوتے تھے۔

امام یزید بن ہارون بن زاذی السلمی کی نماز

آپ کے بارے میں علامہ ذہبی نے اعلام النبلاء (۳۵۸/۹) میں فرماتے ہیں کہ آپ علم و عمل کے سردار تھے ثقہ اور حجت تھے بڑی شان رکھتے تھے۔

حضرت محمد بن سنان القطان فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی عالم کو نہیں دیکھا جس نے حضرت یزید بن ہارون سے خوبصورت نماز پڑھی ہو آپ اس طرح سے قیام کرتے تھے جیسے کوئی ستون ہو آپ رات دن کی نماز نہیں چھوڑتے تھے۔

حضرت عاصم بن علی فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت یزید بن ہارون حضرت قیس بن ربیع کے پاس تھے۔ حضرت یزید بن ہارون کی یہ حالت تھی کہ جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ساری رات عبادت میں گزر جاتی تھی حتی کہ صبح کی نماز بھی اسی وضو سے پڑھتے تھے آپ کی یہ حالت چالیس سال سے زائد عرصہ تک رہی۔

حضرت محمد بن اسماعیل الصائغ جو مکہ میں اقامت پذیر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت یزید بن ہارون سے پوچھا آپ رات کا کتنا حصہ عبادت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا میں رات کو بھی سوتا بھی ہوں اگر ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو کبھی نیند میں مبتلا نہ کریں۔

حضرت احمد بن سنان فرماتے ہیں کہ حضرت یزید اور حضرت ہشیم رات اور دن طویل نماز ادا کرنے میں مشہور و معروف تھے۔

محدث اور قاری بصرہ حضرت یعقوب بن اسحاق حضرمی کی نماز

آپ قرآت عشرہ کے آئمہ میں سے ایک امام ہیں بہت بڑے مشہور محدث اور قاری ہیں۔

امام ابو القاسم ہذلی نے اپنی کتاب الکامل میں لکھا ہے کہ آپ کی طرح کا آدمی

آپ کے زمانے میں نہیں دیکھا گیا آپ عربی زبان اور اس کے وجوہ استعمال کے عالم تھے قرآن اور اس کے اختلافات معانی کے عالم تھے فاضل اور متقی پرہیزگار اور زاہد عالم تھے۔ یہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ ان کی اوڑھنی ان کے کندھے سے اتار کر چوری کی گئی آپ نماز میں تھے لیکن آپ کو معلوم نہ ہو سکا پھر ان کی چادر ان کو واپس لوٹائی گئی تب بھی آپ کو معلوم نہ ہوا کیونکہ آپ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے۔

حضرت ہدبہ بن خالد القیسی کی نماز

آپ اکابر علماء عاملین میں سے تھے آپ کی مثل مشکل سے ملتی تھی۔

حضرت عبدان اہوازی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ہدبہ کے پیچھے ان کی نماز کے طویل کرنے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ رکوع اور سجود میں پینتیس (۳۵) دفعہ کے قریب تسبیحات پڑھتے تھے آپ اللہ کی مخلوق میں سے حضرت ہشام بن عمار کے مشابہ تھے ان کی داڑھی ان کے چہرے اور ہر چیز میں حتیٰ کہ نماز کے اعتبار سے بھی۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی نماز

آپ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف میں حاضر ہوئے اور کعبہ شریف کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کیا۔

حضرت امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا کافی طویل قیام کیا میں نے کہا ابھی سورۃ بقرہ پر رکوع کرے گا پھر خیال کیا کہ آل عمران پر کرے گا اسی طرح سورۃ بہ سورۃ مجھے خیال آتا رہا لیکن میں نے دیکھا کہ اس شخص نے ساری رات جاگ کر نماز میں گذاری صبح ہوئی تو پڑھانے بیٹھ گئے پھر دوپہر کو قیلولہ کیا پھر عصر تک درس و تدریس کا سلسلہ رہا پھر مغرب تک پھر عشاء تک پھر عشاء کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو گئے ساری رات اسی طرح سے گذر گئی

اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی اسی طرح سے دوسری رات، تیسری رات میں نے دیکھا پھر میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ امام ابوحنیفہ ہیں تو میں نے کہا یہ بہت نیک آدمی ہیں میں ان کے ساتھ رہوں گا جب تک یہ زندہ رہیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا امام مسعر بن کدام امام صاحب کی وفات تک ان کے ساتھ رہے جب کہ خود بہت بڑے محدث اور عبادت گذار تھے۔

ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ایک راستے پر جا رہے تھے تو دو آدمیوں نے آہستہ آہستہ آپس میں کہا یہ وہ ہیں جو ساری رات عبادت میں گذارتے ہیں جب امام صاحب نے فرمایا آپ لوگوں کا میرے بارے میں یہ گمان ہے تو میں کیوں نہ ساری رات عبادت کروں اس وقت سے آپ ساری رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

قاضی القضاۃ امام ابو یوسف کی نماز

قاضی ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دن کے وقت دو سو رکعات پڑھنے کا معمول تھا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی نماز

آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد روزانہ رات دن میں تین سو رکعات نماز پڑھتے تھے پھر جب حکومت کی طرف سے کوڑے کھانے کی وجہ سے بیمار ہوئے اور کمزور ہو گئے تو روزانہ ڈیڑھ سو رکعات ادا کرتے تھے۔

(فائدہ) خلق قرآن کے فتنے میں امام احمد بن حنبل کو ظالم حکومت نے کوڑے مارے تھے جس کی طرف اس روایت میں اشارہ ہے۔

حضرت سیدنا ہناد بن سریؒ کی نماز

حضرت احمد بن سلمہ نیشاپوری فرماتے ہیں کہ حضرت ہناد رحمہ اللہ بہت رونے والے تھے۔ ایک دن تلاوت قرآن کی بجائے نماز سے فارغ ہوئے لیکن پھر بھی وضو کیا اور

مسجد میں چلے گئے اور زوال تک مسجد میں نماز پڑھتے رہے میں بھی آپ کے ساتھ مسجد میں رہا پھر آپ وہاں سے اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے اور وضو کیا پھر ہمارے ساتھ آ کر ظہر کی نماز پڑھی پھر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہے حتیٰ کہ مغرب کی نماز پڑھی میں نے آپ کے ایک پڑوسی سے پوچھا کہ یہ کتنا عرصے سے اس طرح عبادت میں مصروف ہیں تو اس نے کہا ستر سال سے آپ دن میں اسی طرح عبادت میں مصروف رہتے ہیں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو آپ کو کوفے کا تارک الدنیا کہا جاتا تھا۔

سیدنا حاتم اصمؒ کی نماز

آپ کے بارے میں علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۲۸۴/۱۱-۲۸۵) میں لکھا ہے کہ حاتم بن عنوان بن یوسف بلخ کے رہنے والے تھے واعظ تھے حکمت کی گفتگو کرتے تھے شہرت اصم کے لفظ سے تھی آپ نے زہد، مواعظ اور حکمت میں بڑا جلیل القدر کلام فرمایا ہے آپ کو اس امت کا لقمان حکیم کہا جاتا تھا۔

حضرت رباح الہروی فرماتے ہیں کہ حضرت عصام بن یوسف حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس سے گذرے جب کہ حضرت حاتم اپنی مجلس میں گفتگو فرمارہے تھے تو انہوں نے فرمایا اے حاتم آپ نماز اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا ہاں تو انہوں نے پوچھا آپ کس طرح سے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے حکم کی وجہ سے کھڑا ہوتا ہوں اور خوف وخشیت کے ساتھ چلتا ہوں اور نیت کر کے نماز میں چلتا ہوں اور عظمت کے ساتھ اللہ کی تکبیر ادا کرتا ہوں اور ترتیل اور فکر کے ساتھ قرآن کی قرأت کرتا ہوں خشوع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اور پوری طرح تشہد کی ادائیگی کے لئے بیٹھتا ہوں اور طریقہ سنت کے مطابق سلام پھیرتا ہوں اور نماز کو اخلاص کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہوں اور اپنے نفس کی طرف خوف کی صورت میں لوٹتا ہوں، مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ شاید میری یہ نماز قبول نہ ہوئی ہو اور اسی کوشش کے ساتھ میں موت تک نماز کی حفاظت کرتا رہوں گا اس پر حضرت عصام بن

حضرت ابوالحسین بن المدائنی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے اللہ کی پہچان رکھنے والے حضرات کا ذکر کیا اور ان کا بھی کہ اہل معرفت حضرات اوراد اور مستحبات کی کس طرح رعایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا لطف و کرامات کا انعام فرمایا ہے اس کے بعد حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ عارفین کے لئے عبادت بادشاہوں کے سروں پر تاج سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے سیر اعلام النبلاء (۱۳/ ۶۶ تا ۷۰) پر لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ روزانہ تین سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے اسی طرح سے کئی ہزار تسبیحات بھی آپ کے ورد میں شامل تھیں۔

حضرت ابن نجید فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی اپنی ایک دکان تھا کہ اسے کا دروازہ کھول کر اس میں داخل ہو جاتے تھے اور پردہ لٹکا کر چار سو رکعت نماز پڑھتے تھے حضرت جنید بغدادی نے فرمایا اگر کوئی شخص اللہ کے معاملے میں دس لاکھ مرتبہ بھی صداقت کا اظہار کرے پھر ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ ہٹالے تو جو کچھ اس نے اس توجہ کے ہٹانے میں نقصان اٹھایا ہے وہ اس نفع سے زیادہ ہے جو اس نے دس لاکھ مرتبہ اللہ کے متعلق اپنے صدق لہجہ کا اظہار کیا ہے۔

حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو آپ نے فرمایا: جو اشارات تصوف کے تھے یا جو عبارات تھیں وہ سب اڑ گئیں اور علوم و فنون سب فنا ہو گئے اور جو رسوم تھے وہ سب مٹ گئے ہمیں سوائے ان رکعات کے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا جو ہم سحری کے درمیان ادا کیا کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت محمد بن نصر مروزی کی نماز

حضرت ابوبکر الصبغی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دو اماموں سے ملاقات کی ہے لیکن ان سے مجھے سماع حدیث کا شرف حاصل نہیں ہوا ایک امام ابو حاتم رازی اور ایک حضرت محمد بن نصر المروزی۔ اور حضرت نصر المروزی رحمہ اللہ کی تو یہ حالت تھی کہ

کہ میں نے ان سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا مجھے ان کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ ایک بچھو نے آپ کی پیشانی پر چھ کر کے ایک دفعہ ڈنک مارا تو آپ کی پیشانی سے خون بہہ نکلا لیکن آپ نے حرکت تک نہ فرمائی۔

حضرت محمد بن یعقوب بن الفرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن نصر سے بہتر نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا زہریلی مکھی آپ کے کان پر بیٹھتی تھی اور خون بہنے لگتا تھا لیکن آپ اپنے آپ کو اس سے دفاع نہیں کرتے تھے ہم آپ کے حسن نماز سے حسن خشوع سے اور نماز کے طریقہ ادا سے حیران ہوتے تھے آپ اپنی ٹھوڑی کو اپنے سینے پر رکھ کر قیام کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لکڑی گاڑ دی گئی ہو۔

حضرت سیدنا ابوالحسین النوریؒ کی نماز

آپ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ آپ کی بڑی تعظیم فرماتے تھے۔

آپ کو النوری اس لئے کہتے تھے کہ جب آپ مسجد میں جاتے تھے تو مسجد روشن ہو جاتی تھی (جامع کرامات الاولیاء)۔

حضرت علی بن عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسین النوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے قدموں کو دیکھا کہ پھولے ہوئے تھے میں نے ان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میرے جی نے کھجور کھانے کی خواہش کی تھی میں اس کو ٹالتا رہا لیکن وہ بھی شدت سے اصرار کرتا رہا میں نے کھجور خریدی اور اس کو کھا لیا پھر میں نے کہا اے نفس کھڑا ہو اور نماز پڑھ اس نے انکار کیا تو میں نے کہا میں اللہ کے لئے اپنے اوپر یہ نذر مانتا ہوں کہ میں چالیس دن تک زمین پر نہیں بیٹھوں گا چنانچہ ایسے ہوا کہ میں زمین پر نہ بیٹھا یعنی نماز میں مصروف رہا نماز کی حالت میں قیام رکوع سجود تشہد تو ہوتا رہا لیکن قاعدہ نصیب نہ ہوا۔

امام ابوبکر عبداللہ بن زیاد النیشاپوری کی نماز

آپ شافعی المسلک فقیہ تھے۔ امام مزنی کے شاگرد تھے اور امام مزنی امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

حضرت ابی الفتح یوسف القواس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر النیشاپوری رحمہ اللہ سے سنا آپ نے فرمایا تو ایسے آدمی کو جانتا ہے جس نے چالیس سال تک رات کو نیند نہیں کی اور پانچ دانے روزانہ کھا کر اپنی روزی پہ گذارہ کیا اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتا رہا پھر فرمایا وہ میں ہوں۔

محدث عصر حضرت ابوالعباس محمد بن یعقوب الاصم کی نماز

آپ کے والد حضرت محدث اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کا مذہب اور دینداری بہت اچھے انداز کی تھی اور یہ بھی مجھے بات پہنچی ہے کہ آپ نے اپنی مسجد میں ستر سال تک اذان دی کبھی بھی ان کو طالب علموں میں تنگی ہوئی تو آپ حدیث کی کتابیں لکھتے تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

جب کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

من اذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه في كل يوم ستون حسنة وباقامته ثلاثون حسنة۔

(ترجمہ) جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لئے اس کے ہر دن کی اذان دینے کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی اقامت کہنے کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

میں تروایح ای رکعات نوافل نفتی ہیں۔

شیخ عابد حضرت محمد بن عبید اللہ الصرامؒ کی نماز

آپ شعبان میں ۹۷۴ھ میں فوت ہوئے نوے سال کی عمر ہو چکی تھی آپ دو رکعات میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے اور ہمیشہ عبادت اور تلاوت میں مصروف رہتے تھے۔

برکۃ المسلمین ابوالعباس احمد المعروف بابن طلایہؒ کی نماز

آپ کے بارے میں امام سمعانیؒ فرماتے ہیں کہ آپ بہت بڑے شیخ تھے۔ اپنی عمر کو عبادت اور نماز اور روزے میں مصروف رکھا تھا آپ نے اپنی عمر کا کوئی لحظہ بھی بغیر عبادت کے خرچ نہیں کیا تھا اور عبادت کرتے کرتے آپ کی کمر جھک گئی تھی حتیٰ کہ قیام اور رکوع میں معمولی سا فرق محسوس ہوتا تھا۔

حکایت۔ ☆ حضرت ابوالمظفر ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے مشائخ حربیہ سے سنا ہے جو اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے تھے کہ سلطان مسعود جب بغداد میں آئے تھے یہ علماء اور صالحین کی زیارت کو پسند کرتے تھے انہوں نے خواہش کی تھی کہ حضرت ابن الطلایہ بھی تشریف لے آئیں۔ چنانچہ ایک پیغام رساں بھیجا آپ نے سلطان کے اس قاصد سے فرمایا میں اس مسجد میں ہوتا ہوں اور اللہ کی طرف پکارنے والے کی دن بھر پانچ مرتبہ انتظار کرتا رہتا ہوں چنانچہ یہ پیغام لے کر وہ قاصد سلطان کے پاس گیا تو سلطان نے کہا مجھے چاہئے کہ میں ایسے بزرگ کی طرف خود چل کر جاؤں چنانچہ وہ آپ کی زیارت کے لئے آیا تو آپ کو دیکھا کہ آپ چاشت کی نماز میں مصروف تھے اور نماز بھی طویل رکعات کے ساتھ ادا کرتے تھے چنانچہ سلطان نے بعض رکعتیں آپ کے ساتھ شامل ہو کر ادا کیں پھر خادم نے حضرت ابن الطلایہ کو مخاطب کر کے کہا سلطان آپ کے سر پر موجود ہیں تو آپ نے فرمایا مسعود کہاں ہے سلطان نے کہا میں یہاں ہوں فرمایا اے مسعود عدل کر اور میرے لئے اللہ سے دعا کر

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صالح اور عابد تھے، عالم ربانی تھے، عبادت گزار تھے، خشوع کرنے والے تھے، مخلص تھے، بے مثال تھے، بڑی شان رکھتے تھے، کثیر الاوراد والاذکار تھے اور مروۃ اور فتوۃ اور صفات حمیدہ کے مالک تھے بہت کم آنکھوں نے ان جیسا آدمی دیکھا ہوگا کہا جاتا ہے کہ جب آپ تہجد پڑھتے تھے اور اونگھ آتی تھی تو اپنے پاؤں کو چھڑی مارتے تھے تاکہ اونگھ ختم ہو جائے، آپ کثرت سے روزے رکھتے تھے اور ہر رات میں پورے اطمینان کے ساتھ نماز میں قرآن پاک کی ایک منزل پڑھتے تھے اور دن میں بھی دو نمازوں کے درمیان قرآن پاک کا ساتواں حصہ پڑھ لیتے تھے اور جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تھے تو آیات حفاظت اور سورۃ یٰسین اور سورۃ واقعہ اور سورۃ الملک کی تلاوت کرتے تھے پھر قرآن پاک لوگوں کو پڑھاتے تھے پھر دن چڑھے تک لوگوں کو قرآن کریم کی تلاوت کی تلقین کرتے تھے پھر چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور بہت طویل کرکے پڑھتے تھے پھر مغرب اور عشاء کے درمیان بھی طویل نماز پڑھتے تھے اور صلوٰۃ التسبیح ہر جمعہ کی رات کو ادا کرتے تھے اور جمعہ کے دن آپ دو سو رکعات پڑھتے تھے اور ہر رکعات میں سو مرتبہ **قل ھو اللہ احد** پڑھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ آپ کے نوافل کی تعداد ہر رات دن میں پچاس رکعات ہوتی تھی۔

ولی کامل فتح بن سعید الموصلیؒ کی نماز

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ کو سر کا درد ہوا اور بہت زیادہ ہوا تو آپ نے فرمایا اے رب مجھے انبیاء کی بیماری میں مبتلا کیا ہے اس کا شکریہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نماز پڑھوں گا۔

محدث بصرہ حضرت ابو قلابہؒ کی نماز

آپ کی والدہ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کی ولادت سے حمل تھا تو گویا کہ انہوں نے ایک ہد ہد جنا ہے تو تعبیر دینے والے نے ان کو یہ تعبیر دی اگر آپ کا خواب سچا ہے تو

آپ کا ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو کثرت سے نماز ادا کرے گا حضرت احمد بن کامل القاضی فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ رات اور دن میں چار سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ دولت مند مال سے قرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا سے بے تعلق اللہ پاک اور نماز سے قرب حاصل کرتے ہیں۔

حضرت خلدی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو احمد القلانسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے فقیروں اور محتاجوں کو چالیس ہزار درہم تقسیم کئے مجھ سے حضرت سمنون نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اس نے جو کچھ تقسیم کیا ہے اس نے کتنا بڑا عمل کیا ہے ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہم فقیروں پر خرچ کریں آؤ ہم ایک جگہ چلتے ہیں چنانچہ ہم مدائن چلے گئے اور وہاں ہم نے چالیس ہزار رکعات ادا کیں۔

تکلیف کے حالات میں عبادت

صالحین کے حالات میں مروی ہے کہ حضرت داؤد بن رشید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا بھائی رات کے درمیان میں جو کچھ اللہ نے ان کو توفیق دی تھی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے رات بڑی شدید سردی والی تھی انہوں نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا جس سے آپ کو سردی لگ گئی کپڑے بھی آپ کے باریک تھے جب اپنی نماز کی محراب میں کھڑے ہوئے تو شدید سردی کی وجہ سے رونے لگے پھر جب سجدہ کیا تو سجدے میں نیند آ گئی کسی ہاتف نے پکار کر کہا کہ ہم نے لوگوں کو سلا دیا ہے اور آپ کو اپنی بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے کیا اس کا صلہ یہی ہے کہ آپ ہمارے سامنے روتے ہیں یہ ہماری کتنا کم شکر گذاری ہے۔

عبادت گذار کے لئے کتنی طہارتوں کی ضرورت ہے

عبادت گذار کے لئے لازم ہے کہ وہ غسل اور وضو کی طہارتوں کے ساتھ ایک تیسری طہارت کی بھی پابندی کرے اور وہ ہے دل کی اور اعضاء کی طہارت ہر اس چیز

ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا چاہے وہ تعلق معاملے کی قسم سے ہو یا جھوٹ یا بڑے گناہ کے ارادے سے ہو اگر اللہ کے ہاں یہ طہارت قبول ہو جاتی ہے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی اور اس کی نماز میں کمال بھی ہوگا اور اس کی نماز کا اتمام بھی ہوگا جب آدمی نماز کو اس کی حدود اور احکام کے مطابق ادا کرے گا اور اپنے دل کو حاضر رکھے گا جب آدمی کو یہ طہارت حاصل ہوگی اور وہ غلطیوں کی گندگیوں سے پاک صاف ہوگا اور اللہ کی مخالفت کی میل کچیل سے دور ہوگا اور نیکیوں کے فضائل سے مزین ہوگا اور قبیح اور رذیل چیزوں سے پاک ہوگا تو اللہ کے نزدیک مقبول بھی ہوگا اور مقرب بھی ہوگا اور محترم بھی ہوگا۔

اور اگر اس کا چہرہ بدشکل ہو، دیکھنے میں کراہت ہو، کپڑے میلے ہوں اور ظاہری باطنی طہارتیں بھی عبادت گذار کو حاصل نہ ہوں تو یہ شخص اللہ کے نزدیک قبیح ہوگا اور اس کی کوئی عزت نہیں ہوگی بلکہ اس سے بعید ہوگا اور تنہا ہوگا اور اگر چہرہ بھی صاف ستھرا رکھتا ہو اور دیکھنے میں خوش شکل نظر آتا ہو کپڑے بھی صاف ستھرے رکھتا ہو تو پھر خوبصورت شکل اعمال سے قائم ہوتی ہے نہ کہ بدن اور مال سے۔

ایک چوتھی قسم کی طہارت بھی ہے اور یہ دل کی طہارت ہے کہ آدمی اللہ کے سوا ہر چیز سے تعلق کو توڑ دے اور کسی اور کی طرف نظر نہ رکھے اور اللہ کے علاوہ کسی کی طرف بھی توجہ اور التفات نہ کرے اگرچہ غیر اللہ کی طرف توجہ کرنا مباح ہے یہ انبیاء کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طہارت ہے۔ چنانچہ اس درجے کی طہارت کی طمع نہیں کی جاسکتی لیکن بعض علماء صدیقین کے مقام پر پہنچ کر اس طہارت کو بھی حاصل کرتے تھے۔

حضرت منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ایک دن وضو کیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو اونچی آواز سے رونے لگے آپ سے عرض کیا گیا اللہ آپ پر رحمت فرمائے یہ کیا حالت بنائی ہے تو فرمایا کہ میری اس حالت سے بڑی حالت کون سی ہو سکتی ہے میں اس ذات کے سامنے حاضر ہونا چاہتا ہوں جس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند لیکن ڈر ہے کہ وہ مجھ سے منہ پھیر لے۔

یہی حالت حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدین رحمہ اللہ) کی تھی۔

اس درجے کو وہی شخص پہنچ سکتا ہے جس کو کمال درجہ کی طہارت حاصل ہو ظاہری طہارت بھی اور باطنی طہارت بھی اگر کوئی شخص اپنی طہارت سے غافل ہو تو وہ ایسے مقدرات کو کہاں پا سکتا ہے۔

نفلی سجدے دعا کا خاص مقام ہیں

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فاجتهدوا فی الدعاء.

(ترجمہ) آدمی اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے دعا کی زیادہ کوشش کیا کرو۔

(فائدہ) یعنی نفلی نماز کے سجدوں میں کثرت سے دعا کیا کرو یہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قرب کا مقام ہے اس وقت انسان کی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي، يقول يا ويلتاه امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فعصيت فلي النار

(ترجمہ) جب انسان سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے ہلاکت! انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے جنت ہوئی اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی تو میرے لئے جہنم کا فیصلہ ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا جب کہ آپ نے ان عذاب پانے والے لوگوں کا ذکر کیا تھا جن کو شفاعت کے ذریعے سے جہنم سے نکالا جائے گا۔

یعرفونهم في النار باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود.

(ترجمہ) کہ فرشتے اپنے مسلمانوں کو جہنم سے سجدوں کے نشان سے پہچانیں گے انسان (مسلمان) کے جسم کو آگ کھائے گی مگر سجدے کی جگہ کو نہیں کھائے گی کیونکہ اللہ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کی جگہ کو کھائے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس ارشاد سے یہ مقصود ہے کہ فرشتے اپنے مسلمان لوگوں کو جو جہنم میں ہوں گے اور عذاب دیئے جا رہے ہوں گے ان کے کبیرہ گناہ ان کی نیکیوں سے زیادہ ہوں گے ایسے لوگوں کو فرشتے سجدے کے اس نشان سے پہچانیں گے اور جہنم سے نکل کر جنت کی طرف لے جائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب و عقاب سے محفوظ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کو ایک سجدہ کرنے کا کتنا بڑا ثواب ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس ثواب کو جاننا چاہتے ہو تو تم اس آدمی کے سجدے کی سزا کو سامنے رکھو جس نے بت کے لئے سجدہ کیا ہو تو اس نے عرض کیا جو آدمی بتوں کو سجدہ کرے گا اس کی سزا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا اسی طرح سے جو شخص اللہ کو سجدہ کرے گا اس سجدے کا انعام ہمیشہ کی جنت ہے۔

حضرت ابو العباس احمد بن محمد الدینوری فرماتے ہیں ذکر اس ذات کی طرف لے جانے کا راستہ ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے اور عبادت اس معبود کی طرف جانے کا راستہ ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے اور سجدہ اس مسجود کی طرف جانے کا راستہ ہے جس کے لئے سجدہ کیا جاتا ہے۔

تارکِ نماز کا حکم

نبی کریم ﷺ نے حضرت بسر بن محجن سے فرمایا تھا جب کہ یہ بیٹھے ہوئے تھے اور باقی حضرات نماز پڑھ رہے تھے۔

ما منعک ان تصلی مع الناس. الست برجل مسلم.

(ترجمہ) تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم نماز نہیں پڑھتے لوگوں کے ساتھ، کیا تم مسلمان آدمی نہیں ہو۔

نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد میں جو آدمی نماز نہ پڑھے اس کے مسلمان نہ ہونے کا اشارہ دیا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی نماز کو چھوڑے ـــ اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسجد میں رہنا

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مساجد میں رہا کرو اور اپنے گھروں کو مسافر کے آرام اور رات گزارنے کی طرح اختیار کرو۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگ تین قسموں پر صبح کرتے ہیں۔

ایک قسم تو وہ ہے جن کو اللہ کے دروازے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

اور ایک قسم وہ ہے جن کو اللہ کی خدمت سے دور رکھا جاتا ہے لیکن دروازے سے نہیں ہٹایا جاتا۔

اور ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ کی عبادت اور خدمت میں لگا کر عزت افزائی کی جاتی ہے۔

پس شام کو اور صبح کو غور کرنا اس طرح سے واجب ہے کہ دونوں کے

الحمد للہ الذی لم یجعلنی من المطرودین عن بابہ وهو

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بھی جب نماز باجماعت فوت ہوتی تھی تو آپ وہ پوری رات عبادت میں گزار کر بیدار رہتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال ہونے کو ہیں میں کبھی بھی لوگوں کو نماز پڑھ کر آتے ہوئے نہیں ملا (اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس سال سے آپ کی کبھی بھی باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی)۔

حضرت وکیع بن الجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اس کی جماعت کی نماز فوت ہو جاتی ہے اور اس کو اس پر صدمہ نہیں ہوتا۔ تو اس سے اپنے ہاتھ دھولو۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کی نماز باجماعت فوت ہو جائے تو اس پر اس کو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات نقل فرمائی ہے کہ جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کل اللہ کو مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو اس کو چاہئے کہ جب ان نمازوں کے لئے اذان دی جاتی ہو تو یہ ان نمازوں کی حفاظت کرے کیونکہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقوں کو مشروع قرار دیا ہے اور یہ نمازیں ہدایت کے طریقے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جس طرح سے جماعت سے رہ جانے والا آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص بھی طہارت حاصل کرتا ہے اور اچھے طریقے سے طہارت کو حاصل کرتا ہے پھر ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد میں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم اٹھانے کے بدلے میں جو بھی وہ قدم اٹھائے گا ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس کے بدلے میں اس کی ایک بدی کو مٹا دیتے ہیں اور تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی جماعت میں پیچھے نہیں رہتا مگر منافق جس کی منافقت معلوم و معروف ہو صحابہ کے

رکوعها وسجودها. والقراءة فيها قالت له الصلوة حفظك الله كما حفظتني ثم يصعد بها إلى السماء ولها ضوء ونور، وفتحت لها ابواب السماء حتى تنتهي إلى الله تبارك وتعالى فتشفع لصاحبها. وإذا ضيع وضوءها وركوعها وسجودها والقراءة فيها قالت له الصلوة ضيعك الله كما ضيعتني، ثم صعدبها إلى السماء فغلقت دونها ابواب السماء ثم تلف كما يلف الثوب الخلق ثم يضرب بها وجه صاحبها.

(ترجمہ) جب کوئی آدمی وضو کرتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے (وضو کی سنتیں اور مستحبات اور آداب کا خیال کر کے وضو کرتا ہے) پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے پھر رکوع اور سجدہ اور اس میں قرأت کو پوری طرح ادا کرتا ہے تو نماز نمازی کو کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح سے تو نے میری حفاظت کی پھر اس نماز کو آسمان کی طرف اٹھا کر لے جایا جاتا ہے جب کہ اس نماز کی روشنی اور نور ہوتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ یہ نماز اللہ کے پاس پیش ہو کر اس نمازی کے لئے سفارش کرتی ہے اور اگر نماز کے وضو کو اور رکوع کو اور سجدے کو اور اس میں پڑھی گئی قرأت کو نمازی ضائع کر دیتا ہے تو نماز اس کے لئے کہتی ہے اللہ تجھے بھی ضائع کر دے جس طرح سے تو نے مجھے ضائع کیا ہے پھر اس کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے تو آسمان کے دروازے اس سے پہلے بند کر دیے جاتے ہیں پھر اس نماز کو لپیٹا جاتا ہے جس طرح سے پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے پھر اس نماز کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو بھی پوری طرح کرنا چاہئے اور رکوع بھی سجدہ بھی قرأت بھی یہ چیزیں بھی اچھے انداز میں ادا کرنی چاہئیں۔ اور رکوع اور

سجدوں کے درمیان کا قومہ (کھڑا ہونا) اور دو سجدوں کے درمیان کا جلسہ (بیٹھنا) بھی پورا پورا آیا چاہئے جو لوگ قومہ و جلسہ ٹھیک ادا نہیں کرتے تو ان کی نماز بھی ٹھیک نہیں ہوتی۔

(حدیث) امام ابو داؤد نے اپنی سنن کے اندر لکھا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ، تُسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا، نِصْفُهَا

(ترجمہ) آدمی نماز سے جب فارغ ہوتا ہے تو اس کیلئے نماز نہیں لکھی جاتی (پوری طرح) مگر نماز کا دسواں حصہ یا نواں حصہ یا آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا حصہ یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ یا ثلث یا نصف۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ جب آدمی خشوع و خضوع سے اچھی طرح پوری نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو نماز پڑھنے کا پورا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس نے جتنی توجہ کی ہوتی ہے اسی درجے میں اس کی نماز لکھی ہوتی ہے چاہے دسویں درجے کی لکھی جائے یا نویں کی علی ھذا القیاس۔

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے جو چیز اس امت سے اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگا یہ حالت ہوگی کہ آدمی مسجد میں جماعت میں داخل ہوگا لیکن اس جماعت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آئے گا جس نے نماز میں خشوع اختیار کیا ہو۔

سیدنا احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو یاد کرو کہ تم کس کے سامنے کھڑے ہو اور یہ بھی خیال کرو کہ جو تمہارے دل میں مذموم خیالات آتا چاہتے ہیں وہ ہٹا دیں پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ سے استغفار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ شروع اور آخر کے معاملات کو بھی قبول فرماتا ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں مرتد ہو جاتے وہ بھی اللہ اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہے۔

(حکایت) حضرت عبداللہ بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی انصار قبیلے کا اپنے ایک باغ میں نماز پڑھتا تھا مدینے کی وادی قف میں اس وقت کھجور پکنے کا زمانہ تھا اور اس کا کھجوروں کا باغ کھجوروں سے لدا ہوا تھا اور خوشے جھکے ہوئے تھے اس صحابی نے ان خوشوں کی طرف دیکھا تو بہت پسند آئے، دل سے خوش ہوئے پھر جب نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یاد نہ رہا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو فرمایا کہ یہ فتنہ اسی میرے مال کی وجہ سے مجھے لگا ہے پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس زمانہ میں حاضر ہوئے جس زمانہ میں وہ خلیفہ تھے اور یہی بات ذکر کی اور کہا کہ یہ باغ صدقہ ہے اس کو جہاں چاہیں آپ نیکی کے کام میں استعمال کر دیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس ہزار درہم میں بیچا اور اس باغ کا نام المال الخمسین پڑ گیا تھا۔ یعنی پچاس ہزار والا مال۔

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے کہا جب تم نماز میں کھڑے ہو تو ایسے سمجھو کہ جیسا کہ تم نے سب آسمانوں اور زمین والوں کو قتل کر دیا ہے یعنی اس طرح اپنے اوپر اللہ کا خوف وخشیت طاری کرلو۔

مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت سعید بن عبدالعزیز کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو میں نے ان کے آنسوؤں کو چٹائی پر گرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(حکایت) حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بعض عارفین نے بیان کیا کہ ہم نے سحری کے وقت دو رکعات نماز پڑھیں اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی میں نے ایک بہت اونچا محل دیکھا جس کے سفید کنگرے تھے گویا کہ وہ ستارے ہیں مجھے وہ بہت پسند آیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے تو مجھ کہا گیا یہ ان دو رکعات کا ثواب ہے تو میں بڑا خوش ہوا اور اس محل کے ارد گرد گھومنے لگا پھر میں نے اس محل کے ایک کونے پہ ایک کنگرا دیکھا جو گرا ہوا تھا اور اس محل کو عیب لگا رہا تھا مجھے اس کو دیکھ کر بڑا غم ہوا اور کہا کاش کہ یہ کنگرا اپنی جگہ پر ہی ہوتا۔ تو یہ محل کتنا خوبصورت ہوتا تو مجھے لڑکے نے بتایا یہ کنگرا اپنی جگہ پر ہی تھا لیکن جب آپ نماز میں دوسری طرف متوجہ ہوئے تھے تو یہ کنگرا گر گیا تھا۔

(حکایت) حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس بعض زیارت کے مواقع میں حاضر تھے اور جمعہ کا دن بھی آ گیا۔ ہم ایک بستی میں چلے گئے تاکہ نماز جمعہ کے لئے اذان کہیں چنانچہ ہم نے اذان کہی، اور وہیں مسجد میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز بھی پڑھی پھر وہاں سے چل پڑے تو حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو سلام کیا جو نابینا ہو چکا تھا لیکن اس کی شکل سے عبادت کے آثار اور فرمانبرداری کی رونق نظر آتی تھی حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس آدمی کے نابینا ہو جانے سے بہت غمگین ہوئے تو اس آدمی نے حضرت ذوالنون سے فرمایا اے ذوالنون عدل کرنے والے (اللہ) کی حکمت کے مقابلے میں اپنا ذہن نہ دوڑاؤ کیونکہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر دوسری طرف دیکھتا ہے تو اس کی سزا یہی ہونی چاہئے جب ہم اس آدمی سے اٹھ کر چلے گئے تو ہم نے حضرت ذوالنون سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس آدمی کا واقعہ یہ ہے کہ یہ نماز پڑھ رہا تھا اور نماز میں ایک ایسے شخص کو دیکھ لیا جس کی طرف اس کا دیکھنا حرام تھا پھر اس پر شرمندہ بھی ہوا اور اس بدنظری پر روتا بھی رہا حتیٰ کہ نابینا ہو گیا۔

(غیرت) حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان میں جو پردے ہیں ہٹا دو اور جب آدمی کسی اور چیز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں ان پردوں کو پھر درمیان میں حائل کر دو اور اس کو اس کی حالت میں چھوڑ دو اس کا نفس جس کو چاہتا ہے پسند کرتا ہے۔

(حدیث) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

> جب کوئی آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے پھر جب وہ کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ اس سے فرماتے ہیں اے انسان تو کس کی طرف متوجہ ہو رہا ہے کیا کسی ایسے رب کی طرف جو مجھ سے بہتر ہے۔

اس کو دیکھتا ہے، میری طرف توجہ کر میں تیرے لئے بہتر ہوں جس کی طرف تو توجہ کر رہا ہے۔

جاننا چاہئے کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ. (المعارج: ۳۴)

(ترجمہ) اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

اس تفسیر کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ اس نماز کی حفاظت سے مراد وقت کی حفاظت ہو اور اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ نماز کی حفاظت ہو چاہے وہ اعمال قرأت کی قسم کے ہوں یا قیام کی قسم کے، یا رکوع کی قسم کے، یا سجود کی قسم کے ہوں یا اس کے علاوہ اطمینان اور سکون کے اور حضور قلب کے اور اسی طرح سے دیگر اعمال تو جو شخص ان تمام چیزوں کی حفاظت کرے گا اور نماز کو اس حالت میں لائے گا تو اللہ کے ہاں اس کی نماز کی بڑی شان ہوگی اور جو ان چیزوں کو ضائع کردے گا تو اس نے بہت بڑی نعمت کو ضائع کیا۔

(حکایت) مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایک آدمی کی طرف دیکھا جو اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا نماز میں تو فرمایا اگر اس شخص کا دل خشوع میں ہوتا تو اس کا ہاتھ بھی خشوع میں ہوتا۔

(حکایت) اور ایک دن آپ نے ایک اور شخص کو دیکھا جو نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا ہے اور یہ بھی کہہ رہا ہے:

اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِىْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ.

اے اللہ میری جنت کی حوروں سے شادی کردے۔

تو آپ نے فرمایا کہ تو برا پیغام دینے والا ہے تو حورعین کو پیغام بھی دیتا ہے اور کنکریوں سے کھیلتا بھی ہے حالانکہ اللہ کا ارشاد ہے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ. (الحج: ۳۴)

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

لفظ مخبتین کی تفسیر کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ حضرات

ہیں جو تواضع اختیار کرتے ہیں۔

(حکایت) حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ نماز میں اپنے جسم سے مکھیوں کو نہیں ہٹاتے تو آپ نے فرمایا میں اپنے نفس سے متعلق کسی ایسی چیز کو نہیں ہٹانا چاہتا جو میری نماز کو فاسد کردے تو ان سے پوچھا گیا پھر آپ ان مکھیوں کی اذیت سے کس طرح صبر کرتے ہیں تو فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جو کوڑے کھانے کے وقت بھی صبر کرتے تھے تاکہ کہا جاسکے فلاں کو کوڑے لگائے گئے اور فلاں کو بڑا صبر ہے اور وہ اس پر فخر کرتا تھا کیا میں کسی مکھی کے تنگ کرنے کی وجہ سے حرکت کروں جب کہ میں اپنے رب کے سامنے مناجات کررہا ہوں اور اس کی کتاب کی تلاوت کررہا ہوں۔

مکھیوں کے تنگ کرنے پر صبر کا واقعہ

ذکر کیا جاتا ہے کہ قرطبہ میں ایک شخص تھا بہت بڑی شان اور بڑے وقار والا کثرت سے سکون اختیار کرتا تھا جب بھی لوگوں کے پاس بیٹھتا تھا تو نہ اس کو حرکت ہوتی تھی اور نہ وہ وہاں سے اٹھ کر کسی اور جگہ بیٹھتا تھا نہ دائیں بائیں دیکھتا تھا ایک دن وہ ایک جنازے میں نکلا جس میں بڑے بڑے شہر کے حضرات بھی موجود تھے یہ بھی ان کے ساتھ میدان میں بیٹھ گیا اور اس کے بدن اور کپڑے کے درمیان کچھ بھڑ داخل ہوگئے اور وہ اس کو ڈنک مارتے رہے لیکن نہ اس نے حرکت کی اور نہ ہلتا تھا اور نہ ادھر ادھر جاتا تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بھڑ کسی چٹان کو ڈنک مار رہے ہیں جب کہ یہ حالت طاری ہورہی تھی کہ اس کا رنگ بدل رہا تھا اور چہرہ سرخ اور پیلا ہورہا تھا حتیٰ کہ جب لوگ جنازے کو دفن کرنے سے فارغ ہوئے اور یہ اپنے گھر کی طرف لوٹا اور اپنے کپڑا اتارا تو اس کا سارا جسم ورم آلود ہوچکا تھا اور جگہ جگہ بھڑوں کے کاٹنے کے نشانات تھے یہ شخص بہت فاضل کثیر المعروف اور کثیر الخیر اور کثیر الاذکار تھا اس شخص کا نام قاضی ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق تھا اپنے وقت کے اکابر اور حکومت اسلامیہ کی مجلس شوریٰ کے فقہاء میں سے ایک تھا۔

جب اس طرح کی مشقت لوگوں کی خاطر برداشت کی جا سکتی ہے اور اس پر کوئی جزع فزع نہیں کی جا سکتی اور نہ قلت صبر کا اور عدم وقار کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے تو نماز میں کس طرح خشوع وخضوع اور قلت وقار کا معاملہ کیا جائے کہ آدمی خدا کی نظر سے بھی گر جائے یا کوئی ایسا عمل ہو جائے جو اللہ کے نزدیک اس کو عیب دار کر دے اس لئے یہی لائق ہے کہ آدمی ہر طرح کی تکلیف کو اور عام خیالات کو ہٹا کر توقیر اور شان کے ساتھ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے مشاہدہ کی خاطر تعظیم کرے اس کے سامنے ہونے کی وجہ سے اللہ کی تعظیم اختیار کرے اور اللہ کے دیکھنے کی وجہ سے اپنے آپ پر ہیبت طاری رکھے۔

حکایت

مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ بصرہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے تو فالج سے ان کے جسم کا ایک حصہ گر گیا لیکن ان کو معلوم نہ ہوا۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے اور نماز سے لوٹنے کے بعد آہ وزاری کرتے تھے اگر کوئی شخص جو ان کو نہ جانتا اور ان کو دیکھ لیتا تو یہی کہتا کہ یہ شخص مجنون ہے۔

حکایت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اپنی نماز کے دوران کوئی حرکت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اپنے جسم کو کھرچتے تھے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

حکایت

حضرت ابوالمصعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ اپنے اوراد میں رکوع کو طویل کرتے تھے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے گویا کہ ایک خشک لکڑی ہوتے تھے جو حرکت نہیں کرتی پھر جب ان کو حکومت وقت کی طرف

سے کوڑے لگائے گئے تھے اور ان کو بیماری لاحق ہوئی تو کہا گیا کاش کہ آپ اپنی عبادت میں کچھ کمی کر لیں تو آپ نے فرمایا کسی آدمی کے لئے درست نہیں ہے کہ جب وہ نیک عمل کرے مگر یہی کہ وہ اس عمل کو بہت اچھے انداز سے ادا کرے کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے:

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا. (سورۃ الملک۔ ۲)

(ترجمہ) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

حکایت

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز میں داخل ہوتے تو آپ کے اعضاء سے ایک حرکت سی جاتی تھی جیسے ایک سنگریزے میں ہڈیاں ڈال دی گئی ہوں اور ان میں حرکت پیدا ہو رہی ہو۔

حکایت

مروی ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ بدل جاتا تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اس امانت کا وقت آ گیا ہے جس کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے اٹھانے سے ڈر گئے تھے۔

حکایت

حضرت مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں صحابہ کرامؓ کو دیکھتا تھا کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے اور یہ حالت ان کی اللہ کے خوف کی وجہ سے ہوتی تھی۔

حکایت

مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رَكْعَتَانِ فِي تَفَكُّرٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَالْقَلْبُ سَاهٍ. ... (یعنی غور و فکر کے ساتھ توجہ کے ساتھ

ادا کرنا پوری رات کی عبادت سے اور دل کی توجہ کے بغیر ادا کرنے سے بہتر ہیں۔

حکایت

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں میں نے جب سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نمازی کو یہ معلوم نہ ہو کہ دائیں اور بائیں کون کھڑا ہے تو مجھے چالیس سال ہو گئے ہیں مجھے نماز کی حالت میں معلوم نہ ہو سکا کہ میرے دائیں کون کھڑا ہے اور میرے بائیں کون کھڑا ہے۔

حکایت

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کی نگاہ اس کی سجدے کی جگہ سے آگے نہ جائے اور اگر کسی چیز کی طرف توجہ منتقل ہونے لگے تو وہ اپنی آنکھوں کو بند کرلے (تاکہ کسی چیز کی طرف نہ دیکھے)۔

حکایت

حضرت عباس بن عبداللہ بن قیس اس امت کے خشوع وخضوع کرنے والے حضرات میں سے تھے جب آپ نماز میں مصروف ہوتے تھے اور آپ کی بیٹی دف بجاتی تھی اور عورتیں باتیں کرتی تھیں تو آپ ان کی کسی بات کو نہیں سنتے تھے اور جو کچھ وہ کرتی تھیں آپ کی ان کی طرف توجہ نہیں ہوتی تھی ایک دن ان سے کہا گیا آپ نماز میں کسی چیز کا خیال کرتے ہیں؟ فرمایا ہاں اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا اور جنت یا جہنم کی طرف جانے کا۔ پھر آپ سے پوچھا گیا ہماری تو یہ حالت ہے کہ ہم نماز میں دنیا کے کاموں کے خیالات کرتے ہیں شیاطین ہمارے دلوں میں وسواس ڈالتے ہیں تو فرمایا کہ اگر میرے سینے میں نیزے چبھو دیئے جائیں یہ مجھے دنیا کے امور کی طرف متوجہ ہونے اور شیاطین کی وسواس کی طرف منتقل ہونے سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت

حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن غالب الحدانی جب

(ترجمہ) اے رب تیرے بندے دنیا کی وہ رونقیں جو انہوں نے تیار کی ہیں اس دن کیلئے اپنی زینت اور اپنے طعام کے اعتبار سے اس کی طرف چلے گئے ہیں اور تیرا بندہ سلیمان تیری طرف تیری آگ کی گرمی سے اپنی گردن کے چھڑانے کا سوال لے کر آیا ہے۔

اور تجھ سے تیری رحمت کے ساتھ تیری مغفرت کا سوال کرتا ہے پس کاش کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ تو نے اپنے اس بندے کے ساتھ کیا کیا ہے۔ کیا تو نے اس کو قبول کیا اور اس سے درگزر کیا اور اگر تو نے اس کو قبول کر لیا تو اس کے لئے اچھا ہوا اور یہ سعادت مند ہوا اور یہ کامیاب ہو گیا اور اگر تو نے اس کی دعا کو قبول نہ کیا اور اس کو آزاد نہ کیا تو اس کے لئے ہلاکت ہے اور بربادی ہے۔

اس کے بعد آپ رونے لگے اور ہچکی بندھ گئی میں نے کافی دیر آپ کا انتظار کیا پھر دل میں کہا کہ میں اپنے گھر جاتا ہوں اور جن کو میں نے عید الفطر کے لئے اپنے پاس بلایا ہے ان کی خدمت کرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ اس کو آنے میں دیر ہو گئی اور وہ چلے جائیں چنانچہ میں آپ کے کپڑے پر ایک علامت لگا کر چلا گیا جب کہ آپ سجدے میں تھے پھر میں اپنے گھر گیا اور لوگوں کے ساتھ میں نے صبح کا کھانا کھایا اور ان کے ساتھ طویل گفتگو کرتا رہا پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھے نیند آ گئی میں نے کافی دیر نیند کی پھر جب بیدار ہوا تو نیا وضو کیا اور اپنے کپڑے پہنے اور مسجد میں زوال کے قریب پہنچا تب بھی میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں سجدے میں ہیں اور میری جو کپڑے پر علامت لگی ہوئی تھی وہ بھی اسی طرح باقی ہے اور وہ رو رہے ہیں اور آہ و زاری کر رہے ہیں حتیٰ کہ ظہر کی نماز تک ان کی یہی حالت رہی۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز میں خوب رونا سنا۔ جب کہ میں نماز کی آخری صف میں تھا آپ یہ دعا کر رہے تھے:

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ (سورة يوسف: ۸۶)
(ترجمہ) میں تو اپنی بے قراری اور غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں۔ (رواه البخاري)

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يصلي اربعا قبل ان تزول الشمس قبل الظهر، يقول: انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لي فيها عمل صالح.

(ترجمہ) جناب نبی کریم ﷺ زوال آفتاب کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ وہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا عمل صالح اوپر کو جائے۔

اس حدیث میں یہ اضافہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

إذا فاءت الافياء وهبت الارواح فارفعوا إلى الله حاجاتكم فانها ساعة الاوابين.

قال الله تعالى إنه كان للاوابين غفورا. (الاسراء: ۲۵)

(ترجمہ) جب سائے ڈھل جاتے ہیں اور ہوائیں چلتی ہیں اس وقت تم اللہ کے سامنے اپنی ضروریات پیش کیا کرو کیونکہ یہ اللہ کی طرف متوجہ ہونے والوں کا وقت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔ (وہ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى اربع ركعات بعد زوال الشمس يحسن قراء تهن وركوعهن وسجودهن صلى معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى الليل

(ترجمہ) جس آدمی نے آفتاب کے زوال کے بعد چار رکعات ادا کیں اچھی طرح سے ان میں قراءت کی رکوع کیا اور سجدہ کیا تو اس کے ساتھ ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے رات تک استغفار کرتے ہیں۔

مغرب کی نماز کے بعد کے نوافل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ یطیل الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اھل المسجد (سنن ابوداؤد)

(ترجمہ) جناب رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد کی دو رکعات اتنا طویل ادا کرتے تھے کہ مسجد میں موجود لوگ چلے جاتے تھے۔

گھر میں نوافل پڑھنے کے فضائل

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا۔

(ترجمہ) اپنے گھروں میں نماز (نوافل) پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ (یعنی جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی اسی طرح سے گھروں میں نماز پڑھنا نہ چھوڑو بلکہ ان گھروں میں نوافل پڑھا کرو)۔

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اذا قضی احدکم الصلوۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ نصیبا من صلوتہ فان اللہ تعالی جاعل فی بیتہ من صلوتہ خیرا۔

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ایک اپنی مسجد میں نماز پڑھ چکے تو اس کو

چھوڑے اور ان میں کوئی کوتاہی نہ کرے اور ممکن ہو تو ان کی ادائیگی میں اضافہ کرے
کیونکہ ان میں برکت بھی ہے اور بہت سے فائدے بھی ہیں اور جو کچھ ان کی ادائیگی
میں ثواب اور اجر رکھا ہوا ہے ان کے لحاظ سے یہ زیادہ اہم بھی ہیں اور احتیاط کے
طور پر بھی اہم بھی ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے ان کو ادا کیا اور بہت سے صالحین نے
بھی ان کی پابندی کی ہے۔

سنتیں اور نوافل چھوڑنے کا نقصان

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اگر میں سنتوں میں سے کوئی ایک
سنت چھوڑ دوں یا آداب اسلام میں سے کوئی ادب چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ اللہ مجھ
سے وہ تمام عنایات جو عطا فرمائی ہیں چھین نہ لیں۔

حضرت رویم فرماتے ہیں جس نے ادب (نوافل اور مستحبات) کو چھوڑا اس کو
سنتوں سے محروم ہو جانے کی سزا دی جائے گی اور جس نے سنتوں کو چھوڑا اس کو
فرائض سے محروم ہونے کی سزا دی جائے گی اور جس نے فرائض نمازوں کو چھوڑا اس کو
معرفت خداوندی سے محروم ہونے کی سزا دی جائے گی۔

اور یہ بات بھی ہے کہ یہ سنتیں اور نوافل قیامت کے دن ان نقصانات کو پورا
کریں گی جو فرائض کی ادائیگی میں واقع ہو جاتے ہیں۔

علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لئے تہجد کی
نماز کو نفل کہا گیا ہے نفل کا معنی عطیہ ہوتا ہے اور ہم مسلمان عام لوگ جو ہیں ہمارے
لئے نفل کی نماز نفل نہیں ہے بلکہ یہ نقصان پورا کرنے والی نمازیں ہیں وہ نقصان جو
فرائض کی ادائیگی میں ہو جاتا ہے تو نوافل اور سنتوں کی ادائیگی سے وہ نقصان اللہ کے
فضل سے پورا ہوتا ہے اس کو حضور ﷺ کی نسبت سے تو نفل کہا جاتا ہے ورنہ عموماً یہ
ہم سب مسلمانوں کیلئے نماز کے نقصان کو پورا کرنے والی نماز ہے۔

اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

ابوداؤد شریف میں حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلاۃ الصبح حین یسبح رکعتی الضحی لا یقول إلا خیرا غفر له خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر۔

(ترجمہ) جو شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہا صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد پھر جانے کے وقت حتی کہ سورج نکلنے پر اس نے دو رکعات ادا کیں اور اس نے اچھی بات کہی تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

اشراق کی رکعات

حضرت ثابت بن اسلم رحمہ اللہ روزانہ ایک سو رکعات نماز اشراق کی پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ کبھی کبھی اشراق کو چھوڑ دیتے تھے اس خوف سے تاکہ لوگوں پر یہ فرض نہ ہو جائے۔

ترمذی شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی له قصرا من ذھب فی الجنۃ۔

(ترجمہ) جس نے چاشت کی بارہ رکعات نماز ادا کی اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنایا جائے گا۔

(فائدہ) اور جو شخص روزانہ یہ بارہ رکعات ادا کرے گا اس کو انشاء اللہ روزانہ جنت میں ایک سونے کا محل ملے گا۔

حضرت بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اے چچا جان مجھے کچھ وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جس کے بارے میں میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا

ان صليت الضحى ركعتين لم تكتب من الغافلين وان صليت اربعا كتبت من العابدين وان صليت ستا لم يلحقك ذنب وان صليت ثمانيا كتبت من القانتين وان صليت ثنتي عشرة ركعة بنى الله لك بيتا في الجنة وما من يوم وليلة ولا ساعة الا ولله فيها صدقة يمن بها على من يشاء من عباده وما من على عبد بمثل ان يلهمه ذكره.

(ترجمہ) اگر تم چاشت کی دو رکعات ادا کرلو تو تم غافلین میں سے نہیں لکھے جاؤ گے۔ اگر چار رکعات ادا کرو گے تو عبادت گزاروں میں سے لکھے جاؤ گے اور اگر چھ رکعات ادا کرو گے تو تمہیں کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا (یعنی گناہ سب معاف کردیئے جائیں گے) اور اگر تم آٹھ رکعات ادا کرو گے تو تم خشوع اختیار کرنے والے حضرات میں سے لکھے جاؤ گے اور اگر تم بارہ رکعات ادا کرو گے تو اللہ تمہارے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا کوئی دن اور رات ایسی نہیں اور نہ کوئی گھڑی ایسی ہے مگر اس میں اللہ تعالیٰ کچھ انعام فرماتے ہیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں انعام فرماتے ہیں اور اللہ کا انعام کسی بندے پر اپنے ذکر اور یاد کے الہام سے بڑا نہیں ہے۔

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

نسائی شریف میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

اتيت النبي ﷺ فصليت معه المغرب فصلى الى العشاء.

(ترجمہ) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے عشاء تک (نوافل) ادا کئے۔

حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز کے بارے میں فرمایا

هي صلوة الغفلة يغفل الناس عنها وعن فضلها ويشتغلون بعشائهم فلا يصلونها.

یہ غفلت کی نماز ہے لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں اور اس کی فضیلت سے بھی بے خبر ہیں اور اپنے کھانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کو ادا نہیں کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ آپ اس وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے یہ فقہاء تابعین میں سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلى ما بين العشائين فانها صلوة الاوابين

(ترجمہ) جس شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان میں نوافل ادا کئے تو یہ اوابین کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان صلوة الاوابين الصلوة بين المغرب والعشاء حتى يثوب الناس الى العشاء.

(ترجمہ) صلوۃ الاوابین یہ ہے کہ آدمی مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتا رہے حتی کہ عشاء کی نماز کیلئے لوگوں کو (اذان سے) پکارا جائے۔

جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

من صلى عشر ركعات بعد المغرب بنى له قصرا في الجنة فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه إذا تكثر قصورنا يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ الله أكثر وأعظم، وأفضل أو قال الله أكثر وأطيب

(ترجمہ) جس شخص نے دس رکعات مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ تو یا رسول اللہ ہمارے محلات بہت ہو جائیں گے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس دینے سے بھی زیادہ ہے اور بڑا ہے اور افضل ہے یا فرمایا کہ اللہ اس سے بھی زیادہ اور پاکیزہ ہے (یعنی اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوتی)۔

حضرت ابو عبد الرحمن الحبلی فرماتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز پڑھتے رہا کرو اگر تمہیں رات کے درمیان میں نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے تو تمہیں اچھی توفیق ملی ورنہ رات کے شروع میں ہی نماز ادا کر لیا کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھ لیا کرو)۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام پسند کرتے تھے کہ وہ مغرب کے بعد چار رکعات پڑھ لیا کریں۔

وتروں کی نماز کی فضیلت

(حدیث) حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

إن الله عز وجل قد أمركم بصلوة وهي خير لكم من حمر النعم وهي الوتر فجعلها فيما بين صلوة العشاء وطلوع الفجر.

(ترجمہ) اللہ نے تمہیں ایک نماز کا حکم دیا ہے اور وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور یہ وتر کی نماز ہے اس کو اللہ نے عشاء اور

فجر طلوع ہونے کے درمیان میں رکھا ہے (یعنی عشاء کی نماز کے بعد
اور طلوع فجر سے پہلے کسی بھی وقت میں اس نماز کو ادا کر سکتے ہو)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو ڈر ہو کہ وہ رات کے اخیر میں نہیں جاگ سکے گا تو اس کو چاہیے کہ وہ
رات کے شروع میں وتر ادا کر لے اور جس کو امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ جائے
گا تو اس کو چاہیے کہ وہ رات کے آخر میں نماز پڑھے کیونکہ رات کے آخر میں فرشتے
موجود ہوتے ہیں (اور یہ رات کے اخیر میں اس کا ادا کرنا افضل ہے)۔

سے عبادت کی تو اللہ اس کو اس کی بڑی عمر کے وقت حکمت (دین کی سمجھداری) کی تلقین کرتے ہیں اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ یوسف ۲۲)

(ترجمہ) اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

(حسن الصالحین ۲۸۱۸)

ایک عالم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چند لوگوں کی طرف دیکھا جو کسی آدمی کی مزدوری کر رہے تھے مزدوری کے بعد وہ اس آدمی کے پاس گئے تا کہ اپنی مزدوری کی اجرت حاصل کریں تو وہ آدمی بھی ان مزدوروں کے اندر گھس گیا اور کہا مجھے بھی دے جس طرح سے تو نے ان مزدوروں کو دیا ہے تو اس آدمی نے کہا میں تجھے کیسے دوں؟ جب کہ تو نے کوئی کام نہیں کیا مجھ سے چاہتا ہے تو اس نے اس آدمی سے کہا کیا تو اس کو دیتا ہے جو تیری مزدوری کرتا ہے اس نے کہا ہاں تو وہ شخص اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا پھر کہا اے نفس اس بات میں غور کرے اگر تو عمل کرے گا تو تجھے ملے گا اور اگر تو عمل نہیں کرے گا تو تجھے کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ (حسن الصالحین ۲۸۱۹)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کی والدہ نے ان سے فرمایا اے بیٹے کاش کہ تو ایک دن کی ملاقات سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے تو انہوں نے عرض کیا اے اماں جان ہمارے لئے ایک مقصود مقرر کر دیا گیا ہے اور ہمیں اس میں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے آج میں اپنے آپ کو تھکا رہا ہوں شاید میں کل سبقت لے جا سکوں۔

(حسن الصالحین ۲۸۲۰)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ دو شخصوں میں سے ایک دانشور نے کہا مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں جنت کے ثواب کی امید پر اس کی عبادت کروں اور میں مزدور کی طرح ہو جاؤں کہ اس کو مزدوری دی جائے تو وہ کام کرے اگر نہ دی جائے تو وہ کام نہ کرے۔ اور مجھے اپنے رب

سے اس طرح سے بھی بیا آتی ہے کہ میں اس کی جہنم کے عذاب کے ڈر سے عبادت کروں اور میں اس بُرے غلام کی طرح ہو جاؤں کہ اگر اس کو ڈرایا جائے تو کام کرے اگر نہ ڈرایا جائے تو کام نہ کرے لیکن میں اس کی اس طرح عبادت کروں گا جیسا وہ اس کا اہل ہے۔(۱) (حسن التنبہ ۲۸۲۱)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں ایک دن بھی زندہ رہنے کو پسند نہ کرتا ایک اللہ کے لئے گرمیوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) دوسرا رات کے درمیان میں سجدے کرنا (یعنی کثرت سے رات کو نوافل پڑھنا) تیسرا ان لوگوں کی مجلس اختیار کرنا جو اچھی باتوں کو چن لیتے ہیں جس طرح سے تم میں سے کوئی اچھے پھلوں کو چن لیتا ہے۔

(حسن التنبہ ۲۸۲۲)

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے قرآن کی تلاوت لذت دیتی تو نہ رکوع کرتا اور نہ سجدہ کرتا (یعنی اس تلاوت کے لئے قیام نماز کو لمبا کر دیتا) اور جب مجھے سجدے میں لذت ملتی تو پھر نہ قرأت کرتا اور نہ رکوع کرتا (بلکہ نماز کا سجدہ لمبا کر دیتا) جس کام کی مجھے توفیق ہو اس سے وابستہ رہنا تو نے کسی ایسے آدمی کو دیکھا جو کسی چیز کی طلب میں ہو پھر جب وہ اس کو مل جائے تو وہ اس کو چھوڑ دے۔ (حسن التنبہ ۲۸۲۳)

عبادت میں زیادہ مشقت سے پرہیز

(حدیث) مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انّ اللہ یحبّ الرّفق فی الامر کلّہ۔

---

(۱) [illegible] سبحانه وتعالى [illegible] لا تناهي [illegible] الخوف [illegible] سبحانه وتعالى من العقوبة [illegible] قال الله فيهم انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين (الانبياء: ۹۰) [illegible]

عبادت میں سلیقہ مطلوب ہے

ایک دانشور کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (الملک ۲)

(ترجمہ) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے۔

آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم میں سے زیادہ عمل کرنے والا کون ہے (بلکہ یوں کہ امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے)۔ (بستان الصالحین ۲۸۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تجھ پر فرض کی ہیں ان کو ادا کر تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار بن جائے گا۔ اور جن چیزوں سے اس نے تجھے منع کیا ہے ان سے رک جا تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار بن جائے گا اور جو کچھ اللہ نے تیرے حصے میں تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی ہو جا تو تو لوگوں میں سب سے زیادہ قناعت پسند ہو جائے گا۔

(بستان الصالحین ۳۔ ۲۸۲۳)

عبادت میں تین اہم چیزیں

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں تین چیزیں عبادت کی سب سے اہم چیزیں ہیں۔ (۱) رات سے محبت کرنا تاکہ تہجد کے لئے بیدار رہا جائے اور اللہ کے لئے خلوت اختیار کی جائے۔ (۲) صبح سے نفرت کرنا تاکہ لوگوں کا سامنا نہ ہو اور دنیاوی غفلت نہ ہو۔ (۳) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنا اس خوف سے کہ کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ۹۔ ۳۲۰)

تسبیح پر ذکر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کا ایک دھاگہ تھا جس میں ایک ہزار گرہیں لگی ہوئی تھیں وہ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک اس

اس پوری تسبیح پر تسبیح نہ ادا کر لیتے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱/۳۸۳)

چہرہ خاک آلود کرنا

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت مسروق ملے اور فرمایا اے سعید کوئی چیز باقی نہیں رہی کہ جس کی رغبت ہو سوائے اس کے کہ ہم اپنے چہروں کو خاک آلود کر لیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۹۶)

عبادت بڑی مشکل چیز ہے

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں خدا کی قسم عبادت جو ہے وہ پہاڑوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۳۲۰)

عبادت میں نماز و روزہ کی اہمیت

حضرت سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت البنانیؒ سے سنا انہوں نے فرمایا عابد اس وقت تک کبھی بھی عابد نہیں کہلایا جا سکتا اگرچہ اس میں ہر طرح کی خیر کی خصلت ہو جب تک کہ اس میں یہ دو خصلتیں نہ ہوں نماز اور روزہ کیونکہ یہ عابد کے گوشت اور خون ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۳۱۸-۳۱۹)

تفقہ اور فکر افضل عبادت ہے

حضرت صالح بن محمد بن زائدہ سے منقول ہے کہ قبیلہ بنولیث کے کچھ نوجوان عبادت گزار تھے جب دوپہر ہوتی تو مسجد کی طرف چلے جاتے اور نماز میں مشغول رہتے حتی کہ عصر کی نماز بھی پڑھ لیتے تو حضرت صالح نے حضرت سعید سے فرمایا:

عبادت اس کو کہتے ہیں کاش کہ ہمیں بھی قوت ہوتی جتنا کہ ان جوانوں میں ہے تو حضرت سعید نے فرمایا یہ کون سی عبادت ہے عبادت تو یہ ہے کہ آدمی کو دین کی سمجھ ہو اور اللہ کی طرف اس کو توجہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۱۶۲)

معرفت خداوندی کے ساتھ عمل کی زیادہ اہمیت ہے

حضرت القاسم الجوعی فرماتے ہیں کہ وہ عمل جو معرفت خداوندی کے ساتھ ہو وہ بغیر معرفت والے بہت سے عمل سے بہتر ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹/۳۲۳)

عبادت کی بے مثال اقسام

حضرت ابو عبداللہ الساجی فرماتے ہیں کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان جیسی خصلتوں کے ساتھ اللہ کی عبادت نہیں کی گئی۔

نمبر۱: کسی سے نہ ڈرو سوائے اللہ کے۔

نمبر۲: اللہ کے واسطے دینے پر کسی کو نہ لوٹاؤ اور اللہ کے بارے میں بخل نہ کرو یعنی اللہ کیلئے رد کرو اور اللہ کیلئے دو یعنی جس نے اللہ کو پہچان لیا تو وہ منزل تک پہنچ گیا۔

اور حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں ہدایت کی علامات میں سے سب سے واضح علامت یہ ہے کہ جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے یعنی جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو وہ عبادت کے ذریعے مقام تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۹/۲۱۳-۲۱۴)

دولت مند، مریض اور غلام سے عبادت کا حساب

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کو بلایا جائے گا دولت مند کو اور مریض کو اور غلام کو پھر اللہ تعالیٰ دولت مند سے کہیں گے تجھے کس چیز نے عبادت کرنے سے روکا تھا تو وہ کہے گا آپ نے مجھے بہت مال دیا تھا تو میں سرکش ہو گیا تھا تو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو ان کی حکومت سمیت بلایا جائے گا اور دولت مند سے پوچھا جائے گا کیا تو زیادہ مشغول تھا یا یہ؟ تو وہ کہے گا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان کو تو اس سے میری عبادت سے نہیں روکا تھا پھر بیمار کو بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کہیں گے تجھے کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا تو وہ کہے گا اے رب آپ نے مجھے میرے بدن میں مشغول کر دیا تھا تو حضرت ایوب علیہ السلام کو

سے آدمی آسانی سے عبادت بھی کر سکتا ہے بہ نسبت گرمی کے کہ اس میں راتیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اور گرمی میں عبادت بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ (امداد اللہ انور)

عبادت گذاری کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ عابد کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۳۱۴)

عبادت سے طاقت بڑھتی ہے

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں جو شخص عبادت کرتا ہے اس کی قوت بڑھ جاتی ہے اور جو سستی کرتا ہے اس کی سستی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، ۴/۵۸)

عشرہ ذوالحجہ میں جاگنا اور عبادت کرنا

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ان دس راتوں میں اپنے دیئے نہ بجھایا کرو آپ کو ان راتوں میں عبادت بڑی پسند آتی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے خدمت گزاروں کو بھی جگا لو وہ بھی نو ذی الحجہ کا روزہ رکھ لیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ۴/۲۸۱)

افضل عبادت

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا سن لو افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے بچنا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۵/۲۹۶)

لمبے قیام والا افضل ہے یا لمبے سجدے والا

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں اے ابو عبداللہ دو آدمی ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک لمبا قیام کرتا ہے اور خوب توجہ سے رکعات ادا کرتا ہے اور دوسرا سجدہ لمبا کرتا ہے ان دونوں میں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ ان میں سے جو

ہونے پر رحمت فرما۔ (حلیۃ الاولیاء ۶: ۱۴۳)

صاحب اخلاص معترف تقصیرات کی عبادت افضل ہے

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک راہب سے ملا اور کہا اے راہب تیری نماز کیسی ہے؟ تو راہب نے کہا میرا خیال کسی بھی ایسے آدمی کے متعلق نہیں ہے جس نے جنت اور جہنم کا ذکر سنا ہو اور پھر اس کا کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جس میں وہ نماز نہ پڑھتا ہو تو اس نے پوچھا کہ تو موت کو کتنا یاد کرتا ہے؟ تو اس نے کہا میں کوئی قدم نہیں اٹھاتا اور دوسرا قدم نہیں رکھتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ میں مرنے والا ہوں پھر راہب نے پوچھا اے آدمی تیری نماز کیسی ہے؟ اس نے کہا میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روتا بھی ہوں حتی کہ میری آنکھوں کے آنسوؤں سے گھاس اگ آتی ہے تو راہب نے کہا تجھے تو یہ ہونا چاہئے کہ اگر تو رات کو ہنسے اور اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کرتا ہو تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو روئے اور تو اپنے عمل کا دکھلاوا کر رہا ہو کیونکہ ریاکار کا کوئی عمل (آسمان کی طرف) نہیں اٹھتا۔ (حلیۃ الاولیاء ۴: ۴۸)

عابد کے لئے زمین کی گواہی اور موت پر غم

حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ جو آدمی بھی اللہ کے لئے زمین کے حصوں میں سے کسی حصے پر کوئی سجدہ کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا ہے) تو وہ مقام اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا اور جس دن وہ مرتا ہے اس پر وہ جگہ بھی روتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ۵: ۱۹۵)

حضرت صفوان بن سلیم کی عبادت کا مقام

حضرت انس بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن سلیم کو دیکھا اگر ان کو یہ کہا جاتا کہ کل قیامت ہے وہ جتنی عبادت کرتے تھے اس پر مزید اضافہ نہیں کر سکتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۳: ۱۵۹)

حضرت فضیل بن عیاض کی عبادت کی حالت

حضرت اسحاق بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بھی اپنے نفس کے متعلق زیادہ ڈرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی لوگوں سے زیادہ اپنے آپ کو ان کے بارے میں پر امید دیکھا ہے سوائے فضیل کے۔ ان کی قراءت قرآن میں غم خراش تلاوت اور ٹھہر ٹھہر کے آرام آرام سے پڑھنا تھا گویا کہ وہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہوتے تھے جب کسی آیت سے گزرتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا تو اس کو بار بار پڑھتے اور اس کا سوال کرتے اور ان کی رات کی نماز اکثر بیٹھ کر ہوتی تھی آپ کے لئے مسجد میں ایک چٹائی بچھا دی جاتی تھی آپ رات کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب ان کی آنکھوں پر نیند غالب آتی تو اپنے آپ کو اس چٹائی پر ڈال دیتے پھر تھوڑی دیر سوتے پھر اٹھ کھڑے ہوتے پھر عبادت کرتے پھر جب نیند غالب ہوتی سو جاتے پھر اسی طرح سے ان کا طریقہ ہوتا حتیٰ کہ صبح ہو جاتی اور ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان کو اونگھ آتی تھی تو آپ سو جاتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ عبادت کا یہ طریقہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۸/۹۸)

ایک رکعت میں پوری سورۃ بقرہ

حضرت عون بن عبد اللہ نے حضرت ابو اسحاق سے پوچھا آپ کی اب نماز کی کیا حالت باقی رہ گئی ہے؟ فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک رکعت میں سورۃ البقرہ پڑھ لیتا ہوں تو حضرت عون بن عبد اللہ نے فرمایا کہ آپ کا شر ختم ہو گیا اور خیر باقی رہ گئی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۴/۳۳۹)

طہارت اور طہارت میں رہنے کی فضیلت

سابقہ گناہ معاف

حضرت حمران فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں وضو کا پانی لے گیا وہ ایک چوکی پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ نے وضو کیا جب کہ آپ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر فرمایا جس نے اس طرح سے وضو کیا پھر مسجد میں آیا اور دو رکعت (نفل) ادا کیں پھر بیٹھ گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (سفن الصالحین ۷۷-۶)

وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مومن وضو کرتا ہے پھر کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں اور جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکلتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی نکلتے ہیں پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکلتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکلتے ہیں پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا اس کے لئے انعام ہوتا ہے۔ (سفن الصالحین ۷۹-۶)

اس طریقہ سے جنت کے سب دروازے کھل جاتے ہیں

(حدیث) مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور وضو بھی اچھے طریقے سے کیا پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا:

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ.

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (عمل الصالحین ۱۸۰)

وضو کا پانی بابرکت ہے

حضرت یزید الازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول کو وضو کرایا پھر ان کے پاس تولیہ لے آیا تو انہوں نے اس سے اپنا منہ پونچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے کے ایک کونے سے پونچھا پھر فرمایا کہ وضو برکت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ یہ برکت والا پانی خود سے آپ خشک ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء ۵/۱۸۰)

نماز باجماعت

جماعت سے رہ جانے پر ساری رات عبادت

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ عادت تھی کہ جب ان کی عشاء کی نماز باجماعت رہ جاتی تو آپ باقی رات جاگ کر عبادت میں گذار دیتے تھے۔
اور حضرت بشر بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ساری رات عبادت میں معروف رہتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱: ۳۰۳)

جو اللہ کو اس سے ملنا چاہتا ہے تو جماعت سے نمازوں کی پابندی کرے

حضرت ابو بحریہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حمص میں داخل ہوا تو حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ کے پاس امن کی حالت میں آئے تو اس کو چاہئے کہ ان پانچ نمازوں میں حاضری دے جب ان کی اذان دی جائے کیونکہ یہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہے اور ان طریقوں میں سے ہے جن کو تمہارے لئے تمہارے نبی نے سنت قرار دیا ہے اور یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں میری نماز کی جگہ ہے میں وہاں نماز پڑھ لوں گا اگر تم اس طرح کرو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱: ۲۳۳)

چالیس سال سے میری نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے میری نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی۔ (حلیۃ الاولیاء ۲: ۱۶۲)

تیس سال سے اذان مسجد میں سن رہا ہوں

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے فرمایا کہ تیس سال ہو گئے ہیں جب بھی بھی مؤذن نے اذان دی ہے تو میں مسجد میں ہی موجود ہوتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۶۲/۲)

پچاس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی

حضرت عبدالمنعم بن ادریس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پچاس سال تک پڑھی۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۳۳/۲)

نماز با جماعت سے متعلق آیت

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ۔ (القلم ۴۳)

(ترجمہ) اور پہلے ان کو سجدہ کرنے کیلئے بلایا جاتا رہا جب کہ وہ صحیح سالم تھے (یعنی قدرت رکھتے تھے)۔

فرمایا کہ اس سے مراد نماز با جماعت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۲۸۶/۴)

نماز با جماعت سب سے لذیذ عمل ہے

حضرت محمد بن واسع نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی چیز زیادہ لذت والی نہیں ہے جتنا نماز با جماعت سے اور دوستوں سے ملنا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۳۹۱/۲)

راتیں پہلے فوت ہوگیا تو میں نے ان دونوں کی فضیلت نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا کہ دوسرا مسلمان نہیں تھا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں وہ بھی کوئی حرج نہیں تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے لبالب میٹھی نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس سے گزرتی ہے اور اس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غوطہ لگاتا ہے کیا تم اس میں دیکھتے ہو کہ کچھ اس کی میل رہ جاتی ہے؟ نہیں کیا معلوم کہ اس کو اس کی نماز نے کہاں تک پہنچایا ہے۔ (منتخب الصالحین ۲۸۶)

(فائدہ) ان دونوں میں سے ایک بھائی پہلے شہید ہوگیا تھا حضور ﷺ نے شہید پر نمازی کی فضیلت کو اس حدیث بیان فرمایا۔

نماز گناہوں کے لئے کفارہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہے پھر یہ آیت پڑھی:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (هود: ١١٤)

(ترجمہ) بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(منتخب الصالحین ۲۸۹)

بندے کی سجدے سے افضل کوئی حالت نہیں ہوتی

حضرت نضر بن سلم سے مروی ہے کہ بندے کی کوئی حالت ایسی نہیں جو اس کو اللہ کے زیادہ قریب کرنے والی ہو جب کہ وہ سجدے کی حالت میں پڑا ہو۔

ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون

شخص اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک کہ وہ ادھر ادھر توجہ نہ کرے۔ اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اس کے لئے اپنے آپ کو تنہا کر دیا اور اس کہا تمہارا کیا کام ہے تو وہ آدمی دائیں اور بائیں دیکھتا ہے اور بادشاہ اس کو کہتا ہے تیری کیا حاجت ہے میری طرف اپنے رخ سے متوجہ ہو جا پھر بھی وہ دائیں بائیں دیکھتا ہے اور بادشاہ اس کو آخر تک یہی کہتا ہے یعنی آدمی بغیر حاجت پوری کئے وہاں سے نکل جائے۔

عشاء اور صبح کی نماز باجماعت کا ثواب پوری رات کی عبادت کے برابر ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی عشاء کی نماز میں شریک ہوا تو گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی جماعت میں شرکت کی تو گویا کہ اس نے ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ (۱)

حضور علیہ السلام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (۲)

نماز نہیں تو کچھ نہیں

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سب سے پہلے جس چیز کی طرف دیکھا جائے گا وہ آدمی کی نماز کا عمل ہوگا اگر اس سے وہ قبول ہو گئی تو اس کے باقی اعمال میں بھی دیکھا جائے گا اور اگر وہ قبول نہ ہوئی تو اس کے اور کسی عمل کی طرف بھی نہ دیکھا جائے گا۔ (۳)

---

(۱) موطا [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

جب چاہو بغیر ترجمان کے اللہ سے مل لو

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں اے ابن آدم تیری طرح کون ہو سکتا ہے اگر تو چاہے کہ اپنے مولیٰ کے پاس بغیر اجازت کے داخل ہو جائے تو تو ہو سکتا ہے عرض کیا گیا وہ کس طرح سے فرمایا تو اچھی طرح سے وضو کر لے اور اپنی محراب میں داخل ہو جا بس تو اپنے مولیٰ کے پاس داخل ہو گیا اس سے بغیر ترجمان کے گفتگو کر لے (یعنی نماز کے اعمال کر کے اللہ سے ہمکلام ہو جا)۔ (حسن الصالحین ۷۰۱)

اذان سن کر بغیر عذر کے حاضر نہ ہو تو اس کی کوئی نماز نہیں

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں جس نے اذان سنی اور بغیر عذر کے نماز میں شریک نہ ہوا تو اس کی کوئی نماز نہیں۔ (۱)

کیا دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے

حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں میری جماعت کی نماز رہ گئی تو مجھے تنہا ابو اسحاق البخاری نے تعزیت کی اگر میرا بیٹا مر جاتا تو دس ہزار سے بھی زیادہ لوگ مجھے تعزیت کرتے کیونکہ دین کی مصیبت لوگوں کے سامنے دنیا کی مصیبت سے زیادہ ہلکی ہے۔
(حسن الصالحین ۷۰۲)

اذان سن کر نہ آنے والے کے لئے کیا بہتر ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ انسان کے کانوں میں اگر تانبا پگھلا کر بھر دیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سنے اور اس کیلئے حاضر نہ ہو۔ (حسن الصالحین ۷۰۵)

مجھے نماز باجماعت عراق کی حکومت سے زیادہ محبوب ہے

حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ وہ مسجد کی طرف ایک دن آئے جب

---

(۱) وهو من حديث النبي ﷺ رواه ابوداود (۵۵۱) وابن ماجه (۷۹۳) و صحيحه ابن حبان (۲۰۶۴) والحاكم (۲۴۵/۱) (حسن الصالحين ۷۰۳)

شریک ہونے سے سستی کی پھر نکلے تو فرمایا کہ میں تمہارے سامنے معذرت کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس اس کپڑے کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا میں نے اس میں نماز پڑھی پھر اس کو میں نے اپنی بیٹیوں کو دے دیا حتی کہ انہوں نے بھی اس میں نماز پڑھ لی پھر میں نے اس کو لیا اور آپ کی طرف نکل پڑا ہوں۔

سیر اعلام النبلاء (۹/۳۱۶)

نماز باجماعت کا مقابلہ کوئی نماز نہیں کر سکتی

حضرت عبید اللہ القواریری فرماتے ہیں عشاء کی نماز باجماعت کبھی بھی میری فوت نہیں ہوتی تھی ایک دن میرے پاس ایک غلام آیا میں اس کے ساتھ مصروف ہو گیا پھر میں جب بصرہ کے قبیلوں میں نماز باجماعت کی تلاش میں نکلا تو سب لوگ نماز پڑھ چکے تھے میں نے اپنے جی میں کہا مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے اکیس (۲۱) گنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ پچیس (۲۵) گنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے ستائیس (۲۷) گنا افضل ہے تو میں اپنے گھر کی طرف لوٹا تو میں نے عشاء کی نماز کو ستائیس (۲۷) مرتبہ پڑھا پھر سو گیا تو میں نے اپنے آپ کو کچھ لوگوں کے سامنے دیکھا جو گھوڑوں پر سوار تھے اور میں بھی سوار تھا اور ہم گھوڑوں کو دوڑا رہے تھے اور ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے سبقت لے رہے تھے تو میں نے گھوڑے کو مارا تا کہ ان سے مل جائے تو میری طرف ان میں سے آخری آدمی نے مڑ کر دیکھا اور کہا اپنے گھوڑے کو مشقت میں نہ ڈال تو ہمیں نہیں مل سکتا میں نے کہا کیوں نہیں اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے۔

سیر اعلام النبلاء (۱۱/۴۴۳)

امام ابن جریرؒ کا نماز کا اہتمام

حضرت ابوبکر دینوری فرماتے ہیں جب سوموار کے دن ظہر کا وقت ہوا جس میں آپ آخری وقت میں دنیا سے رخصت ہو رہے تھے امام ابن جریرؒ نے پانی مانگا تا کہ

اپنے وضو کو تازہ کریں تو ان سے کہا گیا آپ نماز کو موخر کر دیں ظہر اور عصر ساتھ ملا کر پڑھ لیں گا تو آپ نے انکار کیا اور ظہر کو تنہا پڑھا اور عصر کو اپنے وقت پر پڑھا اور نماز کو بھی مکمل اور خوبصورت انداز سے ادا کیا۔ (سیر اعلام النبلاء [illegible])

حضرت عمرؓ ظہر و عصر کے درمیان نہیں سوتے تھے

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ظہر و عصر کے درمیان کا وقت جاگ کر گزارتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء [illegible])

جو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہے بالآخر اس کیلئے کھول دیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تو نماز میں ہوتا ہے تو گویا بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء [illegible])

نماز کو کفارہ سمجھ کر پڑھتا ہوں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بھی میں نے کوئی نماز ادا کی ہے تو مجھے امید ہوتی ہے کہ یہ نماز کفارہ ہوگی۔ (حلیۃ الاولیاء [illegible])

بیس سال مشکل سے نماز پڑھی اب بیس سال سے مزے سے پڑھ رہا ہوں

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ

بیس سال نماز میں مشقت اٹھائی اور بیس سال سے نماز میں سرور حاصل کر رہا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء [illegible])

حضرت ثابت بنانیؒ کو نماز محبوب کر دی گئی

حضرت ثابت بنانیؒ ہماری طرف تشریف لائے جب کہ ہم قبلہ رخ بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا اے جوانو تم میرے اور میرے رب کے درمیان حائل ہو گئے ہو میں اس کو

سجدہ کرنا چاہتا ہوں (آپ کو نماز محبوب کر دی گئی)۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۳۲۲)

بعض اکابر کی نماز میں تھکاوٹ کی حالت

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں میں بنی عدی کے ایسے لوگوں سے ملا ہوں کہ ان میں سے کوئی ایک نماز پڑھتا تھا تو وہ تھک کر اپنے بستر کی طرف چوکڑی مار کر سرین کے بل آتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۳۵۹)

حضرت ابن زبیر کی حالت قیام

حضرت عطا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر جب نماز پڑھتے تھے تو ایسا لگتا تھا جیسا کہ ستون کھڑا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱/۳۳۵)

چٹانوں کی بارش میں بے خوف نماز

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن منکدر نے بیان کیا کہ اگر تم ابن زبیر کو دیکھتے جب وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو تم کہتے کہ کسی درخت کی ٹہنی ہے جس کو ہوا ہلا رہی ہے توپ سے ادھر ادھر چٹانیں گر رہی تھیں لیکن آپ کوئی پرواہ نہیں کر رہے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱/۳۳۵)

قیامت کے دن منقوص لوگ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قیامت کے دن منقوصین کے نام سے بلائے جائیں گے پوچھا گیا منقوص کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اپنی نماز میں ادھر ادھر توجہ کی وجہ سے نماز میں نقص پیدا کرتے ہیں یا اپنے وضو کو ناقص رکھتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۱/۳۱۱)

جب نماز پڑھو تو آخری سمجھ کر پڑھو

حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل نے اپنے بیٹے کو فرمایا

حضرت سفیان ثوریؒ کا طویل تہجد

حضرت علی بن فضیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے ان کے سر اٹھانے سے پہلے طواف کے سات چکر لگائے تھے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں مغرب کے بعد دیکھا انہوں نے نماز شروع کی پھر سجدہ کیا پھر سجدے سے سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ عشاء کی اذان ہوگئی۔ (صفوۃ الصفوۃ ج۳ ص۱۵۰)

حضرت حسن بن صالحؒ کی حالت

حضرت یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نماز کے وقت میں آیا ہوں تو میں نے ان کو دیکھا وہ قبلہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے اور گریہ طاری ہوتی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء ج۷ ص۳۲۹)

اندھیرے میں نماز کیلئے جانے والوں کا قیامت کے دن کامل نور

حضرت ابو ادریس خولانی فرماتے ہیں وہ لوگ جو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بدلے میں قیامت کے دن کامل نور عطا فرمائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء ج۵ ص۱۲۵)

جس کو نماز ظلم سے نہ روکے اس کو خدا سے سزا ملے گی

حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کی یہ حالت ہو کہ جب اس کو اس کی نماز ظلم سے نہ روکے تو اللہ کے نزدیک اس کی نماز انتقام کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھاتی آپ اس آیت کی یہی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت: ۴۵)

(ترجمہ) جنہیں سوداگری اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے (نماز قائم رکھنے سے اور زکوۃ دینے سے) غافل نہیں کرتی۔

فرمایا کہ صحابہؓ خریدتے بھی تھے اور بیچتے بھی تھے اور فرض نمازوں کو جماعت سے ادا کرنے کو نہیں چھوڑتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۵/۷)

اگر جماعت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتا

امام زہریؒ ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جو پڑھنے میں غلطی کرتا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر نماز باجماعت علیحدہ پڑھنے سے افضل نہ ہوتی تو میں اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔ (حلیۃ الاولیاء ۳۶۳/۳)

نماز میں آدمی کیا نیت رکھے؟

امام ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوریؒ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے وہ اپنی نماز میں کیا نیت کرے فرمایا اپنے رب سے مناجات کی نیت کرے۔ (حلیۃ الاولیاء ۶۰/۷)

فجر میں امام زہریؒ کی امامت اور قراءت

ابن مہدیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زہریؒ کے پیچھے ایک مہینہ نماز پڑھی آپ فجر کی نماز میں تبرک الذی بیدہ الملک اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۳۷۰/۳)

حضرت کرز جب کسی صاف جگہ سے گزرتے تو اتر کر نماز پڑھتے تھے

حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کرز کی سفر میں صحبت اختیار کی تو جب آپ کسی صاف جگہ سے گزرتے تھے وہاں اتر کر نماز پڑھتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۷۹/۵)

تہجد کے لئے اچھا لباس اور خوشبو

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن حکیم صنعانیؒ جب تہجد کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنے عمدہ کپڑے پہنتے تھے اور عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے تھے آپ تہجد گذاروں میں سے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۹۵/۸)

پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کو اللہ نے عابد کا نام دیا ہے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ نیکیاں جن سے اللہ برائیوں کو مٹاتا ہے جس طرح سے پانی میل کو ختم کرتا ہے وہ پانچ نمازیں ہیں فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انّ فی ھذا لبلٰغا لقوم عابدین. (انبیاء: ۱۰۶)

(ترجمہ) اس میں کافی مضمون ہے ان لوگوں کیلئے جو بندگی کرتے ہیں۔

ان پانچوں نمازوں کے پڑھنے والوں کے لئے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو عابدین کا نام دیا ہے۔

اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان قراٰن الفجر کان مشھودا. (الاسراء: ۷۰)

(ترجمہ) بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے۔

فجر کی نماز کی تلاوت کے لئے ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۸۴/۵)

فرائض اور نوافل کے ثواب کی انتہاء

حضرت کعب فرماتے ہیں اگر تم میں سے کوئی شخص نفل کی دو رکعت کا ثواب جان لے تو وہ اس کو بڑے بڑے پہاڑوں سے بھی بڑا دیکھے اور فرض نماز تو اللہ کے نزدیک سب سے بڑی ہے کون ہے جو اس کی صفت بیان کر سکے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۸۴/۵)

پھر انہوں نے حضرت حاتم سے فرمایا: ہم اس کی ادائیگی سے سوال کی ابتداء کرتے ہیں۔

تو حضرت حاتم نے ان حضرات سے فرمایا:

نماز کے حکم ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو۔ احتساب کے ساتھ سکون اختیار کر سنت طریقہ سے نماز میں داخل ہو تعظیم کے ساتھ تکبیر کہہ ترتیل کے ساتھ قرأت کر خشوع کے ساتھ رکوع کر خضوع کے ساتھ سجدہ کر سکینت کے ساتھ اٹھ اخلاص کے ساتھ تشہد ادا کر رحمت کے ساتھ سلام پھیر۔

حضرت یوسف نے پوچھا یہ تو ادب ہو گیا اب معرفت نماز کیا ہے؟

فرمایا: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہے پس تو بھی اس کی طرف متوجہ ہو جا' جو تیری طرف متوجہ ہے اور اپنے دل کی تصدیق کی جہت سے جان لے کہ وہ تیرے قریب ہے۔ تجھ پر قادر ہے جب تو رکوع کرے تو یہ امید نہ رکھ کہ اس سے اٹھ سکے گا اور جب سجدہ کرے تو یہ امید نہ رکھ کہ تو قیام کر سکے گا اور جنت کو اپنی دائیں طرف سمجھ دوزخ کو بائیں طرف پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے جب تو نے یہ کیا تب تو نے نماز ادا کی۔

تو حضرت یوسف اپنے مریدوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہماری زندگیوں میں جتنی نمازیں گزری ہیں اٹھو ہم ان کو لوٹا لیں۔ (بحر الدموع)

حضرت ابو عبد اللہ الساجی کی نماز کی حالت

حضرت ابو الحسن بن ابی الورد فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ الساجی نے ایک دن اہل طرطوس کو نماز پڑھائی تو وہاں سے کوچ کرنے کی آواز بلند کی گئی لیکن آپ نے نماز کو کم نہ کیا جب وہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا گیا تو جاسوس ہے فرمایا کس طرح؟ کہا لوگوں نے بھاگنے کے لئے پکارا تھا اور تم نماز میں ہی لگے رہے اور نماز کو ہلکا نہ کیا تو فرمایا نماز کا نام صلوٰۃ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ اس سے اللہ سے اتصال حاصل ہوتا ہے اور میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی ایک شخص نماز میں ہو اور اس کے کان میں اس بات

سے علاوہ کوئی بات پڑھے جس کو وہ اللہ سے طلب کرتا ہو۔ (صفۃ الصفوۃ [illegible])

امام احمد بن حنبلؒ روزانہ تین سو نوافل پڑھتے تھے

امام احمدؒ کے بیٹے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ہر رات دن میں تین سو رکعات ادا کرتے تھے پھر جب (حکومت کی طرف سے) کوڑے پڑے تو آپ ان سے ضعیف ہو گئے تو آپ روزانہ رات دن ڈیڑھ سو رکعات ادا کرتے تھے جب کہ آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔ (صفۃ الصفوۃ [illegible])

نماز کے ناقص رہ جانے کا خوف

حضرت ابو حصین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حبیب بن [illegible] کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔

اللّٰھمّ ان کنت نقصت منھا شیئا او قصرت فیھا فاغفرلی۔

(ترجمہ) اے اللہ اگر میں نے نماز سے کچھ کم کر دیا ہے یا اس میں تقصیر کی ہے تو مجھے معاف کر دیجئے۔

گویا کہ انہوں نے بہت بڑا گناہ کر لیا تھا جس سے وہ معافی مانگ رہے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۸: ۱۳۵)

کیا تجھ پر دروازہ بند تو نہیں

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مٹھاس تین چیزوں میں تلاش کرو نماز میں اور قرآن میں اور ذکر میں پس اگر تم ان چیزوں میں مٹھاس کو پالو تو عمل کرتے رہو اور بشارت سمجھو اور اگر تم ان میں لذت حاصل نہ کرو تو جان لو کہ تم پر دروازہ بند ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ۶: ۱۵۱)

ہر مسجد سے گزرتے ہوئے حضرت ثابت بنانیؒ نماز پڑھتے تھے

حضرت ابن شوذب فرماتے ہیں کہ بسا اوقات میں حضرت ثابت بنانیؒ کے

ساتھ سفر کرتا تھا تو جب بھی آپ کسی مسجد سے گزرتے تھے تو اس میں داخل ہو کر نماز ادا کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۳۴۱/۳)

نماز کی سنتوں کی اہمیت

حضرت زرارہ حضرت ابوالخلال العتکی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

من صلی فی الیوم ثنتی عشرة رکعة حرم اللہ لحمه علی النار

(ترجمہ) جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو دوزخ پر حرام کر دیں گے)۔

فرمایا کہ اس کے بعد میں نے ان کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(فائدہ) ان بارہ رکعات سے مراد پانچ نمازوں کی سنن موکدہ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۰۹/۳)

عورت نماز میں بالوں کو بھی چھپائے

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہدؒ سے سنا فرمایا جو عورت نماز کے لئے کھڑی ہے اور اپنے بالوں کو نہیں ڈھانپتی تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(حلیۃ الاولیاء ۲۹۹/۳)

بیٹے پر سانپ گرنے کے باوجود نماز نہ توڑی

حضرت عمرو بن قیس اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خدمت میں ان کے گھر میں حاضر ہوئیں جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک سانپ ان کے بیٹے ہاشم پر گر گیا تو گھر والے چیخنے لگے سانپ، سانپ، پھر اس کو قتل کر کے پھینک دیا تب بھی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی نماز کو نہ توڑا۔

سیر اعلام النبلاء (۳/ ۳۷۰)

حضرت انس بن مالکؓ کی بہترین نماز

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک سفر و حضر میں لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین نماز پڑھتے تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۳/ ۴۰۰)

طویل سجدہ کی وجہ سے اگر تم انہیں دیکھتے تو مردہ سمجھتے

حضرت ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت حبیب بن ثابت کو سجدے کی حالت میں دیکھا اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے مر چکے ہیں۔ (یعنی ان کا سجدہ بہت لمبا ہوتا تھا)
سیر اعلام النبلاء (۵/ ۲۹۱)

حضرت ابراہیم تیمیؒ پر سجدہ میں چڑیاں بیٹھ جاتی تھیں

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی جب سجدہ کرتے تھے تو گویا کہ وہ دیوار کا ایک حصہ ہیں جن کی پشت پر چڑیاں بیٹھ جاتی تھیں۔
سیر اعلام النبلاء (۵/ ۶۱)

امام اوزاعیؒ کے نزدیک خشوع نماز

امام اوزاعی سے نماز کی خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا آنکھوں کا بند کرنا اور کندھوں کو جھکا کر اور دل کو نرم رکھنا اور یہی غم اور خوف کا نام ہے۔
سیر اعلام النبلاء (۷/ ۱۱۹)

بعض اکابر کی مجلس کی کیفیات

حضرت احمد بن یونس فرماتے ہیں میں نے کہا جب میں حضرت سفیان ثوری کی مجلس سے واپس ہوتا ہوں تو اپنے نفس میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے بہترین چیز سیکھی ہے اور جب حضرت مالک بن مغول کے پاس سے آتا ہوں تو اپنی زبان کی حفاظت سیکھ کر آتا ہوں اور جب حضرت شریک کے پاس جاتا ہوں تو عقل تمام لے کر آتا ہوں اور جب حضرت مندل بن علی کے پاس سے آتا ہوں تو میرا نفس مجھے نماز کے

خوبصورت انداز سے پڑھنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ سیر اعلام النبلاء (۱۰/ ۳۵۸)

منہ پر بھڑوں کا چھتہ گر گیا مگر نماز نہ توڑی

حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حضرت معلی بن منصور نے ایک دن نماز پڑھی تو آپ کے سر پر بھڑوں کا چھتہ گر گیا تو آپ نے نہ تو کسی طرف دیکھا اور نہ ہی نماز کو توڑا حتیٰ کہ اپنی نماز کو پورا کرلیا پھر لوگوں نے دیکھا تو آپ کا سر بہت پھول جانے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا۔ سیر اعلام النبلاء (۱۰/ ۳۶۸)

چور کی چوری پر بھی نماز نہ توڑی

حضرت سلفی فرماتے ہیں کہ حضرت جرجانیؒ بڑے پرہیز گار اور قناعت پسند تھے آپ کے گھر میں چور داخل ہوا تو جو کچھ اس نے دیکھا وہ اٹھا لیا آپ دیکھ رہے تھے جب کہ آپ نماز میں تھے تو آپ نے نماز کو نہ توڑا آپ علم نحو میں اللہ کی ایک نشانی تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۱۸/ ۴۳۳)

کثرت سجدہ سے حضرت مسعرؒ کے ماتھے کی حالت

حضرت خالد بن عمروؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر کو دیکھا گویا کہ ان کی پیشانی سجدوں کی وجہ سے بکری کا کھر ہو گیا اور ان کی حالت یہ تھی کہ جب وہ تمہاری طرف دیکھتے تو تم سمجھتے کہ انہوں نے کسی دیوار کی طرف دیکھا ہے کیونکہ بہت جلدی اپنی توجہ کو ادھر ادھر پھیر لیتے تھے۔ سیر اعلام النبلاء: ۷/۱۶۵۔

امام شعبہؒ کی حالت رکوع وسجدہ

حضرت احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قطن سے سنا فرمایا کہ میں نے حضرت شعبہ کو رکوع میں کبھی نہیں دیکھا مگر اس حالت میں کہ مجھے گمان ہوا کہ اب رکوع کرکے وہ اٹھنا بھول گئے ہیں اور جب بھی وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں تو میں نے یہی گمان کیا کہ اب بھی آپ بھول گئے ہیں۔ سیر اعلام النبلاء: ۷/۲۰۷۔

سر کی کھوپڑی پر سجدہ کا نشان

حضرت سفیان فرماتے ہیں مجھے ایک قبر کھودنے والے نے بتایا جو مدینہ کے لوگوں کی قبریں کھودتا تھا وہ بتاتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کی قبر کھودی تو ایک شخص کی قبر کھل گئی اور میں نے اس کی کھوپڑی کو دیکھا تو سجدے نے اس کی کھوپڑی کی ہڈی پر نشان ڈالا ہوا تھا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے تو اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے یہ حضرت صفوان بن سلیم کی قبر ہے۔

(سیر اعلام النبلاء [illegible])

اگر حضورؐ اس کو دیکھتے تو اس سے محبت فرماتے

حضرت حرملہ جو حضرت اسامہ بن زید کے غلام تھے ان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حجاج بن ایمن آیا اور اس نے نماز شروع کی تو نہ رکوع کو مکمل کیا اور نہ سجدے کو تو حضرت ابن عمر نے اس کو بلایا اور کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ تم نے نماز پڑھ لی؟ تم نے نماز نہیں پڑھی اپنی نماز کو لوٹا لو پھر جب وہ واپس جانے لگا تو حضرت ابن عمر نے فرمایا یہ کون ہے تو میں نے کہا حجاج بن ام ایمن تو آپ نے فرمایا اگر اس کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو اس سے محبت فرماتے۔

(سیر اعلام النبلاء ۳/۳۳۶)

حضرت مسروقؒ کی نماز میں دنیا سے بے توجہی

حضرت مسروقؒ (تابعی) کی یہ حالت تھی کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسا کہ دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ اپنے گھر والوں سے کہہ دیتے تھے کوئی کام ہو تو بتا دو پہلے اس کے کہ نماز کی طرف کھڑا ہو جاؤں۔

حضرت مسروقؒ اپنے اور گھر والوں کے درمیان پردہ حائل کر دیتے تھے اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے اور ان کو اور ان کی دنیا کو چھوڑ دیتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۲/۹۶)

حضرت ربیع بن خثیم کا سجدہ

حضرت ربیع بن خثیم جب سجدہ کرتے تھے گویا کہ ڈال دیئے جانے والے کپڑے کی طرح ہوتے تھے پھر چڑیاں آتی تھیں اور آپ پر بیٹھ جاتی تھیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۱۴/۲)

تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے

حضرت جعفر بن حیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے۔

پہلو میں آگ جل اٹھی مگر علم نہ ہوا

حضرت حبیب بن شہید فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے پہلو میں آگ لگ گئی لیکن آپ کو معلوم نہ ہوا حتی کہ بجھا دی گئی۔

حضرت مسلم بن یسار نماز میں بیمار سے لگتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو کبھی بھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر یہی خیال کیا کہ آپ مریض ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۲۹۰/۲)

حضرت مسلم بن یسار کی گھر اور نماز میں حالت

حضرت مسلم بن یسار جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو گھر والے خاموش ہو جاتے تھے ان کی کوئی بات نہیں سنی جاتی تھی لیکن جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے تو وہ باتیں بھی کرتے تھے اور ہنستے بھی تھے۔

(فائدہ) یعنی نماز سے باہر تو ان کا ادب واحترام ہوتا اور نماز میں چونکہ ان کو کوئی بات سنائی نہیں دیتی تھی اور نماز کی طرف اور اللہ کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو ان کو بات

کرنے کا اور ہٹنے کا موقع نہ پاتا تھا۔

حضرت مسلم بن یسارؒ کا خشوع

حضرت عبداللہ بن عونؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت مسلم بن یسارؒ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گویا کہ آپ میخ ہیں، ادھر ادھر نہیں ہلتے تھے نہ ایک قدم سے دوسرے قدم پر ہوتے تھے نہ ہی آپ کپڑے کو کوئی حرکت دیتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۲ر ۲۹۰)

دو نمازیوں اور دو روزہ داروں میں فرق

حضرت شفی بن ماتع الاصبحیؒ فرماتے ہیں کہ دو آدمی نماز میں ہوتے ہیں دونوں کندھے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور اسی طرح سے دو آدمی ایک ہی گھر میں ہوتے ہیں دونوں نے ایک ہی دن کا روزہ رکھا ہوتا ہے جبکہ ان دونوں کے روزوں کے درمیان آسمان اور زمین کا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ ایک کا روزہ اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے اور دوسرے کا ادنیٰ درجے کا اور دونوں کے درمیان مراتب میں اتنا ہی فرق ہوتا ہے جتنا آسمان و زمین میں ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۵ر ۱۶۷)

اگر تم منصورؒ کو دیکھتے تو کہتے یہ ابھی مر جائیں گے

حضرت ابوبکر بن ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت منصورؒ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تو کہتے یہ ابھی فوت ہو جائیں گے۔

تین بزرگوں کی نماز کی حالت

حضرت ابوبکر بن ثوریؒ ہی فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت منصور بن معتمرؒ کو اور حضرت عاصمؒ کو اور حضرت ربیع بن ابی راشدؒ کو نماز میں دیکھتے جنہوں نے اپنی ٹھوڑیوں کو اپنے سینوں پر رکھا ہوتا تو تم جان لیتے کہ یہ نماز کے ابرار لوگ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۵ر ۴۰)

ایسے ساکن گویا کہ گری ہوئی چیز ہیں

حضرت سلام بن ابی مطیع کی یہ حالت تھی کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے گویا کہ کوئی گری ہوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کرتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۸۸/۶)

نمازی کی نماز کے مرتبہ کا اندازہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں آدمی کی نماز اس درجے کی لکھی جاتی ہے جس درجے اس کی توجہ اور سمجھ ہوتی ہے۔

حضرت داود طائیؒ کا نماز میں خشوع

حضرت ابو خالد الطائی فرماتے ہیں میں اور میرے والد حضرت داود طائیؒ کی خدمت میں سلام کے لئے یا کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا مسجد کا ایک کنگرہ آپ کے قریب ہی گرا تو میں نے حضرت داود کو دیکھا کہ انہوں نے نہ تو اس سے خوف کیا اور نہ گھبراہٹ بلکہ اپنی نماز ہی کی طرف متوجہ ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۵۸/۷)

حضرت علی بن فضیل بن عیاض کا نماز میں خوف

حضرت اسماعیل الطوسی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت فضیل کے پاس تھے آپ کو غشی طاری تھی تو حضرت فضیل نے فرمایا اللہ نے تیرے عمل کی قدردانی کی ہے جس کو تم نے دیکھا ہے میں نے حضرت اسماعیل طوسی یا کسی اور سے سنا کہ ہم ایک دن صبح امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ حضرت فضیل بن عیاض بھی تھے امام نے جب آیت:

فیھن قاصرات الطرف (الرحمن: ۵۶)

(ترجمہ) ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی۔

پڑھی پھر امام نے سلام پھیرا تو میں نے کہا اے علی آپ نے سنا امام نے کیا پڑھا

تھا فرمایا کیا پڑھا تھا میں نے کہا

فیھن قاصرات الطرف (الرحمن ۵۶)

(ترجمہ) ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی۔

حور مقصورات فی الخیام (الرحمن ۷۲)

(ترجمہ) خیموں میں بٹھائی ہوئی حوریں ہیں۔

پڑھی تھیں فرمایا مجھے اس سے پہلے والی آیت نے مشغول کر لیا تھا

یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران (الرحمن ۳۵)

(ترجمہ) تم دونوں پر آگ کے صاف شعلے چھوڑے جائیں گے اور پگھلا ہوا تانبہ بھی پھر تم بدلہ نہیں لے سکو گے۔

(حلیۃ الاولیاء: ۹/ ۲۹۷-۲۹۸)

امام اوزاعیؒ خشوعِ نماز میں اندھے کی طرح تھے

حضرت بشر بن منذر قاضی مصیصہ فرماتے ہیں میں نے امام اوزاعیؒ کو دیکھا گویا کہ خشوع کی وجہ سے اندھے ہو گئے تھے۔ سیر اعلام النبلاء (۷/ ۱۱۹-۱۲۹)

خشوع میں حضرت شقیق بلخیؒ کے استاد کی حالت

حضرت شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں میں نے خشوعِ نماز کو حضرت اسرائیل سے سیکھا تھا ہم ان کے ارد گرد ہوتے تھے لیکن آپ کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دائیں کون ہے اور یہ کہ بائیں کون ہے کیونکہ آپ آخرت میں متفکر ہوتے تھے تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ نیک بندے ہیں۔ سیر اعلام النبلاء (۷/ ۳۵۹)

خشوع میں حضرت امام وکیعؒ کا مقام

حضرت مروان بن محمد الطاطری فرماتے ہیں میں نے جن لوگوں کو بھی دیکھا ہے حضرت وکیعؒ سے زیادہ خشوع والا نہیں دیکھا اور نہ ہی جن لوگوں کی صفت میرے

نمازِ جمعہ

حضرت عتبہ بن غلام کی جمعہ کے لئے تیاری

حضرت عتبہ بن غلام کی یہ عادت تھی کہ اپنے کپڑوں کے نیچے بالوں کا لباس پہنتے تھے (تاکہ ان سے کسی لذت حاصل نہ ہو) پھر جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو وہ کپڑے اتار دیتے تھے اور عمدہ کپڑے پہنتے تھے (کیونکہ جمعہ غریب مسلمانوں کا حج ہے اور حج بھی ایک قسم کی عید ہوتی ہے اور حضور پاک ﷺ نے بھی جمعہ کے دن نہانے اور اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے اس لئے آپ یہ عمل کرتے تھے۔) (حلیۃ الاولیاء ۶/۲۳۲)

جمعہ کے دن صدقہ کا دہرا ثواب

حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ جمعہ کے دن صدقہ کا ثواب دہرا ہو جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ۶/۲۱)

عید کے دن شکر یا فکر

حضرت محمد بن یزید بن خنیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہیب بن ورد کو دیکھا انہوں نے عید کے دن نماز پڑھی جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلے گئے وہ ان کے پاس سے گذر رہے تھے تو آپ ان کی طرف دیکھتے تھے پھر رقت طاری ہو جاتی تھی، پھر فرمایا اگر یہ لوگ یقین رکھتے ہوتے کہ ان کی یہ آج کی نماز قبول ہوگئی ہے تو ان کے لئے مناسب ہوتا کہ یہ شکر کی ادائیگی میں مشغول ہوتے بجائے اس کے کہ جس میں یہ مشغول ہیں اور اگر ان کی یہ حالت قبول نہیں کی گئی تو ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس حالت میں صبح کرتے کہ یہ اور زیادہ فکر میں مشغول ہوتے۔ (حلیۃ الاولیاء ۸/۱۴۰)

عید کے دن کے غریب

حضرت محمد ابن عمرو فرماتے ہیں کہ میں حضرت طاؤس کے ساتھ میدان میں عید کے دن نکلا تو آپ نے دیکھا کہ حجاج بن یوسف کی سواری کے پردے کو ہوا ادھر اُدھر ہلا رہی تھی تو فرمایا خدا کی قسم یہی مفلس اور غریب ہے میں نے کہا آپ یہ کہتے ہیں اور اس کی یہ شان ہے فرمایا یہ دین کا مفلس ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۳/۱۹۰)

حضرت کعب احبار سے روایت ہے فرمایا اے بیٹے اگر تجھے یہ بات خوش آئے کہ صف باندھنے والے تسبیح ادا کرنے والے (فرشتے) تجھ پر رشک کریں تو تو چاشت کی نماز کی حفاظت کر کیونکہ یہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور یہی لوگ اللہ کی تسبیح اور پاکیزگی ادا کرنے والے ہیں۔

نوافل کی توفیق کیوں نہیں ہوتی؟

حضرت سید ذوالنون مصریؒ سے پوچھا گیا ہمیں کیا ہے ہمیں نوافل کی توفیق کیوں نہیں ہوتی تو فرمایا اس لئے کہ تم فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتے۔

(حلیۃ الاولیاء ۹/۳۷۳)

(فائدہ) واقعی یہی بات ہے اگر فرائض کو پوری توجہ سے اور ٹھہر ٹھہر کر اس کے اذکار، تلاوت، تکبیرات کو پڑھا جائے تو ان شاء اللہ چند دنوں میں ہی فرائض بھی خوب ہوں گے اور نوافل کی بھی ایسی توفیق ہوگی کہ آدمی کی زندگی بھی اس کیلئے قابل رشک بن جائے گی عمل کر کے دیکھ لیں، واقعی حضرت نے بہت زبردست بات ارشاد فرمائی ہے۔

آداب واحکام مساجد

مساجد کی زینت

حضرت خلید بن عبداللہ العصری فرماتے ہیں ہر گھر کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مساجد میں ناپاک دلوں کے ساتھ داخل ہونے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کا شکوہ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندوں کو کیا ہے جو میرے گھروں میں یعنی مساجد میں داخل ہوتے ہیں بغیر پاک صاف دلوں کے اور بغیر صاف ہاتھوں کے کیا ان کو مجھ سے دھوکہ ہے کیا وہ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں مجھے اپنا غلبہ اور جلال کی قسم اور میری ارتفاع میں بلندی کی قسم میں ان کو ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ اس میں بڑے بڑے بردبار کو بھی حیران کر چھوڑوں گا ان میں سے کوئی بھی نہیں جان پائے گا مگر وہ شخص جس نے ایسی دعا کی جیسا کہ غرق ہونے والا کررہا ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۳۸)

مسجد میں داخلہ کے وقت عمرو بن میمون کا عمل

حضرت یونس بن ابی اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۴۸-۱۴۹)